تنظیم المدارس (اہلِ سنت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

عالمیہ 2

سوالیہ پرچہ کے ساتھ



مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم العالیہ

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالية "السنة الثانية"

للبنات الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الاولیٰ: تفسير القرآن الكريم

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل کریں؟

سوال نمبر1:-وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما ثنى نظرا الى اللفظ فان بغت تعدت احداهما على الاخرى فقاتلوا التي تبغى حتى تفيء ترجع الى امر الله .

(الف) ترجمہ کریں اور آیت مقدسہ کا شان نزول جلالین کی روشنی میں تحریر کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) اقتتلوا کو جمع اور بينهما کو تثنیہ ذکر کرنے کی وجہ تحریر کریں؟ (۱۰=۵+۵)

(ج) تفسیر جلالین کے مصنف کا نام لکھیں؟ (۴)

سوال نمبر2:-يايها النبي قل لازواجك ان كنتن تردن الحيوة الدنيا وزينتها فتعالين امتعكن اى متعة الطلاق واسرحكن سراحا جميلا وان كنتن تردن الله ورسوله والدار الآخرة الخ

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۵=۵+۱۰)

(ب) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی تعداد کتنی ہے؟ تفسیر جلالین کی روشنی میں لکھیں نیز آیت مقدسہ کا شان نزول لکھیں؟ (۱۵=۱۰+۵)

(ج) الدار الآخرة سے کیا مراد ہے؟ (۳)

سوال نمبر3:-وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم ومن يعص الله ورسوله فقدضل ضلًلا مبينا بينا فزوجها النبي صلى الله عليه وسلم لزيد ثم وقع بصره عليها بعد حين فوقع فى نفسه حبها وفى نفس زيد كراهتها ثم قال لنبي صلى الله عليه وسلم اريد فراقها فقال امسك عليك زوجك .

(الف) کلام اللہ اور تفسیر کا ترجمہ کریں؟ (۲۰)

(ب) مذکورہ آیت کا شان نزول لکھیں؟ (۱۳)

سوال نمبر 4:-یا ایها الناس انا خلقنکم من ذکر وانثی ادم وحواء وجعلنکم شعوبا جمع شعب وهوا علی طبقات النسب وقبائل هی دون الشعوب وبعدها العمائر ثم البطون ثم الافخاذ ثم الفصائل اخرها .

(الف) کلام اللہ و کلام مفسر کا ترجمہ کریں؟ (۱۳)

(ب) سورۂ حجرات کی روشنی میں آداب بارگاہِ رسالت پر جامع مضمون لکھیں؟ (۲۰)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

پہلا پرچہ: تفسیر القرآن

سوال نمبر 1:-وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینهما ثنی نظرا الی اللفظ فان بغت تعدت احداهما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیء ترجع الی امر اللہ .

(الف) ترجمہ کریں اور آیت مقدسہ کا شان نزول جلالین کی روشنی میں تحریر کریں؟

(ب) اقتتلوا کو جمع اور بینهما کو تثنیہ ذکر کرنے کی وجہ تحریر کریں؟

(ج) تفسیر جلالین کے مصنف کا نام لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت اور جلالین کی روشنی میں آیت کا شان نزول:

اور اگر مؤمنین میں سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں، تو ان کے درمیان صلح کروا دو، پس اگر ان میں سے کوئی اگر سرکشی اختیار کرے یعنی ان میں سے ہر ایک دوسرے کے خلاف ہو، تو اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ واپس آجائے اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف۔

آیت کا شان نزول:

یہ آیت مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار تھے اور آپ کے ساتھ ابن رواحہ تھے، تو آپ کے گدھے نے پیشاب کر دیا، تو ابن ابی پاس سے گزر رہا تھا، اس نے کپڑا اپنی ناک پر رکھ لیا، تو ابن رواحہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کا پیشاب تمہاری مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اسی بات پر ان دونوں گروہوں کے درمیان لڑائی چھڑ گئی، تو اس موقع پر یہ آیت

مبارکہ نازل ہوئی۔

(ب) ''اِقْتَتَلُوْا'' کو جمع اور ''بَیْنَھُمَا'' کو تثنیہ لانے کی وجہ:

اس آیت میں لفظ ''اِقْتَتَلُوْا'' جمع کا صیغہ معنیٰ کے پیش لایا گیا ہے، کیونکہ ہر گروہ ایک جماعت پر مشتمل تھا اور ''بَیْنَھُمَا'' لفظ کے اعتبار سے تثنیہ لایا گیا ہے۔اس طرح جمع اور تثنیہ لانے میں تضاد نہ رہا۔

(ج) تفسیر جلالین کے مصنفین کے اسماء گرامی:

اس تفسیر کا ایک مصنف نہیں ہے بلکہ دو ہیں، جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

(i) امام عبدالرحمٰن جلال الدین بن ابی بکر محمد کمال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(ii) امام جلال الدین محمد بن احمد بن محمد الانصاری المحلی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

سوال نمبر 2:-یاایھا النبی قل لازواجك ان كنتن تردن الحيوة الدنيا وزينتها فتعالين امتعكن اى متعة الطلاق واسرحكن سراحا جميلا وان كنتن تردن الله ورسوله والدار الآخرة الخ

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی تعداد کتنی ہے؟ تفسیر جلالین کی روشنی میں لکھیں نیز آیت مقدسہ کا شان نزول لکھیں؟

(ج) الدار الآخرة سے کیا مراد ہے؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت اور خط کشیدہ کی وضاحت:

ترجمہ عبارت: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنی ازواج مطہرات سے فرما دیجیے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو، تو پس آؤ میں تمہیں مال دوں، متعہ طلاق دوں اور تمہیں اچھی طرح چھوڑ دوں، اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کا ارادہ کرتی ہو، تو یقیناً تم میں سے احسان کرنے والیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔

خط کشیدہ عبارت کی وضاحت:

متعہ سے مراد ایسے کپڑے وغیرہ ہیں، جو ت طلاق بیوی کو دینا مستحب ہے، اگر مہر مقرر نہ ہو اور جماع سے طلاق ہو، تو پھر متعہ واجب وضروری ہے۔

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ات کی تعداد اور آیت کا شان نزول:

ازواج مطہرات کی تعداد: اس موقع پر رس یم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی تعداد نو (۹)

تھی، جن کے اسماء مبارکہ حسب ذیل ہیں:

(۱) حضرت عائشہ، (۲) حضرت حفصہ، (۳) حضرت ام حبیبہ، (۴) حضرت ام سلمہ؛ (۵) حضرت سودہ، (۶) حضرت زینب بنت جحش، (۷) حضرت میمونہ، (۸) حضرت جویریہ، (۹) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

شانِ نزول: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ زہد کا راستہ اختیار فرمایا، آپ کی ازواج مطہرات نے نفقہ میں اضافہ اور دنیاوی سامان کا مطالبہ کیا، اس وقت ازواج مطہرات کی تعداد نو (۹) تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایک ماہ تک علیحدگی اختیار فرمائی، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کر کے ان کو اختیار دیا گیا کہ اگر تم دنیا چاہتی ہو، تو طلاق لے لو۔

(ج) "الدار الأخرة" سے مراد:

لفظ "الدار الأخرة" کے لفظی معانی ہیں: آخرت کا گھر، مگر یہاں مراد جنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کے بارے میں فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کا ارادہ کرتی ہو یعنی جنت کا تو بے شک تم میں سے احسان کرنے والیوں یعنی آخرت کے ارادہ کے ذریعے نیکی کرنے والیوں کے لیے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے یعنی جنت تیار کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو اختیار کیا۔

سوال نمبر3:- وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبينا بينا فزوجها النبى صلى الله عليه وسلم لزيد ثم وقع بصره عليها بعد حين فوقع في نفسه حبها وفي نفس زيد كراهتها ثم قال لنبى صلى الله عليه وسلماريد فراقها فقال امسك عليك زوجك .

(الف) کلام اللہ اور تفسیر کا ترجمہ کریں؟

(ب) مذکورہ آیت کا شان نزول لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

اور کسی مومن مرد اور کسی مومنہ عورت کے لیے جائز نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرما دیں انہیں اختیار رہے اپنے اس معاملہ میں اور جو نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی، تو وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گیا، اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ پھر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عرصہ کے بعد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو دیکھا، تو آپ کے دل میں ان کی محبت پیدا ہوئی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے دل میں نفرت آ گئی اور

انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں اسے چھوڑنا چاہتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی زوجہ کو روکے رکھو۔

(ب) آیت کا شانِ نزول:

یہ آیت حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور ان کی ہمشیرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی، جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے لیے نکاح کا پیغام دیا، جب ان کو یہ بات معلوم ہوئی، تو انہوں نے ناپسند کیا، کیونکہ پہلے ان کا خیال تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے رشتہ طلب کر رہے ہیں مگر جب یہ آیت نازل ہوئی، تو وہ راضی ہو گئے۔

سوال نمبر4:-یا ایها الناس انا خلقنکم من ذکر وانثی ادم وحواء وجعلنکم شعوبا جمع شعب وهوا علی طبقات النسب وقبائل هی دون الشعوب وبعدها العمائر ثم البطون ثم الافخاذ ثم الفصائل اخرها.

(الف) کلام اللہ و کلام مفسر کا ترجمہ کریں؟

(ب) سورہ حجرات کی روشنی میں آداب بارگاہِ رسالت پر جامع مضمون لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

اے لوگو! بلاشبہ ہم نے تمہیں پیدا کیا ایک مرد اور ایک عورت سے، حضرت آدم اور حضرت حواء علیہما السلام سے اور ہم نے تمہارے قبیلے بنائے، (شعوب) شعب کی جمع ہے، شین پر فتح ہے اور وہ نسب کا سب سے عمدہ طریقہ ہے، اور قبیلہ شعوب سے نیچے قبیلے ہیں اور ان کے بعد عمائر، پھر بطون، پھر افخاذ، پھر آخر میں فصائل۔

(ب) بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب سورہ حجرات کی روشنی میں:

سورہ حجرات میں بہت سے آداب بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیے گئے ہیں، جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

(i) آواز بلند نہ کرنا: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ اپنی آوازیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے پست رکھو، ارشاد خداوندی ہے: اے ایمان والو! اپنی آوازیں بلند نہ کرو جب تم بات کرو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، جس طرح تم ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو، بلکہ اس سے ہلکی آواز رکھو، آپ کی بزرگی و برتری کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

(ii) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیش قدمی نہ کرنا: ارشاد خداوندی ہے: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے قول و فعل میں آگے نہ بڑھو''۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی کہ

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ، یا حضرت قعقاع بن معبد رضی اللہ عنہ میں سے ایک کو امیر بنایا' تو اس سلسلہ میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما میں اختلاف ہوا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضرت اقرع کے بارے میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے تھے۔

(iii) آپ کی آمد کا انتظار کرنا: کچھ لوگ دوپہر کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کاشانۂ اقدس میں تشریف فرما تھے، انہوں نے آواز دی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: بے شک وہ لوگ جو آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں، کیونکہ ان کو معلوم نہ تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کون سے حجرہ میں تشریف فرما ہیں، ان میں سے بے عقل ہیں، کیونکہ وہ جو کچھ کرتے ہیں آپ کے بلند مقام اور آپ کے مناسب تعظیم سے بے خبری کی وجہ سے کرتے ہیں۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالية "السنة الثانية"

للبنات الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الثانية: الحديث واصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوالات حل کریں؟

حصہ اول......حدیث

سوال نمبر 1:-قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للمؤمن على المؤمن ست خصال: يعده اذا مرض ويشهده اذا مات ويجيبه اذا دعاه ويسلم عليه اذا لقيه ويشمته اذا عطس وينصح له اذا غاب اوشهد.

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟ ۱۰=۱۰+۱۰

(ب) اہل کتاب کے سلام کا جواب کیسے دیا جائے گا؟ ۱۰

سوال نمبر 2:-(الف) "من لا يرحم لا يرحم" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس موقع پر فرمایا؟ ۱۰

(ب) قال لايحل لرجل ان يفرق بين اثنين الا باذنهما سے کیا مراد ہے؟ ۱۰

(ج) فلما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم المتخشع ارعدت من الفرق کی تشریح کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:-(الف) "ان ماله من ماله ثلاث" کون سے تین مال انسان کے ہیں؟ ۱۰

(ب) "لاتزول قدما ابن أدم يوم القيامة حتى يسأل عن خمس" ان پانچ سے کیا مراد ہے؟ ۱۰

(ج) "قيل اى الناس افضل قال كل مخموم القلب" مخموم القلب سے کون مراد ہے؟ ۱۰

حصہ دوم......اصول حدیث

سوال نمبر 4:-(الف) خبر متواتر کی تعریف، شروط اور حکم بیان کریں؟ ۱۲=۳×۴

(ب) خبر مشہور کی تعریف اور مثال تحریر کریں؟ ۸=۴+۴

سوال نمبر 5:-(الف) صحیح کے سات مراتب میں سے پانچ بیان کریں؟ ۱۵=۳×۵

(ب) متفق علیہ کا معنی بیان کریں؟ ۵

سوال نمبر 6:-(الف) بم يعرف الناسخ من المنسوخ کوئی سے تین طریقے بیان کریں؟ ۱۲=۴×۳

(ب) ضعیف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف لکھیں نیز مثال بھی بیان کریں؟ ۸=۴+۲+۲

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

دوسرا پرچہ: حدیث و اصول حدیث

حصہ اول......حدیث

سوال نمبر 1:-قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ: يَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ۔

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) اہل کتاب کے سلام کا جواب کیسے دیا جائے گا؟

جواب: (الف) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حقوق ہیں: جب وہ بیمار ہو، تو یہ اس کی عیادت کرے، جب وہ فوت ہو جائے تو یہ اس کے جنازے میں شریک ہو، جب وہ اس کی دعوت کرے تو یہ اس کی دعوت قبول کرے، جب یہ اس سے ملاقات کرے تو یہ اسے سلام کرے، جب وہ چھینکے تو یہ اسے جواب دے اور اس کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اس کے لیے خیر خواہی کرے۔

(ب) اہل کتاب کو سلام کا جواب دینے کا طریقہ:

اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کو پیشگی سلام نہ کیا جائے، ان کی طرف سے سلام کی صورت میں صرف "وَعَلَيْكُم" کہا جائے، کیونکہ وہ مسلمانوں کو "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" کے الفاظ سے سلام نہیں کرتے وہ "اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ" وغیرہ الفاظ استعمال کرتے ہیں، جو بددعا پر مشتمل ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی یہودی تمہیں سلام کرتے ہوئے کہے "اَلسَّامُ عَلَيْكَ" (تمہیں موت آئے) تو تم جواب میں وَعَلَيْكَ (تمہیں بھی آئے) کہہ دو۔

سوال نمبر 2:- (الف) "من لایرحم لایرحم" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس موقع پر فرمایا؟

(ب) قال لایحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنهما سے کیا مراد ہے؟

(ج) فلما رأیت رسول الله صلى الله علیه وسلم المتخشع ارعدتُ من الفرق کی تشریح کریں؟

جواب: (الف) "مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ" فرمانے کا موقع:

حضرت اقرع رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے کہ آپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو نہایت شفقت اور پیار سے بوسے دے رہے تھے، تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے دس بیٹے ہیں، میں نے کبھی انہیں اس طرح بوسے نہیں دیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا: مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ (یعنی جو رحم نہیں کرتا، اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا)

(ب) "قال لایحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنهما" کا مفہوم:

(حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ دو شخصوں کے درمیان علیحدگی کرے بغیر ان کی اجازت کے)

اس روایت کا مفہوم یہ ہے کہ مجلس میں پہنچ کر دو آدمیوں کو جو ملے ہوئے بیٹھے ہوں، ان کو جدا کر دو درمیان میں بیٹھ جانا ممنوع ہے کہ ان دونوں کی آپس میں محبت ہو اور انہیں جدائی ناگوار ہو، یہ حکم ہر مجلس کے لیے ہے خواہ مسجد میں ہوں یا دوسری جگہ۔ جب ان کی اجازت سے درمیان میں بیٹھے گا، تو انہیں اس سے رنج نہ ہوگا۔

(ج) "فلما رأیت رسول الله صلى الله علیه وسلم المتخشع ارعدتُ من الفرق" کی وضاحت:

(حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عجز و نیاز

کرتے دیکھا، تو میں خوف سے کانپ گئی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی اس صورت میں عجز و انکسار اور یا فکر کا اظہار تھا، کیوں کہ میں نے یہ خیال کیا کہ جب سید المرسلین، امام الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نشست ہے اور آپ کے انکسار کا یہ حال ہے، تو ہم لوگ کس شمار میں ہیں؟ یہ خیال کر کے مجھ پر لرزہ طاری ہوگیا۔

سوال نمبر 3:-(الف)"ان ماله من ماله ثلاث" کون سے تین مال انسان کے ہیں؟

(ب)"لاتزول قدما ابن ادم يوم القيامة حتى يسأل عن خمس" ان پانچ سے کیا مراد ہے؟

(ج)"قيل اى الناس افضل قال كل مخموم القلب" مخموم القلب سے کون مراد ہے؟

جواب: (الف) انسان کے تین مالوں کی وضاحت:

انسان زندگی بھر دولت کماتا ہے اور اسے تصرف میں لاتا ہے، مگر حدیث کے مطابق اس کے صرف تین مال ہیں:

(۱) جو مال اس نے کھایا پیا، (۲) جو مال اس نے لباس کی شکل میں زیب تن کیا، (۳) جو مال اس نے صدقہ جاریہ کی شکل میں آگے بھیجا۔

(ب) وہ پانچ امور جن کے بارے میں قیامت کے دن ابن آدم سے پوچھا جائے گا:

ابن آدم سے قیامت کے دن جن پانچ امور کے حوالے سے سوال کیا جائے گا، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) عمر کس کام میں گزاری، (۲) جوانی کس کام میں گزاری، (۳) دولت کے بارے میں کہ کہاں سے کمائی، (۴) دولت کہاں خرچ کی، (۵) اپنے علم پر کس حد تک عمل کیا۔

(ج)"مخموم القلب" سے مراد:

لفظ "مخموم" خم ماخوذ ہے، خم سے مراد ہے: گھر میں جھاڑو دینا، کہا جاتا ہے: خمت البيت دل گویا گھر ہے، اسے برائیوں سے بچانا گویا یہ اس میں جھاڑو دینا ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے فصیح اللسان ہیں کہ آپ کے کلام کو سمجھنے کے لیے لغت تلاش کرنا پڑتی ہے، یہ پوچھنے والے حضرات اہل عرب تھے، صاحب زبان تھے، مگر مخموم کا ترجمہ پوچھ رہے ہیں۔ ہر چیز کا کوڑا کچرا مختلف ہوتا ہے، اور دل کا کوڑا یہ چیزیں ہیں، جن سے دل میلا ہوتا ہے، پھر جیسے ناپاک بدن مسجد میں آنے کے قابل نہیں، ایسے ہی ناپاک دل قرب الٰہی کے قابل نہیں، خداوند فرماتا ہے: مگر وہ جو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئے سلامت دل لیکر۔

حصہ دوم......اصول حدیث

سوال نمبر 4:-(الف) خبر متواتر کی تعریف، شروط اور حکم بیان کریں؟

(ب) خبر مشہور کی تعریف اور مثال تحریر کریں؟

جواب: (الف) خبر متواتر کی تعریف، شروط اور حکم:

اصطلاحی طور پر متواتر وہ حدیث ہے، جسے اتنے کثیر لوگ روایت کریں، جن کا جھوٹ پر متفق ہونا عادۃً محال ہو۔

اس کی چار شرائط ہیں:

(۱) اس کے راوی کثیر ہوں، کم از کم کثیر تعداد کے بارے میں اختلاف ہے۔ مختار بات یہ ہے کہ وہ دس ہوں۔

(۲) سند کے ہر طبقہ میں یہ کثرت پائی جائے۔

(۳) عادۃً ان لوگوں کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔

(۴) ان لوگوں کی خبر کی بنیاد حس ہو۔

حکم: خبر متواتر ضروری علم کا فائدہ دیتی ہے یعنی ایسا علم، جو یقینی حاصل ہوتا ہے کہ اس کے ذریعے انسان قطعی تصدیق پر مجبور ہو جاتا ہے، جس طرح انسان خود اس کا مشاہدہ کر رہا ہو، تو وہ اس کی تصدیق میں کس طرح تردد کا شکار ہوگا؟ خبر متواتر بھی اسی طرح ہے، اس وجہ سے تمام خبر متواتر مقبول ہیں اور اس کے راویوں کے حالات سے بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

(ب) خبر مشہور کی تعریف اور مثال:

خبر مشہور کی تعریف: جس حدیث کو ہر طبقہ سند میں تین یا اس سے زیادہ راوی روایت کریں، جب تک وہ تواتر کی حد کو نہ پہنچ جائیں۔

مثال: حدیث شریف میں ہے: ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعاً ینتزعہ الخ (بے شک اللہ تعالیٰ علم کو سینوں سے نکالنے کے ذریعے نہیں لے جائے گا)

سوال نمبر 5:-(الف) صحیح کے سات مراتب میں سے پانچ بیان کریں؟

(ب) متفق علیہ کا معنی بیان کریں؟

جواب: (الف) صحیح کے سات مراتب میں سے پانچ کی وضاحت:

۱-جس حدیث پر امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ متفق ہوں۔

۲-پھر وہ حدیث جسے صرف امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہو۔

۳-پھر وہ حدیث جسے صرف امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہو۔

۴-پھر وہ حدیث ہے، جو دونوں کی شرائط پر ہے لیکن دونوں نے اسے اپنی کتابوں میں نقل نہیں کیا۔

۵-پھر وہ حدیث ہے، جو امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرائط پر ہے۔ لیکن انہوں نے اسے ذکر نہیں کیا۔

(ب) ''متفق علیہ'' کا مفہوم:

جب علماء کرام کسی حدیث کو ''متفق علیہ'' کہتے ہیں، تو اس سے ''شیخین'' کا اتفاق مراد ہوتا ہے یعنی امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ اس کی صحت پر متفق ہیں جبکہ امت کا اتفاق مراد نہیں ہے۔

سوال نمبر 6:-(الف) بم یعرف الناسخ من المنسوخ کوئی سے تین طریقے بیان کریں؟

(ب) ضعیف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف لکھیں نیز مثال بھی بیان کریں؟

جواب: ناسخ اور منسوخ پہچاننے کے تین طریقے:

۱-رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح بیان سے: جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا، پس اب تم ان کی زیارت کر سکتے ہو، کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبت پیدا کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

۲-کسی صحابی کے قول سے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے) سے وضو کو ترک کر دیا۔

۳-معرفت تاریخ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(ب) حدیث ضعیف کی لغوی و اصطلاحی تعریف مع مثال:

ضعیف کا لغوی معنیٰ ہے: یہ لفظ قوی کی ضد ہے، ضعف حسی بھی ہوتا ہے اور معنوی بھی اور یہاں ضعف معنوی مراد ہے۔

اصطلاحی طور پر حدیث ضعیف وہ ہے، جس میں حدیث حسن کی صفات جمع نہ ہوں، کیونکہ اس میں شرائط حسن میں سے کوئی شرط مفقود ہوتی ہے۔

مثال: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حکیم اثرم کے طریق سے ابوتمیمہ الجہیمی سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: جو شخص حائضہ عورت سے جماع کرے، یا کسی عورت سے غیر فطری فعل کرے، یا کاہن کے پاس جائے، اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ دین کا انکار کیا۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالية "السنة الثانية"

للبنات الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الثالثة: الفقه

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں؟

حصہ اول...... بہار شریعت

سوال نمبر 1:- (الف) بہار شریعت کی روشنی میں کھانے کے آداب پر چار حدیثیں تحریر کریں؟ ۲۰=۴×۵

(ب) کھانے اور دودھ پینے کے بعد کی دعائیں؟ ۵

سوال نمبر 2:- (الف) ولیمہ کی فضیلت اور دعوت کا حکم بیان کریں؟ دو شخص دعوت دیں تو کس کی دعوت قبول کرے؟ ۱۵

(ب) فاسقوں کی دعوت قبول کرنے کا حکم بیان کریں نیز مہمان کو کہاں تک رخصت کرنے کا حکم ہے؟ ۱۰

سوال نمبر 3:- (الف) لباس کتنا ضروری اور کتنا مستحب ہے؟ نیز بتائیں کہ لباس کی کون سی صورت ناجائز ہے؟ ۱۵

(ب) دامن کی لمبائی اور آستین کی چوڑائی ولمبائی کتنی ہو؟ ۱۰

حصہ دوم...... فقہ حنفی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر 4:- (الف) حدیث صحیح، حدیث حسن اور حدیث ضعیف کی تعریف اور حکم بیان کریں؟ ۱۵

(ب) تقلید کی تعریف اور اس کے ثبوت پر ایک آیت اور ایک حدیث پیش کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 5:- (الف) بدعت کا شرعی معنی، بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ کی تعریف، نیز بدعت حسنہ کا

جواز قرآن وسنت سے ثابت کریں؟ ۱۵

(ب) کیا قے آجانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ مذہب احناف مدلل بیان کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 6:- (الف) دو مختلف وقتوں کی نمازیں ایک ہی وقت میں جمع کرنے کا حکم مدلل انداز میں بیان کریں؟ ۱۵

(ب) "اولی الأمر" اور "اھل ذکر" سے کون لوگ مراد ہیں؟ ۱۰

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

تیسرا پرچہ: فقہ حنفی وحدیث رسول

حصہ اوّل......فقہ

سوال نمبر 1:- (الف) ہمارا شریعت کی روشنی میں کھانے کے آداب پر چار حدیثیں تحریر کریں؟

(ب) کھانے اور دودھ پینے کے بعد کی دعا لکھیں؟

جواب: (الف) کھانا کھانے کے آداب کے حوالے سے چار احادیث:

۱- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے، شیطان کے لیے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے، یعنی بسم اللہ نہ پڑھنے کی صورت میں شیطان کھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔

۲- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے اور پونچھنے سے پہلے چاٹ لیتے تھے۔

۳- حضرت جابر اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانے کو ٹھنڈا کر لیا کرو، کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔

۴- حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: فرماتے ہیں: میں بچہ تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں چکر کاٹتا تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

(ب) کھانے اور دودھ پینے کے بعد کی دعا:

کھانے کے بعد کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

دودھ پینے کے بعد کی دعا: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ۔

سوال نمبر 2:- (الف) ولیمہ کی فضیلت اور وہ کتنا ہو؟ بیان کریں؟ دو شخص دعوت دیں تو کس کی دعوت قبول کرے؟

(ب) فاسقوں کی دعوت قبول کرنے کا حکم بیان کریں نیز مہمان کو کہاں تک رخصت کرنے کا حکم ہے؟

جواب: (الف) ولیمہ کی فضیلت اور اس کی مقدار:

نکاح کے بعد شب زفاف کے دوسرے دن ولیمہ کرنا سنت ہے۔ ولیمہ کی اہمیت وفضیلت کے حوالے سے چند احادیث درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کا اثر دیکھا (یعنی خلوق کا رنگ ان کے بدن یا کپڑوں پر لگا ہوا دیکھا) فرمایا: یہ کیا ہے؟ (یعنی مرد کے جسم پر اس رنگ کو نہ ہونا چاہیے، یہ کیونکر لگا؟) عرض کیا: میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے (اس کے بدن سے یہ زردی چھوٹ کر لگ گئی) فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لیے مبارک کرے، تم ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری سے یا ایک ہی بکری سے۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح پر ولیمہ کیا، ایسا ولیمہ ازواج مطہرات میں سے کسی پر نہیں کیا۔ ایک بکری سے ولیمہ کیا یعنی تمام ولیموں میں یہ بہت بڑا ولیمہ تھا کہ ایک پوری بکری کا گوشت پکا تھا۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: خیبر سے واپسی میں خیبر و مدینہ کے مابین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے زفاف کی وجہ سے تین راتوں تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا، میں مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت میں بلا لایا، ولیمہ میں نہ گوشت تھا، نہ روٹی تھی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، دسترخوان بچھا دیے گئے، اس پر کھجوریں، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا۔

ولیمہ میں حاضرین کو کھانا پیش کرنا سنت ہے، یہ کھانا حسب طاقت ہونا چاہیے اور اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے، یہ کھانا سادہ بھی ہو سکتا ہے اور پرتکلف بھی۔ اس سے مقصود سنت ہو، ریاکاری ہرگز نہ ہو۔

دو شخصوں کی دعوت کی صورت میں:

جب بیک وقت دو شخص دعوت دینے آئیں، تو جس کا دروازہ قریب ہو، تو اس کی دعوت قبول کی جائے۔ اگر یکے بعد دیگرے دو آدمی دعوت دینے کے لیے آئے ہوں، تو جو شخص پہلے آیا اس کی دعوت قبول کی جائے۔

(ب) فاسقوں کی دعوت کا شرعی حکم:

فاسقوں کی دعوت قبول کرنا منع ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا۔

مہمان کو رخصت کرنے کی حد:

مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے کے لیے ساتھ جانا مستحسن وسنت ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔

سوال نمبر 3:- (الف) لباس کتنا ضروری اور کتنا مستحب ہے؟ نیز بتائیں کہ لباس کی کون سی صورت ناجائز ہے؟

(ب) دامن کی لمبائی اور آستین کی چوڑائی ولمبائی کتنی ہو؟

جواب: (الف) لباس ضروری، لباس مستحب اور لباس ناجائز کی صورت:

لباس ضروری ومستحب اور ممانعت کی صورت: اتنا لباس جس سے ستر عورت ہو جائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے بچے، فرض ہے۔ اس سے زائد لباس سے زینت مقصود ہو اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے دیا ہے، تو اس کی نعمت کا اظہار کیا جائے، یہ مستحب ہے۔ خاص موقع پر مثلاً جمعہ یا عید کے دن عمدہ کپڑے زیب تن کرنا، مباح ہے۔ اس طرح کے کپڑے روزانہ نہ پہنے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اترانے لگے۔ تکبر کے طور پر جو لباس زیب تن کیا جائے، وہ ناجائز ہے۔

(ب) دامن کی لمبائی، آستین کی چوڑائی اور لمبائی:

سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی نصف پنڈلی تک ہو، آستین کی چوڑائی ایک بالشت اور لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک ہو۔

حصہ دوم...... فقہ حنفی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر 4:- (الف) حدیث صحیح، حدیث حسن اور حدیث ضعیف کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

(ب) تقلید کی تعریف اور اس کے ثبوت پر ایک آیت اور ایک حدیث پیش کریں؟

جواب: (الف) حدیث صحیح، حدیث حسن اور حدیث ضعیف کی تعریفات وحکم:

حدیث صحیح مع حکم: وہ حدیث ہے، جس کے تمام راوی متصل، عادل وثقہ، تام الضبط ہوں اور وہ حدیث شاذ نہ ہو۔

حکم: اس سے شرعی احکام یعنی حلال وحرام اور فضائل ثابت ہوتے ہیں۔

حدیث حسن مع حکم: وہ حدیث ہے، جس کے کسی راوی میں حدیث صحیح کی صفت تام الضبط نہ پائی جاتی ہو۔

حکم: اس سے بھی احکام شرعی اور فضائل ثابت ہوتے ہیں۔

حدیث ضعیف مع حکم: وہ حدیث ہے جس کے راوی میں صحیح کی ایک سے زیادہ صفات موجود نہ ہوں۔

حکم: اس سے صرف فضائل ثابت ہوتے ہیں۔

(ب) تقلید کی تعریف، اس کے ثبوت پر ایک آیت اور ایک حدیث:

تقلید کی تعریف: کسی کی بات کو بغیر دلیل کے ماننا۔

ثبوت تقلید پر ایک آیت اور ایک حدیث:

آیت: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ج (اے ایمان والو! تم اطاعت کرو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی جو تم سے صاحب حکم ہیں)

حدیث: عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من افتی بغير علم كان اثمه علی من افتاه (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ پوچھنے والے پر ہے)

سوال نمبر 5:- (الف) بدعت کا شرعی معنیٰ، بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ کی تعریف، نیز بدعت حسنہ کا جواز قرآن وسنت سے ثابت کریں؟

(ب) کیا قے آجانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ مذہب احناف مدلل بیان کریں؟

جواب: (الف) بدعت کا شرعی معنیٰ، بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ کی تعریف اور بدعت حسنہ کا جواز مع الدلائل:

بدعت کا شرعی معنیٰ: ہر وہ کام جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو بلکہ بعد میں ایجاد ہوا ہو۔

بدعت حسنہ کی تعریف: ہر وہ طریقہ ہے، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ ہو، بعد میں ایجاد ہوا ہو اور وہ کام شریعت کے خلاف نہ ہو مثلاً باجماعت نماز تراویح ادا کرنا وغیرہ۔ اس بدعت پر عمل کرنا باعث اجر ہے۔

<u>بدعت سیئہ</u>: ہر وہ کام جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نہ ہو بلکہ بعد میں ایجاد ہوا اور وہ شریعت سے متصادم ہو مثلاً عربی زبان کے علاوہ کسی زبان میں جمعہ کا خطبہ دینا۔

<u>بدعت حسنہ کا ثبوت قرآن وسنت سے</u>: بدعت حسنہ کے ثبوت پر قرآن وسنت سے دلائل: قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

۱- يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ (جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے)

۲- جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی بنا کر روانہ کیا، تو آپ نے ان سے دریافت کیا: تم کس طرح فیصلے کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں قرآن کے مطابق اس کا حل تلاش کروں گا، فرمایا: اگر تمہیں قرآن میں حل دستیاب نہ ہوا؟ عرض کیا: میں آپ کے ارشادات کے مطابق فیصلہ کروں گا، فرمایا: اگر میرے ارشادات میں بھی اس کا حل موجود نہ ہوا؟ عرض کیا: پھر میں اجتہاد سے کام لوں گا، یہ جواب سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسرت کا اظہار کیا۔

۳- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت واقتداء میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو باجماعت نماز تراویح پڑھنے کا حکم دیا، پھر دوسرے دن لوگوں کو ان کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اظہار مسرت کرتے ہوئے فرمایا: نعمت البدعة هذه.

<u>(ب) قے آنے کی صورت میں وضو ٹوٹنے کے حوالے سے مذہب احناف مع دلائل</u>:

نماز جنت کی چابی ہے اور وضو نماز کی چابی ہے۔ جس طرح سبیلین سے کوئی چیز خارج ہونے اور جسم کے کسی حصہ سے خون نکل کر بہہ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح احناف کے نزدیک منہ بھر کے قے آنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس بارے میں دلائل درج ذیل ہیں:

۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کسی کو دوران نماز قے یا کھانا آ جائے، تو وہ واپس آئے اور وضو کرے، اگر اس دوران اس نے کوئی بات نہیں کی، تو جہاں سے اپنی نماز کو چھوڑا تھا اس پر بنا کر لے، اور اگر اس نے کوئی بات کر لی ہے، تو پھر وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

۲- حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انسان کو قے آ جائے، یا وہ قے کرے، تو اس پر دوبارہ وضو کرنا واجب ہے۔

۳- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی، تو روزہ توڑ دیا اور پانی طلب کیا پھر وضو کیا۔

سوال نمبر 6:- (الف) دو مختلف وقتوں کی نمازیں ایک ہی وقت میں جمع کرنے کا حکم مدلل انداز میں بیان کریں؟

(ب) "اولی الأمر" اور "اھل ذکر" سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب: (الف) دو مختلف اوقات کی نمازیں ایک وقت میں جمع کرنے کی ممانعت:

شرعی طور پر دو مختلف اوقات کی نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا، منع ہے۔ فقہ حنفی کا بھی یہی موقف ہے، اس ممانعت کے دلائل درج ذیل ہیں:

۱- ارشاد خداوندی ہے: اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا○ (بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت میں فرض کی گئی ہے)

۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات اور مزدلفہ کے سوا ہر نماز کو اس کے اپنے وقت میں ادا فرماتے تھے۔

۳- حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بغیر عذر کے دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۴- حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں بغیر عذر کے جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کونسا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا۔

(ب) "اُولِی الْاَمْر" اور "اَھْلِ ذِکْر" سے مراد لوگ:

مفسرین کے مطابق اولی الامر، اھل الذکر اور مستنبطین سے مراد مجتہدین کرام ہیں، جو آدمی ان لوگوں میں سے نہیں ہے، اس پر ان کی تقلید ضروری ہے۔ تقلید کے حوالے سے چار مذاہب ہیں: حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی۔ ان میں سے کسی ایک امام کی تقلید عقائد کے علاوہ شرعی مسائل واحکام میں ضروری ہے، اس حوالے سے چند دلائل حسب ذیل ہیں:

(۱) ارشاد ربانی ہے: فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

دریافت کرو تم اہل علم سے اگر تم کو علم نہ ہو۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ

اور اتباع کر اس کی جس نے میری طرف رجوع کیا۔

(۳) ارشاد ربانی ہے: يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ

جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ

اللہ تعالیٰ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا، مگر اس کی طاقت کے مطابق۔

ان دلائل سے تقلید کی اہمیت اور مذکورہ اصطلاحات کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالية "السنة الثانية"

للبنات الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الرابعة: اصول الفقه

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر1:-ثم الإجماع على أربعة أقسام إجماع الصحابة رضى الله عنهم على حكم الحادثة نصاثم إجماعهم بنص البعض وسكوت الباقين عن الردثم إجماع من بعدهم فيمالم يوجد في قول السلف ثم الإجماع على أحد أقوال السلف .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟(۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) اجماع کی مذکورہ اقسام کے مراتب کی وضاحت کریں؟(۱۴)

سوال نمبر2:-ثم بعد ذالك الإجماع على نوعين مركب وغير مركب .

حجیت اجماع کو دلیل سے ثابت کریں نیز اجماع کی مذکورہ اقسام کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟ (۱۲=۱۲+۹=۳۳)

سوال نمبر3:-شروط صحة القياس خمسة أحدها أن لايكون في مقابلة النص والثاني أن يتضمن تغيير حكم من أحكام النص والثالث أن لايكون المعدي حكما لايعقل معناه .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ شرط کی مثال سے وضاحت کریں؟(۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) صحت قیاس کی شرط نمبر ۴ اور ۵ لکھیں اور مثالیں دیں؟(۱۳)

سوال نمبر4:-(الف) درج ذیل اصطلاحات میں سے تین کی تعریفات لکھیں؟(۲۱)

قلب، فساد، وضع، ممانعت، نقض

(ب) حجیت قیاس پر دو دلیلیں تحریر کریں؟(۱۲)

سوال نمبر5:-ثم إنما يعرف كون المعنى علة بالكتاب وبالسنة وبالإجماع

وبالاجتهاد وبالاستنباط .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور اجماع سے معلوم ہونے والی علت کی ایک ایک مثال لکھیں؟ (۱۳)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

چوتھا پرچہ: اصول فقہ

سوال نمبر 1:-ثُمَّ الْإِجْمَاعُ عَلٰى أَرْبَعَةِ أَقْسَامٍ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلٰى حُكْمِ الْحَادِثَةِ نَصًّا ثُمَّ إِجْمَاعُهُمْ بِنَصِّ الْبَعْضِ وَسُكُوْتُ الْبَاقِيْنَ عَنِ الرَّدِّ ثُمَّ إِجْمَاعُ مَنْ بَعْدَهُمْ فِيْمَا لَمْ يُوْجَدْ فِيْ قَوْلِ السَّلَفِ ثُمَّ الْإِجْمَاعُ عَلٰى أَحَدِ أَقْوَالِ السَّلَفِ .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) اجماع کی مذکورہ اقسام کے مراتب کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) اعراب بر عبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

پھر اجماع کی چار اقسام ہیں: صحابہ کرام کا کسی نئے حکم پر واضح الفاظ کے ساتھ اجماع، بعض صحابہ کرام کی صراحت اور باقی کا اس حکم کو رد کرنے میں خاموشی اختیار کرنا، صحابہ کرام کے بعد والے لوگوں کا اس حکم پر اجماع کرنا، جس میں صحابہ کرام کا قول نہ پایا جائے۔ صحابہ کرام کے اقوال میں سے کسی ایک قول پر تابعین کا اجماع ہے۔

(ب) اقسام اجماع کے مراتب کی وضاحت:

پہلی قسم کا اجماع اعتقاد اور عمل کے اعتبار سے قرآن کریم کی کسی آیت کی طرح ہے۔ دوسری قسم کا اجماع حدیث متواتر کی طرح قطعی ہوتا ہے۔ تیسری قسم کا اجماع حدیث مشہور کی طرح ہے، جس سے علم طمانیت حاصل ہوتا ہے مگر علم یقین حاصل نہیں ہوتا۔ چوتھی قسم کا اجماع' جو اسلاف کے کسی ایک قول پر ہوتا ہے، صحیح خبر واحد کی طرح ہے، جس سے عمل واجب ہوتا ہے لیکن علم واجب نہیں ہوتا۔

سوال نمبر 2:-ثم بعد ذلك الإجماع على نوعين مركب وغير مركب .

حجیت اجماع کو دلیل سے ثابت کریں نیز اجماع کی مذکورہ اقسام کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟

جواب: حجیت کا اجماع کی دلیل سے ثبوت اور اجماع مذکورہ کی اقسام، تعریفات مع امثلہ:

حجیت پر اجماع کی دلیل: وہ فقہی مسائل ہیں، جو فقہاء کرام نے ایک ضابطہ سے ثابت کیے ہیں مثلاً قاعدہ یہ ہے کہ تصرفات شرعیہ سے نہی ان کی تاکید کو مستلزم ہے، تو قربانی کے دن روزہ رکھنے کی نذر ماننا بھی صحیح ہے اور بیع فاسد سے ملک بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ گویا یہ دونوں مسئلے ایک ہی قاعدہ سے تعلق رکھتے جبکہ ہمارے نزدیک یہ قاعدہ صحیح ہے کہ تعلیق شرط کے پائے جانے سے سبب بنتی ہے۔ تو طلاق اور عتاق کو ملک یا سبب ملک سے معلق کرنا صحیح ہے۔ جب ہم نے ثابت کیا کہ اگر کسی اسم موصوف پر اس کی صفت کے ساتھ حکم لگایا جائے، تو ضروری نہیں ہے کہ اس کی تعلیق میں بھی صفت کا لحاظ رکھا جائے، تو آزاد عورت سے نکاح کی طاقت کے باوجود لونڈی سے نکاح کے جواز کے خلاف جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ شرط اسی قاعدہ کے تحت ثابت کی ہے۔ اسی طرح جب اسی قاعدہ سے آزاد عورت سے نکاح کی طاقت کے باوجود مسلمان لونڈی سے نکاح صحیح ہے، تو کتابیہ لونڈی سے بھی نکاح جائز ہوگا، کیونکہ ماننے والے دونوں کو مانتے ہیں اور نہ ماننے والے بھی دونوں سے انکار کرتے ہیں۔ دونوں میں فرق کا کوئی قائل نہیں ہے۔

اقسام اجماع کی تعریفات مع امثلہ:

اجماع مرکب: جب کسی نئے پیدا ہونے والے مسئلہ کے حکم پر مجتہدین متفق ہو جائیں مگر حکم کی علت میں ان دونوں کے درمیان اختلاف ہو، تو یہ اجماع مرکب ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ جب کسی شخص کو قے آئے اور اس نے عورت کو ہاتھ لگایا، تو احناف اور شوافع کے نزدیک اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اگرچہ ہمارے نزدیک اس کی علت قے کرنا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مس عورت ہے۔

اجماع غیر مرکب: کسی نئے مسئلہ پر مجتہدین کا اتفاق ہونا، مگر حکم کی علت کے درمیان اختلاف نہ ہو۔

سوال نمبر 3:- شروط صحة القياس خمسة أحدها أن لايكون في مقابلة النص والثاني أن يتضمن تغيير حكم من أحكام النص والثالث أن لايكون المعدى حكما لايعقل معناه .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ شرط کی مثال سے وضاحت کریں؟

(ب) صحت قیاس کی شرط نمبر ۴ اور ۵ لکھیں اور مثالیں دیں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت اور خط کشیدہ عبارت کی وضاحت:

ترجمہ عبارت: قیاس کے صحیح ہونے کی پانچ شرائط ہیں: ان میں سے پہلی یہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں نص موجود نہ ہو، دوسری یہ ہے کہ اس کی وجہ سے کسی نص کا حکم تبدیل نہ ہوتا ہو اور تیسری یہ ہے کہ وہ اصل سے فرع کی طرف منتقل ہونے والا حکم عقل کے خلاف نہ ہو۔

خط کشیدہ عبارت کی وضاحت:

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ قیاس نص کے مقابلہ میں نہ ہو۔ اس شرط کے نہ پائے جانے کی مثال یہ ہے کہ حضرت حسن بن زیاد رحمہ اللہ تعالیٰ سے نماز میں قہقہہ لگانے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، سائل نے کہا: اگر کوئی شخص نماز میں پاک دامن عورت پر کوئی الزام عائد کرے، تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا جبکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے، تو قہقہہ لگانے سے وضو کیوں ٹوٹے گا حالانکہ یہ کم درجہ کا گناہ ہے؟ تو اس شخص کا یہ قیاس ایک نص کے مقابلہ میں ہے۔

(ب) صحت قیاس کی چوتھی اور پانچویں شرط مع امثلہ:

چوتھی شرط مع مثال: تعلیل کسی شرعی حکم کے لیے ہو لغوی بات کے لیے نہ ہو۔ مثال یوں ہے کہ چور کو سارق اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ خفیہ طور پر دوسروں کا مال حاصل کرتا ہے، لہٰذا اس مفہوم کی بنیاد پر کفن چور کو بھی سارق کہا جائے، لیکن یہ قیاس صحیح نہیں، کیونکہ یہ لغت کی بنیاد پر قیاس ہے۔

پانچویں شرط مع مثال: فرع کے لیے کوئی نص وارد نہ ہوئی ہو، مثلاً اگر کوئی شخص کفارہ قتل پر قیاس کرتے ہوئے کہے کہ قسم اور ظہار کے کفارہ میں کافر غلام کو آزاد کرنا جائز نہیں، تو یہ قیاس غلط ہے، کیونکہ کفارہ قتل کے بارے میں غلام کے مومن ہونے کی شرط ہے فتحریر رقبة مؤمنة جبکہ قسم اور ظہار کے بارے میں نص مطلق ہے، لہٰذا کفارہ قتل پر قیاس کرنے کی صورت میں دوسری نص یعنی مطلق کا ابطال لازم آئے گا۔

سوال نمبر 4:- (الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟

(۱) قلب، (۲) فساد، (۳) وضع، (۴) ممانعت، (۵) نقض

(ب) حجیت قیاس پر دو دلیلیں تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصطلاحات کی تعریفات:

قلب: حکم کو علت کی جگہ پر اور علت کو حکم کی جگہ پر رکھنا۔

فساد، وضع: علت کو ایسا وصف قرار دیا جائے، جو اس حکم کے لائق نہیں۔

ممانعت: معلل نے جو کچھ تعلیل سے ثابت کیا ہے، اس پر اعتراض کیا جائے۔ اس کی دو صورتیں ہیں: یا تو اس علت کو تسلیم نہ کیا جائے یا علت کو تسلیم کیا جائے لیکن حکم کو نہ مانا جائے۔

نقض: اس کا مطلب یہ ہے کہ علت پائی جائے لیکن اس سے ثابت ہونے والے حکم کو کسی وجہ سے اس سے الگ کر دیا جائے۔

(ب) حجیت قیاس پر دو دلائل:

حجیت قیاس پر دو دلائل درج ذیل ہیں:

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف گورنر بنا کر بھیجا اور ان سے پوچھا: ''تم کس طرح فیصلہ کرو گے؟'' انہوں نے کہا: کتاب اللہ کے ساتھ، آپ نے فرمایا: اگر کتاب اللہ میں اس کا حل نہ ملا؟ عرض کیا: آپ کے ارشادات کے مطابق فیصلہ کروں گا، فرمایا: اگر میرے ارشادات میں بھی اس کا حل نہ ملا؟ عرض کیا: میں اپنے اجتہاد سے کام لوں گا، یہ جواب سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور ان کی رائے کو درست قرار دیا۔

(۲) خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور سواری پر بیٹھ نہیں سکتا، کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: مجھے بتائیں کہ اگر تیرے باپ پر کسی کا قرض ہوتا اور تو اسے ادا کرنا چاہے، تو کیا وہ ادا ہوگا یا نہیں؟ اس نے جواب میں کہا: ضرور ادا ہوگا، تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قرض زیادہ حقدار ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

سوال نمبر 5:- ثُمَّ إِنَّمَا يُعْرَفُ كَوْنَ الْمَعْنٰى عِلَّةً بِالْكِتَابِ وَ بِالسُّنَّةِ وَبِالْإِجْمَاعِ وَبِالْإِجْتِهَادِ وَبِالْإِسْتِنْبَاطِ .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور اجماع سے معلوم ہونے والی علت کی ایک ایک مثال لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب بر عبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

اس معنیٰ کا علت ہونا قرآن کریم، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اجماع اور اجتہاد و استنباط سے ثابت ہے۔

(ب) کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور اجماع سے معلوم علت کی مثالیں:

کتاب اللہ سے علت:

مسافر اور مریض کو روزہ ترک کرنے کی اجازت آسانی پیدا کرنے کے لیے دی گئی ہے، ارشاد خداوندی ہے گویا انہیں جس طرح آسانی ہو، عمل کرے۔ روزہ رکھنا آسان سمجھیں تو اب رکھ لیں ورنہ بعد میں قضا کر لیں۔ اسی بنیاد پر امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر مسافر رمضان المبارک میں کسی دوسرے واجب روزے رکھے، تو وہی ہوگا، کیونکہ اس کے لیے آسانی یہی ہے کہ اس کو پورا کرے، جو اس پر پہلے سے لازم ہے۔ رمضان کا روزہ بعد میں ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ رمضان شریف کے بعد دوسرے دن نہ پا سکے تو لازم نہ ہوگا۔ لہٰذا جب اسے بدی، بہتری کے لیے رمضان المبارک کا روزہ چھوڑنے اور بعد میں قضاء کرنے کی اجازت ہے، تو دینی مفاد کے لیے بھی اجازت ہوگی یعنی جو کچھ اس پر پہلے سے لازم ہے

اس سے عہدہ برآ ہو جائے گا۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے علت:

حضرت فاطمہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا خون آتا تھا' تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو، اگر چہ چٹائی پر خون کے قطرے گریں۔ یہاں پر نماز کے لیے وضو کرنا اس بنیاد پر تھا کہ خون مسلسل جاری رہتا تھا۔ اسی علت یعنی خون کے آنے کی بنا پر رگ کٹوانے اور نشتر لگوانے کی صورت میں ہر نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہوا۔

اجماع سے علت:

باپ بچے کا ولی اس لیے ہوتا ہے کہ وہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے خود تصرف نہیں کر سکتا، چونکہ یہ علت ہے اور یہ علت لڑکی میں بھی پائی جاتی ہے۔ لہٰذا باپ کی ولایت کا حکم اس لیے ثابت ہو گا کہ بچہ بالغ ہو جائے اور اس کی عقل کامل ہو جائے، تو یہ ولایت ختم ہو جاتی ہے۔ بلوغت کی بنیاد پر لڑکی بھی بالغ ہونے کے بعد خود مختار ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالية "السنة الثانية"

للبنات الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الخامسة: علم الميراث

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازم ہے باقی میں سے کوئی سے دوسوال حل کریں؟

سوال نمبر 1:-(الف) باپ کی کل کتنی اور کون کون سی حالتیں ہیں؟ ۱۵

(ب) اصحاب فرائض کی تعریف کریں نیز بتائیں وہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟ ۱۵

سوال نمبر 2:-(الف) بیوی اور شوہر کی کتنی اور کون کون سی حالتیں ہیں؟ ۲۰

(ب) تداخل اور تماثل کی تعریف کریں ۱۰

سوال نمبر 3:-(الف) علم فرائض کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت بیان کریں؟ ۱۵

(ب) علم فرائض کے ”نصف العلم“ ہونے کی تین وجوہ بیان کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 4:-(الف) عصبات نسبیہ کی تعریف کرتے ہوئے ذکر کریں ان کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ ۱۵

(ب) ترکہ سے متعلق حقوق کتنے اور کون کون سے ہیں؟ وضاحت کریں ۱۵

سوال نمبر 5:-درج ذیل میں سے کوئی سے چار مسائل حل کریں؟ ۴۰

(الف)	شوہر	باپ		
(ب)	بیٹی	دادا		
(ج)	ماں	باپ	بیوی	
(د)	دادا	بھائی	بہن	
(ھ)	ماں	باپ	بیٹا	
(و)	بیوی	بیٹا	بیٹا	بیٹی

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

پانچواں پرچہ: علم میراث

سوال نمبر 1:-(الف) باپ کی کل کتنی اور کون کون سی حالتیں ہیں؟

(ب) اصحاب فرائض کی تعریف کریں نیز بتائیں وہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: (الف) باپ کی حالتیں:

باپ کی تین حالتیں ہیں:

(1) سدس (1/6): جب میت کے بیٹے یا پوتے (اگرچہ نیچے تک) ہوں۔

(2) سدس مع العصبہ: جب میت کی بیٹیاں ہوں۔

(3) محض عصبہ: جب ان میں سے کوئی بھی نہ ہو۔

(ب) اصحاب فرائض کی تعریف، تعداد اور ان کے نام:

اصحاب فرائض: اصحاب فرائض وہ لوگ ہیں کہ قرآن کریم، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت میں جن کا حصہ مقرر و معین ہے۔

تعداد اور ان کے نام: کل اصحاب فرائض بارہ ہیں، جن میں سے چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں۔

چار مرد یہ ہیں: (۱) باپ، (۲) دادا، (۳) حقیقی بھائی، (۴) خاوند۔

آٹھ عورتیں یہ ہیں: (۱) دادی، (۲) ماں، (۳) بیوی، (۴) بیٹی، (۵) پوتی، (۶) حقیقی بہن، (۷) باپ شریک بہن، (۸) ماں شریک بہن۔

سوال نمبر 2:-(الف) بیوی اور شوہر کی کتنی اور کون کون سی حالتیں ہیں؟

(ب) تداخل اور تماثل کی تعریف کریں؟

جواب: (الف) بیوی اور شوہر کے احوال:

بیوی کی حالتیں: بیوی کی دو حالتیں ہیں:

۱- چوتھا حصہ ملتا ہے بشرطیکہ میت نے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پڑپوتا اور پڑپوتی میں سے کوئی نہ چھوڑا ہو۔

مثال:

مسئلہ نمبر 4

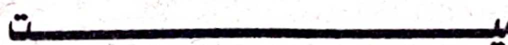


بیوی	بھائی
چوتھا حصہ (¼)	بقیہ
1	3

۲- آٹھواں حصہ ملتا ہے بشرطیکہ میت نے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پڑپوتا اور پڑپوتی میں سے کوئی چھوڑا ہو۔

مثال:

مسئلہ نمبر 8



بیوی	بیٹا
آٹھواں حصہ (1/8)	بقیہ
1	7

شوہر کی حالتیں:

شوہر کی بھی دو حالتیں ہیں:

۱- نصف حصہ ملتا ہے بشرطیکہ میت نے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پڑپوتا اور پڑپوتی میں سے کوئی نہ چھوڑا ہو۔

مثال:

مسئلہ نمبر 2



شوہر	باپ
نصف حصہ (½)	بقیہ
1	1

۲- چوتھا حصہ ملتا ہے بشرطیکہ میت نے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پڑپوتا اور پڑپوتی میں سے کوئی چھوڑا ہو۔

مثال:

مسئلہ نمبر 4

میـــــــــــــــــــت

بیٹا	شوہر
بقیہ	چوتھا حصہ (¼)
3	1

(ب) تداخل اور تماثل کی تعریفات:

تداخل: دو مختلف اعداد ہوں، جن میں سے چھوٹا عدد بڑے عدد کو پورا تقسیم کرے، تو ان کے درمیان پائی جانے والی نسبت کو تداخل کہتے ہیں۔

تماثل: دو عدد مساوی ہوں، تو ان کے درمیان پائی جانے والی نسبت کو تماثل کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر3: (الف) علم فرائض کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت بیان کریں؟

(ب) علم فرائض کے "نصف العلم" ہونے کی تین وجوہ بیان کریں؟

جواب: (الف) علم فرائض کی تعریف، موضوع اور غرض:

علم فرائض کی تعریف: وہ علم ہے، جس کے ذریعے میت کا ترکہ (مرنے والے کا بچا ہوا مال) میت کے ورثاء کو پورا پورا حق معلوم ہو جائے۔

موضوع: میت کا مال اور اس کے ورثاء۔

غرض: میت کے مال میں سے ہر وارث کو اس کا متعین حصہ دینا۔

(ب) علم الفرائض کو "نصف علم" کہنے کی تین وجوہات:

۱- انسان کی دو حالتیں ہیں: (i) زندگی، (ii) موت۔

زندگی میں باقی تمام علوم کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ علم فرائض موت کے ساتھ خاص ہے۔ اس لحاظ سے علم فرائض "نصف العلم" ہوا۔

۲- ملک کی دو صورتیں ہیں: (i) ملک اختیاری، (ii) ملک غیر اختیاری۔

وراثت کے علاوہ بقیہ اشیاء تمام کا تعلق "ملک اختیاری" سے ہے۔

اس لحاظ سے بھی علم فرائض "نصف علم" ہوا۔

۳- احکام شرعیہ کی باعتبار ماخذ دو اقسام ہیں: (i) وہ احکام شرعیہ جو قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔ (ii) وہ احکام شرعیہ جو قیاس واجتہاد سے ثابت ہیں۔ چونکہ علم فرائض تمام مسائل قرآن وحدیث سے مستنبط ہیں، اس لحاظ سے بھی علم فرائض "نصف علم" ہوا۔

سوال نمبر 4:- (الف) عصبات نسبیہ کی تعریف کرتے ہوئے بتائیں کہ ان کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

(ب) ترکہ سے متعلق حقوق کتنے اور کون کون سے ہیں؟ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) عصبات نسبیہ کی تعریف، تعداد اور اقسام:

عصبات نسبیہ کی تعریف: اگر اصحاب فرائض نہ ہوں، یا اصحاب فرائض کو ان کا حصہ دینے کے بعد جو کچھ ترکہ بچ گیا ہو، تو وہ عصبات نسبیہ کو دیا جائے گا۔ عصبات نسبیہ وہ افراد ہیں، جو نسبی قرابت کی وجہ سے عصبہ ہیں۔

عصبات نسبیہ کی تعداد واقسام: عصبات نسبیہ کی تین اقسام ہیں:

(۱) عصبہ بنفسہ، (۲) عصبہ بغیرہ، (۳) عصبہ مع غیرہ۔

(ب) ترکہ سے متعلق حقوق کی تعداد اور ان کی وضاحت:

ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

پہلی قسم: (1) نصف (1/2، آدھا)، (2) ربع (1/4، چوتھائی)، (3) ثمن (1/8، آٹھواں حصہ)

دوسری قسم: (4) ثلثان (2/3، دو تہائی)، (5) ثلث (1/3، ایک تہائی)، (6) سدس (1/6، چھٹا حصہ)

ترکہ کے مستحقین کے نام: قرآن وحدیث میں ترکہ کے مستحقین کی تعداد بارہ بتائی گئی ہے جن کے نام درج ذیل ہیں:

(1) باپ، (2) دادا، (3) ماں شریک بھائی، (4) شوہر، (5) دادی، (6) ماں، (7) بیوی، (8) بیٹی، (9) پوتی، (10) حقیقی بہن، (11) باپ شریک بہن، (12) ماں شریک بہن۔

سوال نمبر 5:- درج ذیل مسائل حل کریں؟

(الف)	شوہر	باپ		
(ب)	بیٹی	دادا		
(ج)	ماں	باپ	بیوی	
(د)	دادا	بھائی	بہن	
(ھ)	ماں	باپ	بیٹا	
(و)	بیوی	بیٹا	بیٹا	بیٹی

جواب: مسائل وراثت کا حل:

(الف)

مسئلہ نمبر 2

میـــــــــــت

شوہر	باپ
½	عصبہ
1	1

(ب)

مسئلہ نمبر 6

میـــــــــــت

بیٹی	دادا
½	1/6+عصبہ
3	2+1

(ج)

مسئلہ نمبر 4

میـــــــــــت

ماں	باپ	بیوی
1/3	عصبہ	¼
1	2	1

(د)

مسئلہ نمبر 1

میـــــــــــت

دادا	بھائی	بہن
عصبہ	x	x
1	x	x

(ھ)

مسئلہ نمبر 6

میــــــــت

ماں	باپ	بیٹا
1/6	1/6	عصبہ
1	1	4

(و)

مسئلہ نمبر 40=8x5

میــــــــت

بیوی	بیٹا	بیٹی	بیٹا
1/8	عصبہ	عصبہ	عصبہ
1		7	
5		35	
5	14	7	14

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالية "السنة الثانية"

للبنات الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة السادسة: البلاغة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات کا حل مطلوب ہے؟

سوال نمبر 1:- (الف) فصاحت کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز فصاحت کلمہ اور کلام کی تعریف کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) بلاغت کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کرتے ہوئے بلاغتِ کلام کی تعریف تحریر کریں؟ ۱۴

سوال نمبر 2:- (الف) علم معانی کی تعریف اور مثال لکھتے ہوئے آٹھ (۸) ابواب کے نام ذکر کریں؟ ۱۹=۹+۵+۵

(ب) خبر کی تعریف اور مثال لکھیں نیز جملے کے کتنے رکن ہیں؟ دونوں اعتبار سے ان کے نام لکھیں۔ ۱۴=۷+۷

سوال نمبر 3:- (الف) نہی معنی اصلی کے علاوہ، دیگر معانی میں بھی استعمال ہوتی ہے، کوئی سے دو معانی مع امثلہ لکھیں؟ ۱۲

(ب) ندا کی تعریف کریں نیز آٹھ (۸) حروف ندا تحریر کریں؟ ۲۱=۱۶+۵

سوال نمبر 4:- (الف) دواعی ذکر میں سے کوئی سے تین مع امثلہ بیان کریں؟ ۱۸=۳×۶

(ب) والنص علی عموم السلب اوسلب العموم

مذکورہ عبارت کی مثالوں سے وضاحت کریں؟ ۱۵

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1:- (الف) فصاحت کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز فصاحت کلمہ اور کلام کی تعریف کریں؟

(ب) بلاغت کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کرتے ہوئے بلاغتِ کلام کی تعریف تحریر کریں؟

جواب: (الف) فصاحت کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ اور فصاحت کلمہ اور کلام کی تعریف:

فصاحت کا لغوی واصطلاحی معنیٰ: فصاحت کا لغوی معنیٰ بیان اور ظہور ہے۔ جب کسی بچے کا کلام واضح اور ظاہر ہو جائے، تو کہا جاتا ہے: افصح الصبی فی منطقه یعنی بچہ اپنی گفتگو میں فصیح ہو گیا۔

فصاحت اصطلاح میں کلمہ، کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے۔

فصاحت کلمہ: کلمہ کا تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت سے خالی ہونا ہے۔

فصاحت کلام: وہ کلمات کے اجتماع سے پیدا ہونے والے تنافر، ضعف تالیف اور تعقید سے خالی ہو اور اس کے کلمات فصیح ہوں۔

(ب) بلاغت کا لغوی واصطلاحی معنیٰ اور بلاغت کلام کی تعریف:

بلاغت کے لغوی معنیٰ انتہا، پہنچنا کے ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے: بلغ فلان مراده یعنی فلاں شخص اپنی مراد کو پہنچا۔

بلاغت اصطلاحی طور پر کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے جبکہ کلمہ کی صفت واقع نہیں۔

بلاغت کلام: کلام کا مقتضائے حال کے مطابق ہونا، بلاغت کلام ہے جبکہ وہ کلام فصیح بھی ہو۔

سوال نمبر 2:- (الف) علم معانی کی تعریف اور مثال لکھتے ہوئے آٹھ (۸) ابواب کے نام ذکر کریں۔

(ب) خبر کی تعریف اور مثال لکھیں نیز جملے کے کتنے رکن ہیں؟ دونوں اعتبار سے ان کے نام لکھیں۔

جواب: (الف) علم معانی کی تعریف و مثال اور آٹھ ابواب کے نام:

علم معانی کی تعریف و مثال: وہ علم ہے، جس کے ذریعے عربی الفاظ کے ان احوال کی پہچان حاصل ہوتی ہے، جن کی وجہ سے مقتضاء حال میں مطابقت پائی جاتی ہے۔

مثال: وانا لاندری اشرّ ارید بمن فی الارض ام ارادبهم ربهم رشدًا۔

اور بے شک ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے لیے شر کا ارادہ کیا گیا، یا ان کے رب نے ان کے لیے

ہدایت کا ارادہ فرمایا۔

علم معانی کے آٹھ ابواب: (۱) خبر و انشاء، (۲) تعریف و تنکیر، (۳) تذکیر و تانیث، (۴) ذکر و حذف، (۵) وصل و فصل، (۶) مجاز و کنایہ، (۷) تقدیم و تاخیر، (۸) اطلاق و تقیید۔

(ب) خبر کی تعریف و مثال اور جملے کے ارکان:

خبر کی تعریف و مثال: اس بات کے لیے وضع کیا گیا کہ مخصوص زمانہ میں اختصار کے ساتھ حدوث کا فائدہ دے مثلاً ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا ۔

جملہ کے ارکان: ہر جملہ کے دو رکن ہوتے ہیں: ایک محکوم علیہ اور دوسرے کو محکوم بہ کہا جاتا ہے۔ محکوم علیہ کو مسند الیہ کہا جاتا ہے جیسے فاعل اور نائب فاعل۔ محکوم بہ کو مسند کہتے ہیں جیسے فعل اور وہ مبتداء جس کے مرفوع پر اکتفاء کیا گیا ہو۔

سوال نمبر 3:- (الف) نہی معنی اصلی کے علاوہ، دیگر معانی میں بھی استعمال ہوتی ہے، کوئی سے دو معانی کی امثلہ لکھیں؟

(ب) نداء کی تعریف کریں نیز آٹھ (۸) حروف ندا تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصل معنیٰ کے علاوہ نہی کے دو معانی مع امثلہ:

بعض اوقات نہی اپنے اصلی معنیٰ سے نکل کر دوسرے معانی میں استعمال ہوتی ہے اور یہ بات مقام اور سیاق کلام سے معلوم ہوتی ہے۔

۱- دعا: جیسے لا تشمت بی علی الاعداء (مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسا)

۲- التماس: جیسے تم اپنے ہمسر آدمی سے کہو: لَا تَبْرَحْ مِنْ مَكَانِكَ حَتّٰى أَرْجِعَ إِلَيْكَ (تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا کہ میں تمہاری طرف لوٹ آؤں)

(ب) نداء کی تعریف اور آٹھ حروف نداء:

نداء کی تعریف: ایسے حرف کے ساتھ کسی کو پکارنا، جو اَدْعُوْ کے قائمقام ہو مثلاً یَا اللّٰہُ۔

آٹھ حروف نداء: (۱) یَا، (۲) اَیَا، (۳) هَیَا، (۴) اَیْ، (۵) آیْ، (۶) اَ، (۷) ہمزہ، (۸) وا۔

سوال نمبر 4:- (الف) دواعی ذکر میں سے کوئی سے تین مع امثلہ بیان کریں؟

(ب) والنص علی عموم السلب او سلب العموم

مذکورہ عبارت کی مثالوں سے وضاحت کریں؟

جواب: (الف) تین دواعی ذکر مع امثلہ:

۱- مسند الیہ پر دلالت کرنے والے قرینہ کی کمزوری کی وجہ سے اس پر اعتماد کم ہو، یا سننے والے کی سمجھ

کمزور ہو، تو مسند الیہ کو ذکر کیا جاتا ہے۔

مثال: زَيْدٌ نِعْمَ الصِّدِّيقُ (زید کتنا اچھا دوست ہے)

یہاں زید کی جگہ "هُوَ" ضمیر لانا بھی درست ہے۔

۲- سامع کے غبی ہونے کی طرف اشارہ کرنا مقصود۔

مثال: جیسے پوچھا جائے مَاذَا قَالَ عُمَرُ؟ پھر جواب میں کہا جائے: عُمَرُ قَالَ كَذَا ۔ حالانکہ هُوَ قَالَ كَذَا کہنا بھی درست ہے۔

۳- تعجب کے موقع پر: جب کوئی عجیب بات ہو تو، جیسے علی کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے اور اب اس کا نام لینے کی ضرورت نہیں لیکن نام لیا جاتا ہے۔

مثال: عَلِيٌّ يُقَاوِمُ الْأَسَدَ (علی مقابلہ میں شیر سے آگے بڑھنے کا مقابلہ کرتا ہے)

(ب) عبارت کی مثالوں سے وضاحت:

پہلی صورت یعنی جب سلب کا عموم ہو تو اس میں عمومیت کے الفاظ، نفی کے الفاظ سے مقدم ہوتے ہیں۔

مثال: كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ (یعنی کچھ بھی نہیں ہوا)

دوسری صورت: جب سلب عموم ہو یعنی عمومیت کو ختم کیا جائے، تو اس میں نفی کے الفاظ مقدم اور عموم کے الفاظ مؤخر ہوتے ہیں۔

مثال: لَمْ يَكُنْ كُلُّ ذٰلِكَ (یہ سب کچھ نہیں ہے یعنی یہ مجموع نہیں ہوا)

☆☆☆

ی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الیة "السنة الثانية" للطالبات

فق سنة 1443ھ/2022ء

ولی: تفسير القرآن الكريم

ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

ریں۔

جُكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُوْنَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَ كُمْ

لغير أبيه ابناله أبناء كم حقيقة ذلكم قولكم فأفواهكم أى

لحق في ذلك وهو يهدى السبيل .

شیدہ کا شان نزول تحریر کریں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

اور اس کا حکم کیا ہے؟ (۷)

ون کونسے طریقے سے پڑھا گیا ہے؟ (۶)

طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا إِلَى

خَرَجُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَبَلٍ خَارِجَ

يقُ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ غَيْرُ حَصِينَةٍ يُخْشَى

رِيْدُوْنَ إِلَّا فِرَارًا مِّنَ الْقِتَالِ .

عراب لگائیں نیز کلام اللہ اور تفسیر کا ترجمہ لکھیں۔ (۱۰+۱۰=۲۰)

غیر منصرف؟ دونوں صورتوں میں وجہ بھی لکھیں؟ (۸)

ن لوگ مراد ہیں؟ جلالین کی روشنی میں بتائیں؟ (۵)

صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ ۢ بِنَبَاٍ خبر فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ

بِحُوْا تصيروا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ من الخطايا نٰدِمِيْنَ ۝

ترجمہ کریں نیز پہلی آیت کا شان نزول لکھیں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کن کو بھیجا تھا اور وہ کیا خبر لائے تھے؟

(ج) بِجَهَالَةٍ ترکیب میں کیا بن رہا ہے؟ جلالین کی روشنی میں بتائیں۔ (۵)

سوال نمبر 4:- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

(الف) مذکورہ آیت کا ترجمہ کریں نیز شان نزول جلالین کی روشنی میں لکھیں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

(ب) سورہ کوثر کا ترجمہ لکھیں نیز جلالین کی روشنی میں بتائیں کہ کوثر سے کیا مراد ہے؟ (۸+۵=۱۳)



درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

پہلا پرچہ: تفسیر القرآن

سوال نمبر 1: وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَ كُمْ جمع دعی وهو من يدعى لغير أبيه ابناله أبناء كم حقيقة ذٰلكم قولكم فأفواهكم أى اليهود والمنافقين والله يقول الحق في ذٰلك وهو يهدى السبيل۔

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کا شان نزول تحریر کریں؟

(ب) ظہار سے کیا مراد ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

(ج) تظاهرون کو کتنے اور کون کونسے طریقے سے پڑھا گیا ہے؟

جواب: (الف) ترجمہ: اور نہیں بنایا ان کو جن کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے (ادعیاء، دعی کی جمع ہے، یہ وہ بچہ ہے، جس کے بارے میں اس کے باپ کے علاوہ شخص سے منسوب کر کے بیٹا کہا جاتا ہے) یعنی اے یہودیو اور منافقو! تمہارے حقیقی بیٹے تمہاری زبانی باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بارے میں سچ فرماتا ہے، وہ حق راستہ کی طرف راہنمائی فرماتا ہے، ہاں (تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو کیونکہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک درست ہے) یہی بات انصاف پر مبنی ہے۔

خط کشیدہ کا شانِ نزول:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنیٰ بیٹے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے بار بار ناچاقی پر اپنی بیوی کو طلاق دے دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیوی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا، اس پر یہود اور منافقوں نے اعتراض کیا کہ ایک طرف آپ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اپنا بیٹا قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف ان کی بیوی سے نکاح بھی کر لیا، یہ کیسے درست ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی

طرف سے انہیں جواب دیا گیا کہ زید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی بیٹا نہیں ہے کہ یہ اعتراض کیا جائے بلکہ وہ تو متبنیٰ ہے، جس کی مطلقہ سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(ب) ظہار:

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو یہ کہے کہ تو میرے لیے میری ماں کی مثل ہے۔

حکم: اس کا کفارہ واجب ہے۔ دو ماہ کے روزے رکھنا یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا۔

(ج) تظاهرون کو دو طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے:

۱-ھا سے پہلے الف کا اضافہ کیے بغیر، اس صورت میں یہ اصل میں "تتظهرون" تھا۔ دوسری تاء کو ظاء سے بدل کر ظاء میں ادغام سے تو "تظهرون" ہو گیا۔

۲-ھاء سے پہلے الف کے اضافہ کے ساتھ یعنی "تظّهرون"۔

سوال نمبر2:-وَإِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يَآ أَهْلَ يَثْرِبَ لَامَقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا إِلٰى مَنَازِلِكُمْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَكَانُوْا خَرَجُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى سَلْعَ جَبَلٍ خَارِجَ الْمَدِيْنَةِ لِلْقِتَالِ وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ غَيْرَ حَصِيْنَةٍ يُخْشٰى عَلَيْهَا وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِنْ يُّرِيْدُوْنَ إِلَّا فِرَارًا مِنَ الْقِتَالِ .

(الف) تفسیری عبارت پر اعراب لگائیں نیز کلام اللہ اور تفسیر کا ترجمہ لکھیں؟

(ب) یثرب منصرف ہے یا غیر منصرف؟ دونوں صورتوں میں وجہ بھی لکھیں؟

(ج) طائفة منهم سے کون لوگ مراد ہیں؟ جلالین کی روشنی میں بتائیں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: اور جب کہا ان میں سے ایک گروہ نے: اے اہل یثرب! یہ تمہارے ٹھہرنے کا مقام نہیں، پس لوٹ جاؤ (مدینہ میں اپنے گھروں کی طرف جو مدینہ سے باہر جنگ میں شرکت کے لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سلع پہاڑ تک آئے تھے) ان میں سے ایک گروہ آپ سے اجازت مانگ رہا تھا یہ کہتے ہوئے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں (ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں اور ہمیں ڈر ہے کہ وہ لٹ نہ جائیں) حالانکہ وہ کھلے نہ تھے، (غیر محفوظ نہ تھے) وہ تو صرف بھاگنا چاہتے تھے (جنگ سے بھاگنا چاہتے تھے)

(ب) "یثرب" کا منصرف ہونا:

یہ منصرف نہیں ہے، کیونکہ اس میں منع صرف کے دو اسباب پائے گئے ہیں۔

"یثرب" کا غیر منصرف ہونا:

یثرب غیر منصرف ہے، کیونکہ اس میں منع صرف کے دو سبب پائے گئے ہیں۔ ایک علمیت اور دوسرا

(الف) مذکورہ آیت کا ترجمہ کریں نیز شان نزول جلالین کی روشنی میں لکھیں؟

(ب) سورہ کوثر کا ترجمہ لکھیں نیز جلالین کی روشنی میں بتائیں کہ کوثر سے کیا مراد ہے؟

جواب: (الف) آیت مبارکہ کا ترجمہ: اے ایمان والو! ایک قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے، ہوسکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں۔ تم ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اور نہ برے القاب سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام فاسق کہلاتا ہے اور وہ جو توبہ نہ کریں، تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

شان نزول:

ضحاک نے بیان کیا ہے کہ یہ آیت مبارکہ بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی۔ جو حضرت عمار، حضرت صہیب وغیرہما کا مذاق اڑاتے تھے ان کی غربت کی وجہ سے۔ ان کے حق میں یہ آیت مبارکہ نازل فرما کر بتایا گیا کہ مردوں سے نہ ہنسیں یعنی مالدار غریبوں کا تمسخر نہ بنائیں۔ نہ عالی نسب غیر ذی نسب کی، نہ تندرست اپاہج کی، نہ بینا اس کی جس کی آنکھ میں عیب ہو۔ اس کے علاوہ یہ آیت مبارکہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے حق میں بھی نازل ہوئی، جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کہہ کر رنج پہنچایا تو وہ روتی ہوئیں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نبی کی بیٹی اور نبی کی بیوی ہو، تم پر وہ کیا فخر کرتی ہیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے حفصہ اللہ سے ڈرو۔

(ب) سورۃ کوثر کا ترجمہ:

بے شک (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کو کوثر عطا کی، سو آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان رہے گا۔

کوثر کی وضاحت: کوثر سے مراد جنت کی نہر ہے یا اس حوض کا نام ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آئے گی۔ یا اس سے مراد خیر کثیر ہے یعنی نبوت اور شفاعت وغیرہ۔

☆☆☆

وزنِ فعل۔

(ج) طائفة منهم سے مراد لوگ:

اس سے مراد مدینہ منورہ میں موجود منافقین کا ایک گروہ ہے۔

سوال نمبر 3:- وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ لمن تاب منهم ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ خبر فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا تصیروا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ من الخطايا نٰدِمِيْنَ ۝

(الف) کلام اللہ اور تفسیر کا ترجمہ کریں نیز پہلی آیت کا شان نزول لکھیں؟

(ب) مذکورہ خبر کی تحقیق کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کن کو بھیجا تھا اور وہ کیا خبر لائے تھے؟

(ج) بِجَهَالَةٍ ترکیب میں کیا بن رہا ہے؟ جلالین کی روشنی میں بتائیں۔

جواب: (الف) ترجمہ: اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کے پاس تشریف لے آتے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا۔ اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے (ان میں سے جو توبہ کریں) اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق شخص خبر لیکر آئے ("نبا" کا معنی ہے خبر) تو تم خوب تحقیق کرو، ایسا نہ ہو کہ تم انجانے میں کسی قوم کو نقصان پہنچا دو اور پھر تم ہو جاؤ (تصبحوا، تصیروا کے معنی میں ہے) اس پر جو تم نے کیا ہے (خطاء یا جرم کے ساتھ) نادم/ پچھتانے والے۔

پہلی آیت کا شان نزول:

ایک مرتبہ کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجروں سے باہر آوازیں لگا رہے تھے اس لیے کہ وہ نہیں جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس حجرہ میں تشریف فرما ہیں اور وہ ایسے آوازیں لگا رہے تھے جیسے دیہاتی لوگ سختی اور بداخلاقی کے ساتھ آوازیں لگاتے ہیں۔ یہ بات آپ کے بلند مقام اور آپ کی تعظیم کے خلاف تھی۔ اسی سلسلہ میں ان کو تنبیہ کرنے کے لیے یہ آیت مبارکہ نازل کی گئی۔

(ب) مذکورہ خبر کی تحقیق کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا، آپ نے بنو مصطلق کے اندر بھلائی و فرمانبرداری کے سوا اور کچھ نہ دیکھا اور یہی خبر آپ نے آ کر رسول اللہ کو دی۔

(ج) بِجَهَالَةٍ ترکیب میں حال واقع ہو رہا ہے۔

سوال نمبر 4:- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

(الف) مذکورہ آیت کا ترجمہ کریں نیز شان نزول جلالین کی روشنی میں لکھیں؟

(ب) سورہ کوثر کا ترجمہ لکھیں نیز جلالین کی روشنی میں بتائیں کہ کوثر سے کیا مراد ہے؟

جواب: (الف) آیت مبارکہ کا ترجمہ: اے ایمان والو! ایک قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اُڑائے، ہوسکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں۔ تم ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اور نہ برے القاب سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام فاسق کہلاتا ہے اور وہ جو توبہ نہ کریں، تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

شانِ نزول:

ضحاک نے بیان کیا ہے کہ یہ آیت مبارکہ بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی، جو حضرت عمار، حضرت صہیب وغیرہما کا مذاق اُڑاتے تھے ان کی غربت کی وجہ سے۔ ان کے حق میں یہ آیت مبارکہ نازل فرما کر کہا: مرد مردوں سے نہ ہنسیں یعنی مالدار غریبوں کا تمسخر نہ بنائیں۔ نہ عالی نسب غیر ذی نسب کی، نہ تندرست اپاہج کی، نہ بینا اس کی جس کی آنکھ میں عیب ہو۔ اس کے علاوہ یہ آیت مبارکہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے حق میں بھی نازل ہوئی، جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کہہ کر رنج پہنچایا، تو وہ روتی ہوئیں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نبی کی بیٹی اور نبی کی بیوی ہو، تم پر وہ کیا فخر کرتی ہیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے حفصہ! اللہ سے ڈرو۔

(ب) سورۃ کوثر کا ترجمہ:

بے شک (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کو کوثر عطاء کی، پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان رہے گا۔

کوثر کی وضاحت: کوثر سے مراد جنت کی نہر ہے یا اس حوض کا نام ہے، جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آئے گی، یا اس سے مراد خیر کثیر ہے یعنی نبوت اور شفاعت وغیرہ۔



الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالیة "السنة الثانیة" للطالبات

المو افق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الثانیة: الحدیث واصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوالات حل کریں۔

حصہ اول......حدیث

سوال نمبر 1:-وعن علی قال اهدیت لرسول الله صلی الله علیه وسلم حلة سیراء فبعث بها الی فلبستها فعرفت الغضب فی وجهه فقال ان لم ابعث بها الیك لتلبسها انما بعثت بها الیك لتشققها خمرا بین النساء ۔

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) الصماء اور احتباء سے کیا مراد ہے؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر 2:-أعطوا الطریق حقه ۔

(الف) حدیث کی روشنی میں "حق الطریق" کی وضاحت کریں؟ ۱۰

(ب) "قوموا إلی سید کم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس موقع پر فرمایا؟ ۵

(ج) حدیث کی رو سے مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کیا حقوق ہیں؟ ۱۵

سوال نمبر 3:-ثم قال الحمد لله ما أحد الیوم أکرم أضیافا منی ۔

(الف) باب الضیافت میں مذکور حدیث کے ان الفاظ کی سیاق وسباق کی رو سے مکمل تشریح کریں؟ ۱۰

(ب) تحنیك سے کیا مراد ہے؟ نیز عقیقہ کی فضیلت تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ج) "کتاب الأطعمة" کی روشنی میں آدابِ طعام پر جامع نوٹ سپرد قلم کریں؟ ۱۰

حصہ دوم......اصول حدیث

سوال نمبر 4:-(الف) صحیح لذاتہ کی تعریف، شروط اور حکم بیان کریں؟ ۳×۴=۱۲

(ب) مرسل کی لغوی واصطلاحی تعریف تحریر کریں؟ ۴+۴=۸

سوال نمبر 5:-(الف) غریب کی تعریف اور اس کی اقسام کی تعریف بیان کریں؟ ۵×۳=۱۵

(ب) ردِ حدیث کے دو بنیادی سبب کیا ہیں؟ ۵

سوال نمبر 6:-(الف) علم اصول حدیث کی تعریف، موضوع اور فائدہ لکھیں؟ ۴×۳=۱۲

(ب) متن اور سند کی تعریف کریں؟ ۴+۴=۸

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

حصہ اوّل......حدیث

سوال نمبر 1:-وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَآء فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنْ لَّمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبِسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَآءِ .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) الصماء اور احتباء سے کیا مراد ہے؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

حدیث مبارکہ کا ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی چادر ہدیہ کی گئی، آپ نے اسے میری طرف بھیج دیا اور میں نے اُسے پہن لیا۔ میں نے آپ کے رخ انور پر ناراضگی کے اثرات دیکھے، آپ نے فرمایا: میں نے اسے تمہاری طرف اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو، بلکہ اس لیے بھیجا تھا کہ اسے پھاڑ کر عورتوں کی اوڑھنیاں بنا لو۔

(ب) الصماء کی وضاحت: الصماء سے مراد ہے کہ سارے جسم کو کپڑے سے لپیٹ لیا جائے، یہاں تک کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہوں۔

احتباء کی وضاحت: احتباء سے مراد یہ ہے کہ دو گھٹنوں کو کھڑا کر کے ایک کپڑے میں اس طرح بیٹھنا کہ شرمگاہ ظاہر ہو رہی ہو۔

سوال نمبر 2:-اعطوا الطریق حقه .

(الف) حدیث کی روشنی میں "حق الطریق" کی وضاحت کریں؟

(ب) "قوموا إلى سيدكم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس موقع پر فرمایا؟

(ج) حدیث کی رو سے مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کیا حقوق ہیں؟

جواب: (الف) "حق الطريق" کی وضاحت:

راستے کے حقوق یہ ہیں:

1- نگاہ نیچی رکھنا، 2- تکلیف دہ کام سے رک جانا، 3- سلام کا جواب دینا، 4- نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، 5- لوگوں کو راستہ بتانا، 6- راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا۔

(ب) "قوموا الى سيدكم" فرمانے کا موقع:

جب بنی قریظہ اپنے قلعہ سے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر اُترے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے پاس ایک آدمی بھیجا اور وہاں سے قریب میں تھے۔ جب مسجد کے قریب گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: "قوموا الى سيدكم" اپنے سردار کے پاس اُٹھ کر جاؤ یعنی اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔

(ج) مسلمان کے مسلمان پر حقوق:

رسول اللہ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے میں شریک ہونا، دعوت قبول کرنا اور چھینک والے کو جواب دینا۔

سوال نمبر 3:- ثم قال الحمد لله ما أحد اليوم أكرم أضيافا مني .

(الف) باب الضيافت میں مذکور حدیث کے ان الفاظ کی سیاق و سباق کی رو سے مکمل تشریح کریں؟

(ب) تحنيك سے کیا مراد ہے؟ نیز عقیقہ کی فضیلت تحریر کریں؟

(ج) "كتاب الأطعمه" کی روشنی میں آدابِ طعام پر جامع نوٹ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) سیاق سباق کے حوالے سے تشریح:

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن یا رات میں باہر تشریف لائے، تو وہاں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو اچانک دیکھ کر فرمایا: تم دونوں کو اس وقت کس چیز نے تمہارے گھروں سے نکالا ہے؟ انہوں نے کہا: بھوک نے! فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے، جس نے تمہیں نکالا ہے۔ کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ اُٹھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے گھر تشریف لے گئے، وہ اس وقت گھر میں نہ تھے لیکن ان کی بیوی نے آپ کو دیکھ کر خوش آمدید کہا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تیرا شوہر کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: میٹھا پانی لینے گیا ہے، جب وہ انصاری آئے تو آپ اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھ کر کہنے لگے: الحمد للہ! آج مجھ سے بڑھ کر عزت

والے مہمان کسی کے پاس نہیں۔ پھر وہ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خشک اور تر کھجوروں کا ایک خوشہ پیش کیا۔ عرض کیا: اسے تناول فرمائیں، اور جانور ذبح کرنے کے لیے چھری پکڑی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ دینے والے جانور کو ذبح نہ کرنا۔ پھر انہوں نے ان کے لیے بکری ذبح کی۔ پس آپ اور آپ کے ساتھیوں نے بکری کا گوشت اور کھجوریں تناول فرمائیں اور پانی پیا۔ جب سیر ہو گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن ان نعمتوں سے متعلق ضرور، ضرور سوال ہوگا۔ بھوک کی وجہ سے تم گھر سے نکلنے پر مجبور ہوئے اور اس وقت تک گھر نہ گئے جب تک تمہیں یہ نعمتیں مل نہیں گئیں۔

(ب) تحنیک کی وضاحت:

تحنیک سے مراد یہ ہے کہ کوئی میٹھی چیز مثلاً کھجور چبا کر بچے کے تالو سے لگا دی جائے اور اس کے لیے برکت کی دعا کی جائے، اسے گھٹی دینا کہتے ہیں۔

عقیقہ کی فضیلت:

اصطلاح شرع میں بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے، اسے عقیقہ کہتے ہیں۔

حضرت سیدنا سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: لڑکے کی طرف سے عقیقہ ہے اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت دور کرو۔

(ج) آداب طعام:

چند ایک آداب طعام یہ ہیں:

(1) کھانا بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا چاہیے۔

(2) کھانا دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے۔

(3) کھانا شروع کرنے سے قبل دونوں ہاتھوں کو دھونا چاہیے۔

(4) کھانا کھاتے وقت دایاں پاؤں کھڑا اور بایاں پاؤں بچھانا چاہیے۔

(5) کھانا دسترخوان پر رکھ کر کھانا چاہیے۔

(6) کھانا کھاتے وقت چھوٹے چھوٹے لقمے لینے چاہئیں۔

(7) اپنے سامنے سے کھانا کھانا چاہیے۔

(8) کھانے کے آغاز یا درمیان میں پانی نوش کرنا چاہیے جبکہ اختتام پر نہیں۔

(9) کھانے کے اختتام پر بھی ہاتھ دھونے چاہئیں۔

(10) کھانا بھوک رکھ کر کھانا چاہیے۔

حصہ دوم......اصول حدیث

سوال نمبر 4:۔(الف) صحیح لذاتہ کی تعریف، شروط اور حکم بیان کریں؟

(ب) مرسل کی لغوی واصطلاحی تعریف تحریر کریں؟

جواب:(الف) صحیح لذاتہ کی تعریف:

اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں سند کی ابتداء سے آخر تک تمام راوی عادل اور تام الضبط ہوں اور جو نہ تو شاذ ہو اور نہ ہی معلول۔

شرائط: حدیث کی شرائط پانچ ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) اتصال سند (۲) راویوں کا عادل ہونا (۳) راویوں کا قابل ضبط ہونا (۴) عدم علت (۵) حدیث کا شاذ نہ ہونا۔

حکم: حدیث صحیح پر عمل واجب ہے، اس پر علماء حدیث، قابل اعتماد اصولیوں اور فقہاء کا اجماع ہے۔ یہ شرعی دلائل میں سے ایک دلیل ہے کسی مسلمان کے لیے اس پر عمل نہ کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

(ب) مرسل کے لغوی معنی:

مرسل اسم مفعول کا صیغہ ہے جو ارسل سے بنا ہے ارسال کا لغوی معنی ہے "چھوڑ دینا"۔

اصطلاحی تعریف/معنی:

وہ حدیث جس کی سند میں آخر سے تابعی کے بعد راوی ساقط ہو۔

سوال نمبر 5:۔(الف) غریب کی تعریف اور اس کی اقسام کی تعریف بیان کریں؟

(ب) ردِ حدیث کے دو بنیادی سبب کیا ہیں؟

جواب:(الف) غریب کی تعریف: ایسی حدیث جسے صرف ایک ہی راوی روایت کرے۔

اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں:

1- **غریب مطلق:** وہ حدیث جس میں غرابت اصل سند میں پائی جائے۔

2- **غریب نسبی:** وہ حدیث جس میں تفرد ایک شخص معین کی نسبت سے واقع ہو۔

(ب) ردِ حدیث کے اسباب:

حدیث پاک کو رد کرنے کے اسباب تو بہت سے ہیں لیکن دو بڑی وجوہ کے تحت داخل ہوتے ہیں:

۱- اسناد سے راوی کا ساقط ہونا۔ ۲- راوی میں کسی قسم کا سقوط ہو۔

سوال نمبر 6:- (الف) علم اصول حدیث کی تعریف، موضوع اور فائدہ لکھیں؟

(ب) متن اور سند کی تعریف کریں؟

جواب: (الف) اصول حدیث کی تعریف:

ایسے اصول وضوابط کا علم جن سے روایت کو رد یا قبول کرنے کے لحاظ سے سند و متن کے احوال جانے جائیں۔

موضوع: اس علم کا موضوع ہے قبول یا رد کرنے کے لحاظ سے سند و متن۔

فائدہ: احادیث میں سے صحیح کو غیر صحیح سے الگ و ممتاز کرنا۔

(ب) متن کی تعریف:

حدیث میں کلام کی سند جہاں ختم ہو جائے تو اس سے اگلے حصے کو متن کہتے ہیں۔

سند کی تعریف:

متن تک پہنچانے والے راویوں کے سلسلہ کو سند کہتے ہیں۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النہائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اہل السنة) پاکستان

الشہادة العالیة "السنة الثانیة" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الثالثة: الفقه

الوقت المحدد: ثلاث ساعات   مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اول ...... بہارِ شریعت

سوال نمبر 1:- (الف) بہار شریعت سے مصافحہ، معانقہ، بوسہ اور قیام پر ایک ایک حدیث لکھیں؟ ۴×۴=۱۶

(ب) بوسہ کی چھ قسمیں تحریر کریں؟ ۹

سوال نمبر 2:- (الف) پیتل اور دیگر دھاتوں کی انگوٹھی کا شرعی حکم اور حدیث تحریر کریں؟ ۱۵

(ب) تحریر کریں کہ مہمان کے لیے کون کون سی باتیں ضروری ہیں؟ نیز مہمان نوازی کی فضیلت میں حدیث سپرد قلم کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:- (الف) خبر کے معتبر ہونے کے مقامات بہار شریعت کی روشنی میں لکھ کر اس سلسلہ میں قرآنی آیت مع ترجمہ لکھیں؟ ۱۵

(ب) "ایاکم وزی الاعاجم" کی تشریح وتوضیح کرکے ریشم کے استعمال میں مرد وعورت کا فرق تحریر کریں؟ ۱۰

حصہ دوم ...... فقہ حنفی اور حدیث رسول

سوال نمبر 4:- (الف) کن وجوہ کی بناء پر حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے؟ کوئی سے تین اسباب تفصیل سے لکھیں؟ ۱۵

(ب) امام نووی کے نزدیک بدعت کی پانچ قسمیں کون کون سی ہیں؟ ۱۰

سوال نمبر 5:- (الف) ترک رفع یدین سے متعلق تین دلائل تحریر کریں؟ ۱۵

(ب) ثبوت تقلید پر قرآن وحدیث سے ایک ایک دلیل پیش کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 6:-(الف) قرأت خلف الامام کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے تین آثار تحریر کریں؟ ۱۵

(ب) ترجیع کسے کہتے ہیں؟ اذان میں ترجیع نہ ہونے کی دلیل دیں۔ ۱۰

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

تیسرا پرچہ: فقہ

پہلا حصہ...... بہارِ شریعت

سوال نمبر 1:-(الف) بہار شریعت سے مصافحہ، معانقہ، بوسہ اور قیام پر ایک ایک حدیث لکھیں؟

(ب) بوسہ کی چھ قسمیں تحریر کریں؟

جواب: (الف) مصافحہ سے متعلق حدیث مبارکہ:

شعب الایمان میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دوپہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے تو گویا اس نے شب قدر میں پڑھیں اور دو مسلمان مصافحہ کریں تو کوئی گناہ باقی نہ رہے گا مگر جھڑ جائے گا۔

معانقہ سے متعلق حدیث مبارکہ:

ابوداؤد اور بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے عامر شعبی رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا اور ان سے معانقہ فرمایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

بوسہ سے متعلق حدیث مبارکہ:

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں، تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اور بوسہ دیتے تھے۔

قیام سے متعلق حدیث مبارکہ:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو یہ چاہے کہ

لوگ میری تعظیم کے لیے کھڑے ہوں، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔

(ب) اقسام بوسہ:

بوسہ کی چھ قسمیں ہیں:

۱-بوسہ رحمت، ۲-بوسہ شفقت، ۳-بوسہ محبت

۴-بوسہ تحیت، ۵-بوسہ شہوت، ۶-بوسہ دیانت

وضاحت:

بوسہ رحمت جیسے والدین کو بوسہ دینا، بوسہ شفقت جیسے اولاد کا والدین کو بوسہ دینا، بوسہ محبت جیسے بھائی کی پیشانی کو بوسہ دینا، بوسہ تحیت جیسے ملاقات کے وقت ایک مسلم کا دوسرے مسلم کو بوسہ دینا، بوسہ شہوت جیسے مرد کا عورت کو بوسہ دینا اور بوسہ دیانت جیسے حجراسود کو بوسہ دینا۔

سوال نمبر 2:-(الف) پیتل اور دیگر دھاتوں کی انگوٹھی کا شرعی حکم اور حدیث تحریر کریں؟

(ب) تحریر کریں کہ مہمان کے لیے کون سی چار باتیں ضروری ہیں؟ نیز مہمان نوازی کی فضیلت میں حدیث سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) پیتل اور دیگر دھاتوں کی انگوٹھی کا شرعی حکم:

پیتل اور دیگر دھاتوں کی انگوٹھی پہننا مرد وعورت دونوں کے لیے ناجائز وحرام ہیں۔فرق صرف یہ ہے کہ عورت سونا پہن سکتی ہے اور مرد نہیں پہن سکتا۔

حدیث مبارکہ:

حدیث مبارکہ میں ہے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے پیتل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔آپ نے فرمایا: کیا بات ہے تم سے بت کی بو آتی ہے؟ انہوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی۔ پھر دوسرے دن لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوا، فرمایا: کیا بات ہے کہ تم پر جہنمیوں کا زیور دیکھتا ہوں؟ انہوں نے اس کو بھی اُتار دیا اور دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا: چاندی کی، وہ بھی ایک مثقال سے کم ہو۔

(ب) مہمان کے لیے ضروری باتیں:

مہمان کے لیے چار باتیں ضروری ہیں:

۱-جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ ۲-جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو۔ ۳-بغیر میزبان کی اجازت کے وہاں سے نہ اُٹھے۔ ۴-وقت رخصت میزبان کے حق میں دعائے خیر کرے۔

مہمان نوازی کی فضیلت حدیث مبارکہ کی روشنی میں:

حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو، وہ مہمان کا اکرام کرے۔ ایک رات اس کا جائز حق ہے اور تین دن کے بعد صدقہ ہے۔ مہمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ اس کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اسے حرج میں ڈال دے۔

سوال نمبر 3:-(الف) خبر کے معتبر ہونے کے مقامات بہار شریعت کی روشنی میں لکھ کر اس سلسلہ میں قرآنی آیت مع ترجمہ لکھیں؟

(ب) "ایاکم وزی الاعاجم" کی تشریح و توضیح کرکے ریشم کے استعمال میں مرد و عورت کا فرق تحریر کریں؟

جواب: (الف) خبر کے معتبر ہونے کے مقامات:

1-معاملات میں کافر کی خبر معتبر ہے اگرچہ حلت و حرمت دیانات میں سے ہے۔

2-فاسق، غلام اور بچہ کے ہدیہ کے متعلق خبر معتبر ہے۔

3-کافر یا فاسق نے خبر دی کہ میں فلاں شخص کا اس چیز کے بیچنے میں وکیل ہوں، تو اس کی خبر کا اعتبار کیا جاسکتا ہے۔

4-پانی سے متعلق کوئی مسلم عادل خبر دے کہ وہ نجس ہے، تو اس سے وضو نہ کرے یعنی مسلم عادل کی خبر معتبر ہوگی۔ اگر کوئی فاسق یا مستور خبر دے تو تحری کرے۔

(ب) "ایاکم وزی الاعاجم" کی تشریح و توضیح:

"ایاکم وزی الاعاجم" (عجمیوں کے بھیس سے بچو) اس زمانہ میں بہت سے مسلمان پاجامہ کی بجائے جانگیا پہننے لگے ہیں۔ ان کے ناجائز ہونے میں کیا کلام کہ گھٹنے کا کھلا ہونا حرام ہے۔ بہت سے امور ہیں جنہوں نے اس چیز کی قباحت میں مزید اضافہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے کہ وہ کفار کی تقلید اور وضع قطع سے بچیں یعنی ان جیسی وضع قطع نہ بنالیں۔

ریشم کے استعمال میں مرد و عورت کا فرق:

ریشم کے کپڑے مرد کے لیے حرام ہیں، جبکہ عورت کے لیے ریشم پہننا جائز ہے۔ اگر تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت تو مرد کے لیے ہر موقع پر جائز ہے لیکن اگر تانا سوت کا ہو اور بانا ریشم تو لڑائی کے موقع پر پہننا مرد کو جائز ہے۔ جبکہ عورت خالص ریشم پہن سکتی ہے، جس میں سوت کی آمیزش نہ ہو۔

ت تقلید پر ایک آیت اور ایک حدیث:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ (اے
تم اطاعت کرو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی جو تم سے صاحب حکم ہیں)

:عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من
ـر علم كان اثمه علی من افتاه ۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول
للہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا، تو اس کا گناہ فتویٰ پوچھنے والے پر ہے)

نمبر 6:- (الف) قرأت خلف الامام کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے تین آثار تحریر

) ترجیع کسے کہتے ہیں؟ اذان میں ترجیع نہ ہونے کی دلیل دیں؟

(الف) قرأت خلف الامام سے متعلق آثار صحابہ:

یک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے حلف لیا کہ ہم امام کی اقتداء میں
ں کریں گے۔

حضرت عبداللہ بن ابویعلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت
سے منع فرماتے تھے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جس نے امام کے پیچھے قرأت کی
نہیں ہوئی۔

ترجیع کی تعریف:

تین کو پہلے دو مرتبہ آہستہ کہنا اور پھر بلند آواز سے ان کا اعادہ کرنا' ترجیع کہلاتا ہے۔

ن میں ترجیع نہ ہونے کی دلیل: شرح معانی الآثار میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ
ماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو آسمان سے اترتے دیکھا، اس پر
ڑے یا دو سبز چادریں تھیں، وہ دیوار پر کھڑا ہوا پھر اس نے پکارا: اللہ اکبر اللہ اکبر۔ حضرت
بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کا اس طرح ذکر کیا جس طرح ابومحذورہ نے کیا تھا' البتہ ترجیع کا
ں کیا۔ اس حدیث مبارکہ میں لم یذکر الترجیع کے الفاظ آئے ہیں' جو اس بات کا واضح ترین
ہیں کہ اذان میں ترجیع نہیں ہے' لہٰذا اذان کے تمام کلمات کو ایک ہی انداز میں کہنا درست ہے۔

☆☆☆

(ب) ثبوت تقلید پر ایک آیت اور ایک حدیث:

آیت: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْۚ (اے ایمان والو! تم اطاعت کرو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی جو تم سے صاحب حکم ہیں)

حدیث: عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من افتی بغیر علم کان اثمه علی من افتاه . (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا، تو اس کا گناہ فتویٰ پوچھنے والے پر ہے)

سوال نمبر 6:- (الف) قرأت خلف الامام کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے تین آثار تحریر کریں؟

(ب) ترجیع کسے کہتے ہیں؟ اذان میں ترجیع نہ ہونے کی دلیل دیں؟

جواب: (الف) قرأت خلف الامام سے متعلق آثار صحابہ:

1- ایک صحابی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے حلف لیا کہ ہم امام کی اقتداء میں قرأت نہیں کریں گے۔

2- حضرت عبداللہ بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع فرماتے تھے۔

3- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

(ب) ترجیع کی تعریف:

شہادتین کو پہلے دو مرتبہ آہستہ کہنا اور پھر بلند آواز سے ان کا اعادہ کرنا ترجیع کہلاتا ہے۔

اذان میں ترجیع نہ ہونے کی دلیل: شرح معانی الآثار میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو آسمان سے اترتے دیکھا، اس پر دو سبز کپڑے یا دو سبز چادریں تھیں، وہ دیوار پر کھڑا ہوا پھر اس نے پکارا: اللہ اکبر اللہ اکبر۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کا اس طرح ذکر کیا جس طرح ابو محذورہ نے کیا تھا البتہ ترجیع کا ذکر نہیں کیا۔ اس حدیث مبارکہ میں لم یذکر الترجیع کے الفاظ آئے ہیں جو اس بات کا واضح ترین ثبوت ہیں کہ اذان میں ترجیع نہیں ہے لہٰذا اذان کے تمام کلمات کو ایک ہی انداز میں کہنا درست ہے۔

☆☆☆

حصہ دوم.....فقہ حنفی اور حدیث رسول

سوال نمبر 4:- (الف) کن وجوہ کی بناء پر حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے؟ کوئی سے تین اسباب تفصیل سے لکھیں؟

(ب) امام نووی کے نزدیک بدعت کی پانچ قسمیں کون کون سی ہیں؟

جواب: (الف) حدیث ضعیف کے قوی ہونے کی وجوہ:

جن وجوہ کی بناء پر حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے، ان میں سے تین اسباب یہ ہیں:

(1) اہل علم کے عمل سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے مثلاً حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: والعمل علی هذا عند اهل العلم (اس روایت پر اہل علم کا عمل ہے)

(2) جب کوئی مجتہد کسی ضعیف حدیث سے استدلال کرے تو وہ قوی بن جاتی ہے، جس طرح فقہاء نے اپنی تصانیف میں اس کی تصریح کی ہے۔

(3) جب اولیاء، صالحین اور صوفیاء کسی روایت کو معمول بہ بنائیں تو وہ قوی ہو جاتی ہے مثلاً صلوٰۃ تسبیح ضعیف روایت سے ثابت ہے۔

(ب) امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدعت کی اقسام:

اس بناء پر حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اور دوسرے بہت سے آئمہ نے بدعت کی پانچ اقسام بیان کی ہیں:

(۱) بدعت واجبہ (۲) بدعت مندوبہ (۳) بدعت مباحہ (۴) بدعت مکروہہ (۵) بدعت حرام۔

سوال نمبر 5:- (الف) ترک رفع یدین سے متعلق تین دلائل تحریر کریں؟

(ب) ثبوت تقلید پر قرآن وحدیث سے ایک ایک دلیل پیش کریں؟

جواب: (الف) ترک رفع یدین سے متعلق دلائل:

1- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز ادا کی، ان سب نے تکبیر اولیٰ کے علاوہ اپنے ہاتھوں کو بلند نہیں کیا۔

2- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز شروع کی، تو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے، پھر نماز سے فارغ ہونے تک دونوں ہاتھوں کو نہیں اُٹھایا۔

3- حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر اولیٰ کے وقت ہاتھ بلند کرتے، پھر کسی اور مقام پر ہاتھ بلند نہ فرماتے۔

(ب) ثبوت تقلید پر ایک آیت اور ایک حدیث:

آیت: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ج (اے ایمان والو! تم اطاعت کرو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی جو تم سے صاحب حکم ہیں)

حدیث: عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من افتی بغیر علم کان اثمه علی من افتاه ۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا، تو اس کا گناہ فتویٰ پوچھنے والے پر ہے)

سوال نمبر 6:- (الف) قرأت خلف الامام کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے تین آثار تحریر کریں؟

(ب) ترجیع کسے کہتے ہیں؟ اذان میں ترجیع نہ ہونے کی دلیل دیں؟

جواب: (الف) قرأت خلف الامام سے متعلق آثار صحابہ:

1- ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے حلف لیا کہ ہم امام کی اقتداء میں قرأت نہیں کریں گے۔

2- حضرت عبداللہ بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع فرماتے تھے۔

3- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

(ب) ترجیع کی تعریف:

شہادتین کو پہلے دو مرتبہ آہستہ کہنا اور پھر بلند آواز سے ان کا اعادہ کرنا ترجیع کہلاتا ہے۔

اذان میں ترجیع نہ ہونے کی دلیل: شرح معانی الآثار میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو آسمان سے اترتے دیکھا اس پر دو سبز کپڑے یا دو سبز چادریں تھیں، وہ دیوار پر کھڑا ہوا پھر اس نے پکارا: اللہ اکبر اللہ اکبر۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کا اس طرح ذکر کیا جس طرح ابو محذورہ نے کیا تھا' البتہ ترجیع کا ذکر نہیں کیا۔ اس حدیث مبارکہ میں لم یذکر الترجیع کے الفاظ آئے ہیں' جو اس بات کا واضح ترین ثبوت ہیں کہ اذان میں ترجیع نہیں ہے' لہٰذا اذان کے تمام کلمات کو ایک ہی انداز میں کہنا درست ہے۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النھائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اھل السنة) باکستان

الشهادة العالية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الرابعة: أصول الفقه

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر1:- اَلْوَاجِبُ عَلَى الْمُجْتَهِدِ طَلَبُ حُكْمِ الْحَادِثَةِ مِنْ كِتَابِ اللهِ ثُمَّ مِنْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَرِيْحِ النَّصِّ اَوْ دَلَالَتِهٖ عَلٰى مَا مَرَّ ذِكْرُهٗ فَاِنَّهٗ لَا سَبِيْلَ اِلَى الْعَمَلِ بِالرَّاْيِ مَعَ اِمْكَانِ الْعَمَلِ بِالنَّصِّ وَلِهٰذَا اِذَا اشْتَبَهَتْ عَلَيْهِ الْقِبْلَةُ فَاَخْبَرَهٗ وَاحِدٌ عَنْهَا لَا يَجُوْزُ لَهُ التَّحَرِّيْ.

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

(ب) شبہ فی المحل اور شبہ فی الظن کی تعریفات لکھ کر ایک ایک مثال سے وضاحت کریں؟ (۷+۷=۱۴)

سوال نمبر2:- ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ نَوْعٌ مِنَ الْاِجْمَاعِ وَهُوَ عَدَمُ الْقَائِلِ بِالْفَصْلِ وَذٰلِكَ نَوْعَانِ اَحَدُهُمَا مَا اِذَا كَانَ مَنْشَاءُ الْخِلَافِ فِي الْفَصْلَيْنِ وَاحِدًا وَالثَّانِيْ مَا اِذَا كَانَ الْمَنْشَا مُخْتَلِفًا وَالْاَوَّلُ حُجَّةٌ وَالثَّانِيْ لَيْسَ بِحُجَّةٍ.

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

(ب) عدم القائل بالفصل کی دونوں اقسام کی ایک ایک مثال تحریر کریں؟ (۶+۷=۱۳)

سوال نمبر 3:- (الف) قیاس کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ لکھیں نیز قیاس شرعی کی تعریف تحریر کریں؟ (۳+۳+۳=۹)

(ب) قیاس کے صحیح ہونے کی کوئی سی تین شرطیں امثلہ کے ساتھ لکھیں؟ (۸×۳=۲۴)

سوال نمبر4:- ثم بعد ذلك نقول القياس على نوعين احدهما أن يكون الحكم المعدى من نوع الحكم الثابت فی الأصل والثانی أن يكون من جنسه.

(الف) مذکورہ عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز دونوں قسموں کی ایک ایک مثال لکھیں؟ (۱۱+۵+۵=۲۱)

(ب) القول بموجب العلة کی تعریف کریں نیز مثال سے اس کی وضاحت کریں؟ (۴+۸=۱۲)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

چوتھا پرچہ: اصول فقہ

سوال نمبر 1:- الواجب علی المجتهد طلب حکم الحادثة من کتاب الله ثم من سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم بصریح النص او دلالته علی مامر ذکره فانه لاسبیل الی العمل بالرأی مع امکان العمل بالنص ولهذا اذا اشتبهت علیه القبلة فاخبره واحد عنها لایجوز له التحری ۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) شبہ فی المحل اور شبہ فی الظن کی تعریفات لکھ کر ایک ایک مثال سے وضاحت کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: واجب ہے مجتہد پر کہ وہ نئے پیدا ہونے والے مسئلہ کا حکم کتاب اللہ، پھر سنت رسول اللہ سے ڈھونڈے/تلاش کرے۔ صریح عبارت یا اس کے دلائل سے جیسے گزر چکا ہے، کیونکہ جب نص پر عمل ممکن ہو تو نہیں راستہ رائے (قیاس) کی طرف جانے کا، اس لیے اگر کسی شخص پر قبلہ مشتبہ ہو جائے اور کوئی اسے اس کے بارے میں خبر دے، تو اس کے لیے غور و فکر کرنا جائز نہیں۔

(ب) شبہ فی المحل:

یہ ہے کہ دلیل شرعی جو حلت اور حرمت کے منافی ہو، پائی جائے لیکن کسی مانع کی وجہ سے حکم متخلف رہے۔

مثال: جب کوئی شخص اپنے بیٹے کی لونڈی سے وطی کرے، تو اس پر حد واجب نہ ہوگی۔ اگرچہ وہ کہے میں جانتا ہوں کہ یہ مجھ پر حرام ہے۔ اس سے بچے کا نسب ثابت ہوگا، کیونکہ بیٹے کے مال میں ملکیت کا شبہ نص سے ثابت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔" لہٰذا حرام و حلال سے متعلق گمان کا اعتبار ساقط ہو گیا۔

شبہ فی الظن:

یہ ہے کہ انسان اس کا گمان کرے جس کا تعلق دلیل حرمت و حلت سے نہ ہو۔

مثال: اگر بیٹا اپنے باپ کی لونڈی سے وطی کرے، تو حلال وحرام ہونے کے سلسلہ میں اس کے گمان کا اعتبار کیا جائے یعنی اگر بیٹے نے کہا: میں جانتا تھا کہ یہ مجھ پر حرام ہے، تو اس پر حد واجب ہوگی اور اگر کہے کہ حلال ہے، تو حد واجب نہ ہوگی، کیونکہ باپ کے مال میں ملک نص سے ثابت نہیں۔ لہٰذا رائے کا اعتبار کیا جائے گا۔

سوال نمبر2:- ثم بعد ذلك نوع من الاجماع وهو عدم القائل بالفصل وذلك نوعان احدهما ما اذا كان منشاء الخلاف فی الفصلين واحد او الثانی ما اذا كان المنشاء مختلفا والاول حجة والثانی ليس بحجة .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عدم القائل بالفصل کی دونوں اقسام کی ایک ایک مثال تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: پھر اس کے بعد اجماع کی ایک اور قسم ہے اور وہ عدم القائل بالفصل ہے، اس کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ دونوں مسائل کا منشاء ایک ہو اور دوسرا یہ ہے کہ دو مسائل کا منشاء ایک نہ ہو۔ پہلی قسم (جس میں دونوں مسئلوں کے منشاء میں اختلاف ایک ہو) حجت بن سکتی ہے اور دوسری قسم (دونوں کا منشاء اختلاف الگ ہو) حجت نہیں بن سکتی۔

(ب) پہلی قسم کی مثال:

قربانی کے دن روزہ رکھنا صحیح ہے اور بیع فاسد سے ملک ثابت ہو جاتی ہے۔ اب ان دونوں مسئلوں میں خلاف کا منشاء ایک ہے۔ لہٰذا یہ حجت بن سکتا ہے۔

دوسری قسم کی مثال:

جیسے قے ناقض وضو ہے اور عورت کو ہاتھ لگانا ناقض وضو ہے۔ ان دونوں میں خلاف کا منشاء ایک نہیں بلکہ مختلف ہے، لہٰذا یہ حجت نہیں بن سکتی۔

سوال نمبر3:- (الف) قیاس کا لغوی اور اصطلاحی معنی لکھیں نیز قیاس شرعی کی تعریف تحریر کریں؟

(ب) قیاس کے صحیح ہونے کی کوئی سی تین شرطیں امثلہ کے ساتھ لکھیں؟

جواب: (الف) قیاس کا لغوی معنی: قیاس کا لغوی معنی ہے: "اندازہ لگانا"

اصطلاحی معنی: کسی حکم کو اصل سے فرع کی طرف منتقل کرنا، ایسی علت کی وجہ سے جو دونوں میں مشترک اور موجود ہو۔

قیاس شرعی کی تعریف: قیاس شرعی ایک شرعی دلیل ہے، تو اس پر عمل واجب ہوگا بشرطیکہ اس کے خلاف

کوئی دلیل موجود نہ ہو۔

(ب) صحت قیاس کی شرائط:

1۔نص کے مقابلے میں نہ ہو۔

2۔اس سے نص کے حکم میں کوئی تبدیلی نہ آئے۔

3۔فرع سے متعلق کوئی نص موجود نہ ہو۔

پہلی شرط کی مثال: جیسے حضرت حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حالت نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

دوسری شرط کی مثال: جیسے حدیث مبارکہ کی روشنی میں کہا جائے: ''طواف نماز ہے''۔لہٰذا اس کے لیے وضو اور ستر عورت شرط ہوگا۔تو یہ ایسا قیاس ہے، جو طواف سے متعلق نص کو مطلق سے مقید بناتا ہے۔لہٰذا درست نہیں ہوگا۔

تیسری شرط کی مثال: جیسے اگر کوئی شخص کفارہ قتل پر قیاس کرتے ہوئے قسم اور ظہار کے کفارہ میں کافر غلام کو آزاد کرنا جائز نہیں کہے تو یہ قیاس غلط ہے، کیونکہ کفارہ قتل پر قیاس کرنے کی وجہ سے دوسری نص کا ابطال لازم آئے گا۔

سوال نمبر 4:۔ثم بعد ذلك نقول القياس على نوعين احدهما ان يكون الحكم المعدى من نوع الحكم الثابت في الأصل والثاني ان يكون من جنسه .

(الف) مذکورہ عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز دونوں قسموں کی ایک ایک مثال لکھیں؟

(ب) القول بموجب العلة کی تعریف کریں نیز مثال سے اس کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: پھر اس کے بعد ہم کہتے ہیں کہ قیاس کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ حکم جسے متعدی کیا جارہا ہو، وہ اس حکم کی نوع سے ہو جو اصل سے ثابت ہورہا ہے اور دوسری وہ اس کی جنس سے ہو۔

پہلی قسم کی مثال: جیسے گھر میں بکثرت آنا جانا بلی کے جوٹھے کی نجاست کو ساقط کرنے کی علت ہے۔ لہٰذا اسی علت کی بنیاد پر گھروں میں موجود دیگر حشرات الارض کا جوٹھا بھی ناپاک نہ ہوگا۔یہاں جنس اصل اور فرع دونوں میں یکساں ہے۔

دوسری قسم کی مثال: جیسے چھوٹی بچی کے مال میں باپ کو ولایت کا اختیار دیا گیا، کیونکہ وہ اپنے ذاتی معاملات میں تصرف سے عاجز ہے۔لہٰذا اس کے نفس میں تصرف کا اختیار بھی اس کے باپ کو ہوگا۔یہاں عجز جو علت بنی وہ جان و مال دونوں سے متعلق ہونے کی وجہ سے عام ہے۔

(ب) القول بموجب العلة:

اس سے مراد وصف کو بطور علت تسلیم کرنا لیکن معلول کو نہ مانا جائے۔ بلکہ معترض کسی دوسرے حکم کو اس کا معلول قرار دے۔

وضاحت:

جیسے وضو کے سلسلہ میں کہنیوں کی حد (غایت) ہوتی ہے۔ پس وہ دھونے کے حکم میں داخل نہ ہوگی، کیونکہ حد مغیا میں داخل نہیں ہوتی، ہم کہتے ہیں کہ کہنی حد ہے اور حد ساقط ہے۔ لہٰذا وہ ساقط کے حکم میں داخل نہیں ہوگی، کیونکہ حد، حدود میں داخل نہیں ہوتی۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الخامسة: علم الميراث

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:-(الف) ترکہ سے متعلق حقوق کتنے اور کون کونسے ہیں؟ تفصیل سے لکھیں؟ ۱۵

(ب) عصبہ کی تعریف لکھیں نیز بتائیے عصبات سببیہ کتنے اور کون سے ہیں؟ ۱۵

سوال نمبر 2:-(الف) موانع ارث کتنے اور کون کونسے ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کریں؟ ۲۰

(ب) فروض مقدرہ کتنے اور کون کونسے ہیں؟ نیز تضعیف وتنصیف کی وضاحت کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:-(الف) ماں اور بہن کے احوال کتنے اور کون کونسے ہیں؟ تحریر کریں؟ ۲۰

(ب) تباین وتوافق سے کیا مراد ہے؟ ہر ایک کی تعریف کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 4:-درج ذیل میں سے کوئی سے چار مسائل حل کریں؟ ۱۰×۴=۴۰

(۱) بیٹی	چچا	
(۲) نانی	دادا	
(۳) بیوی	ماں	دادا
(۴) دادی	نانی	چچا
(۵) باپ	ماں	دو بھائی
(۶) ماں	باپ	دو بیٹیاں

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

پانچواں پرچہ: علم المیراث

سوال نمبر 1:-(الف) ترکہ سے متعلق حقوق کتنے اور کون کونسے ہیں؟ تفصیل سے لکھیں؟

(ب) عصبہ کی تعریف لکھیں نیز بتائیے عصبات سببیہ کتنے اور کون سے ہیں؟

جواب: (الف) ترکہ سے متعلق حقوق:

میت کے اموال وترکہ سے بالترتیب چار حقوق متعلق ہیں:

۱- تجہیز وتکفین: ترکہ سے متعلق پہلا حق تجہیز وتکفین ہے، جس کا میت کے مال سے بغیر کنجوسی اور اسراف سے انتظام کیا جائے گا۔

۲- قضائے دین: ترکہ سے متعلق دوسرا حق قضائے دین ہے یعنی تجہیز وتکفین کے بعد جو مال بچ جاتا ہے، اس سے میت کے قرضہ کی ادائیگی کی جائے گی۔

۳- وصیت: ترکہ سے متعلق تیسرا حق وصیت ہے یعنی اگر میت نے اپنی زندگی میں کوئی وصیت کی ہو تو جو مال بچ جائے گا اس کے تہائی حصہ سے اس کی وصیت پوری کی جائے گی۔

۴- تقسیم میراث: ترکہ سے متعلق چوتھا حق تقسیم میراث ہے۔ پھر باقی مال ورثاء میں قرآن وسنت اور اجماع کے طریقے سے تقسیم کیا جائے گا۔

(ب) عصبہ کی تعریف:

عصبہ ہر وہ شخص ہے جو اصحاب الفرائض سے بچا ہوا مال حاصل کرے اور ان کی عدم موجودگی میں جمیع مال حاصل کرے۔

عصبہ سببیہ کی تعداد:

عصبہ سببیہ کی دو قسمیں ہیں:

۱- مولی العتاقة۔

۲- مولی الموالاة۔

سوال نمبر 2:- (الف) موانع ارث کتنے اور کون کونسے ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کریں؟

(ب) فروض مقدرہ کتنے اور کون کونسے ہیں؟ نیز تضعیف وتنصیف کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) موانع ارث:

موانع ارث سے مراد وہ صورتیں ہیں جن میں ورثاء ترکہ سے حقدار بننے سے محروم رہتے ہیں۔ موانع ارث پانچ ہیں جو درج ذیل ہیں:

(1) اختلاف دین: ایک آدمی مسلمان ہے اور دوسرا کافر ہے، تو دونوں کا دین مختلف ہونے کی وجہ سے دونوں ایک دوسرے کے ترکہ سے محروم رہیں گے۔

(2) قتل: ایک آدمی دوسرے کو قتل کردے اور ورثاء میں قاتل شامل ہو، تو وہ ترکہ سے حصہ حاصل کرنے

میں محروم رہے گا۔

(3) اندھی موت: کچھ لوگ دیوار کے نیچے آ کر ہلاک ہو گئے یا پانی میں ڈوب کر مر گئے لیکن علم نہیں ہے کہ پہلے کون مرا اور بعد میں کون ہلاک ہوا، تو یہ سب باہم وارث بننے سے محروم رہیں گے۔

(4) مرتد: ورثاء میت میں سے کوئی مرتد ہو جائے (معاذ اللہ) تو وہ وراثت سے محروم رہے گا۔

(5) اختلاف دارین: دو شخص مختلف ممالک کے باشندے ہوں تو دونوں باہم ترکہ سے محروم رہیں گے، یہ مانع غیر مسلم لوگوں کے لیے ہے۔ البتہ اختلاف ممالک کے باوجود دو مسلمان باہم ترکہ کے حق دار قرار پائیں گے۔

(ب) فروض مقدرہ:

کتاب اللہ میں فروض مقدرہ چھ ہیں: نصف، ربع، ثمن، ثلثان، ثلث اور سدس۔

تضعیف:

اس کا مطلب ہے کہ اگر ایک کو ڈبل کریں تو اس سے اگلے والا حاصل ہو جائے جیسے نوع اوّل میں ثمن کو ڈبل کرنے سے ربع اور ربع کو ڈبل کرنے سے نصف ہو گا۔ اس طرح نوع ثانی میں سدس کو ڈبل کرنے سے ثلث اور ثلث کو ڈبل کرنے سے ثلثان حاصل ہو گا۔

تنصیف:

اس کا مطلب ہے کہ اگر ایک کو نصف کریں، تو اگلا حاصل ہو جائے جیسے پہلی نوع میں نصف کو نصف کرنے سے ربع اور ربع کو نصف کرنے سے ثمن حاصل ہو گا۔ اسی طرح نوع ثانی میں ثلثان کو نصف کرنے سے ثلث اور ثلث کو نصف کرنے سے سدس حاصل ہو گا۔

سوال نمبر 3:- (الف) ماں اور بہن کے احوال کتنے اور کون کونسے ہیں؟ تحریر کریں؟

(ب) تباین وتوافق سے کیا مراد ہے؟ ہر ایک کی تعریف کریں؟

جواب: (الف) ماں کے احوال:

ماں کی تین حالتیں ہیں:

1- سدس: جب میت کے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی یعنی اولاد موجود ہو۔

2- ثلث: جب میت کا والد اور زوجین میں سے کوئی ایک بیک وقت موجود نہ ہو۔

3- ثلث ماقی: یہ کہ زوجین میں سے کوئی ایک موجود ہو۔

بہن کے احوال:

بہن کی پانچ حالتیں ہیں:

(الف) نصف (½): جب میت کی صرف ایک سگی بہن اور کوئی بہن، بیٹی اور بیٹا موجود نہ ہو۔

(ب) ثلثان (2/3): جب میت کی متعدد سگی بہنیں ہوں۔

(ج) عصبہ بالغیر: فقط میت کا سگا بھائی موجود ہو۔

اس صورت میں میت کے بھائی کو دو گنا اور بہن کو اکہرا حصہ ملے گا۔

(د) عصبہ مع الغیر: جب میت کی بیٹی اور پوتی موجود ہو، اس حالت میں بیٹی یا پوتی کا حصہ نکال کر باقی ماندہ جائیداد میت کی بہن کو عصبہ مع الغیر قرار دیتے ہوئے سپرد کر دی جائے گی۔

(ھ) محجوب: یہ کہ حواجب میں سے کوئی حاجب پایا جائے۔

(ب) تباین:

جب دو عدد چھوٹے بڑے ہوں اور بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم نہ ہو اور کوئی تیسرا عدد بھی ان کو پورا پورا تقسیم نہ کر سکے جیسے 3 اور 5، 7 اور 11 وغیرہ۔

توافق:

جب دو عدد چھوٹے بڑے ہوں اور بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم نہ ہو بلکہ کوئی تیسرا عدد ان کو پورا پورا تقسیم کر دے جیسے 6 اور 9، 12 اور 16 وغیرہ۔

سوال نمبر 4:- درج ذیل مسائل حل کریں۔

(۱) بیٹی	چچا	
(۲) نانی	دادا	
(۳) بیوی	ماں	دادا
(۴) دادی	نانی	چچا
(۵) باپ	ماں	دو بھائی
(۶) ماں	باپ	دو بیٹیاں

جواب: (i) مسئلہ نمبر 2

میـــــــــــــــــــــــــت

بیٹی	چچا
½	عصبہ
1	1

(ii) مسئلہ نمبر 6

میت

نانی	دادا
1/6	عصبہ
1	5

(iii) مسئلہ نمبر 12

میت

بیوی	ماں	دادا
¼	1/3	عصبہ
3	4	5

(iv) مسئلہ نمبر 12=2x6

میت

دادی	نانی	چچا
1/6		عصبہ
1		5
2		10

(v) مسئلہ نمبر 6

میت

باپ	ماں	دو بھائی
عصبہ	1/6	X
5	1	X

(vi) مسئلہ نمبر 6

میت

ماں	باپ	دو بیٹیاں
1/6	1/6+عصبہ	2/3
1	1	4

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظيم المدارس (اهل السنة) پاکستان

الشهادة العالية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة السادسة: البلاغة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1:-(الف) تنافر، ضعف تالیف اور تعقید کی تعریف و مثال تحریر کریں؟ ۸×۳=۲۴

(ب) مقام اور اعتبار مناسب کی تعریف کر کے مثال لکھیں؟ ۱۰

سوال نمبر 2:-(الف) "اضرب الخبر" پر دروس البلاغۃ کی روشنی میں تفصیلی بحث کریں؟ ۲۰

(ب) "امر معنی اصلی کے علاوہ اور معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے" کوئی سے دو معانی مع امثلہ سپرد قلم کریں؟ ۱۳

سوال نمبر 3:-(الف) تشبیہ کی تعریف کر کے ارکان تشبیہ تحریر کریں؟ ۱۰+۸=۱۸

(ب) دواعی حذف میں سے کوئی سے تین مثالوں سے واضح کریں؟ ۵×۳=۱۵

سوال نمبر 4:-(الف) استفہام کی تعریف کریں نیز ادوات استفہام میں سے کوئی سے دو کا استعمال واضح کریں؟ ۱۰+۸=۱۸

(ب) قصر کی تعریف کر کے اس کی اقسام تحریر کریں؟ ۸+۷=۱۵

سوال نمبر 5:-فمن الدواعي التشويق إلى المتأخر إذا كان المتقدم مشعرا بغرابة وتعجيل المسرة أو المساءة .

(الف) ترجمہ کریں نیز ہر دو، دواعی کی مثال لکھیں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) ادوات تمنی مع امثلہ سپرد قلم کریں؟ ۱۳

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1:۔(الف) تنافر، ضعف تالیف اور تعقید کی تعریف و مثال تحریر کریں؟

(ب) مقام اور اعتبار مناسب کی تعریف کر کے مثال لکھیں؟

جواب: (الف) تنافر:

تنافر اس وصف کو کہتے ہیں جو کلمہ یا کلام کو زبان پر ثقیل بنا دے اور اس کی ادائیگی مشکل ہو جائے جیسے مُسْتَشْزِرٌ۔

ضعف تالیف:

کلام کا کسی نحوی قاعدہ کے موافق نہ ہونا ضعف تالیف کہلاتا ہے جیسے لفظاً یا رتبۃً کے لحاظ سے اضمار قبل الذکر ہو جانا۔

شاعر کا قول:

جزی بنوہ ابا الغیلان عن کبر
وحسن فعل کما یجزی سنمار

تعقید:

کلام کے مرادی معنیٰ پر اس کی دلالت کچھ مخفی اور پوشیدہ ہو جیسے

نشر الملك السنته فی المدینة۔

(ب) مقام:

ایسی بات جو متکلم کو خاص صورت میں کلام لانے پر مجبور کرتی ہے جیسے مخاطب منکر ہو تو متکلم تاکیدی کلام کرتا ہے۔

اعتبار مناسب:

یہ اس مخصوص صورت کو کہتے ہیں جس کے مطابق عبارت لائی جاتی ہے، اسے مقتضیٰ بھی کہتے ہیں اور اعتبار مناسب بھی۔

مثال: تعریف ایک حالت ہے جو طویل کلام کا تقاضا کرتی ہے اور مخاطب کا سمجھدار ہونا ایک حال ہے

جو کلام کے مختصر ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ پس مدح اور تعریف دونوں حال ہیں اور طوالت واختصار کے مقتضی ہیں۔ کلام کو طوالت اور اختصار کی صورت میں لانا مقتضائے حال کی مطابقت ہے۔

سوال نمبر 2:۔(الف) "اضرب الخبر" پر دروس البلاغۃ کی روشنی میں تفصیلی بحث کریں؟

(ب) "امر معنی اصلی کے علاوہ اور معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے" کوئی سے دو معانی مع امثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) "اضرب الخبر" پر بحث:

جب کسی چیز کے بارے خبر دینے سے مقصود مخاطب کو کوئی فائدہ دینا ہوتا ہے، تو اب خبر کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ جب مخاطب بالکل حکم سے خالی الذہن ہو، تو بغیر کسی تاکید کے اس کے ساتھ سادہ سا کلام کیا جائے گا جیسے اَخُوْكَ قَادِمٌ۔

۲۔ جب مخاطب کو اس خبر کے بارے کوئی شک ہو، تو اس خبر کے ساتھ کلام میں تاکید لانا پسندیدہ و بہتر ہے جیسے اِنَّ اَخَاكَ قَادِمٌ۔

۳۔ جب مخاطب اس خبر کا انکار کرتا ہو، تو اس کے انکار کے لحاظ سے ایک، دو یا اس سے بھی زائد دفعہ تاکید لانا واجب ہوتا ہے جیسے اِنَّ اَخَاكَ قَادِمٌ، اِنَّهٗ لَقَادِمٌ، وَاللهِ اِنَّهٗ لَقَادِمٌ۔

(ب) امر کی تعریف:

اپنے آپ کو بلند مرتبہ سمجھتے ہوئے دوسرے آدمی سے کسی کام کی طلب کو امر کہتے ہیں؟

امر کا دیگر معانی میں استعمال:

۱۔ دعا: امر دعا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے ارشاد گرامی ہے: رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ ۔ یعنی اے میرے رب! تو مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں۔

۲۔ التماس: جس طرح کوئی شخص اپنے جیسے آدمی سے کہے: اَعْطِنِی الْکِتَابَ یعنی تم مجھے کتاب دو۔

سوال نمبر 3:۔(الف) تشبیہ کی تعریف کر کے ارکان تشبیہ تحریر کریں؟

(ب) دواعی حذف میں سے کوئی سے تین مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: (الف) تشبیہ اور ارکان تشبیہ:

ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں کسی حرف کے ساتھ کسی غرض کے لیے ملانا، پہلی چیز کو مشبہ جبکہ دوسری چیز کو مشبہ بہ کہا جاتا ہے مثلاً اَلْعِلْمُ کَالنُّوْرِ فِی الْهِدَایَةِ (پیشوائی کرنے میں علم بھی روشنی کی مثل ہے)

ارکان تشبیہ چار ہیں جو درج ذیل ہیں: (1) مشبہ (2) مشبہ بہ (3) وجہ شبہ (4) اداۃ تشبیہ۔

(ب) دواعی حذف کرنے کی مثالیں:

دواعی حذف کرنے کی مثالیں درج ذیل ہیں:

1- سامع کی آزمائش کے لیے حذف کرنا: مثلاً نُوْرُهٗ مُسْتَفَادٌ مِّنَ الشَّمْسِ (اس کی روشنی سورج سے مستفاد ہے) یہاں نور قمر کی بجائے نُوْرُهٗ کہا، تا کہ معلوم ہو جائے کہ سامع کو اس بات کا علم ہے کہ کس چیز کے نور سے سورج کو روشنی حاصل ہوتی ہے، یا سامع کو معلوم نہیں ہے۔

2- عموم مراد لینے کے لیے اختصار کے پیش نظر حذف کرنا: مثلاً وَاللّٰهُ يَدْعُوْا إِلَى السَّلَامِ (یعنی اللہ تعالیٰ سلامتی کی طرف بلاتا ہے) یہاں یہ نہیں بتایا گیا کہ کس کو بلاتا ہے، تو معمول کو حذف کر کے اشارہ کیا کہ تمام بندوں کو بلاتا ہے (اس طرح یہ عموم ہے)

3- غیر مخاطب سے چھپانے کے لیے: حاضرین میں سے غیر مخاطب سے معاملہ کو پوشیدہ رکھنا جیسے علی کو بلانا ہو تو صرف اَقْبِلْ کہنا بجائے عَلِيٌّ اَقْبِلْ کے۔

سوال نمبر 4:- (الف) استفہام کی تعریف کریں نیز ادوات استفہام میں سے کوئی سے دو کا استعمال واضح کریں؟

(ب) قصر کی تعریف کر کے اس کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) استفہام:

کسی چیز سے متعلق علم کو طلب کرنا استفہام کہلاتا ہے۔

ادوام استفہام:

ا- كَيْفَ: یہ حال دریافت کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جیسے كَيْفَ اَنْتَ؟ آپ کا کیا حال ہے

۲- اَيْنَ: یہ مکان کے استفہام کے لیے آتا ہے جیسے اَيْنَ تَذْهَبُ؟ تم کہاں جاتے ہو؟

(ب) قصر:

ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ مخصوص طریقہ سے خاص کرنے کا نام قصر ہے۔

اقسام قصر:

قصر کی دو قسمیں ہیں:

ا- قصر حقیقی، ۲- قصر اضافی

سوال نمبر 5:- فمن الدواعي التشويق إلى المتأخر إذا كان المتقدم مشعرا بغرابة

وتعجيل المسرة أو المساءة .

(الف) ترجمہ کریں نیز ہر دو، دواعی کی مثال لکھیں؟

(ب) ادوات تمنی مع امثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: پس اس کے اسباب میں سے متاخر کی طرف شوق دلانا جب متقدم کسی عجیب و غریب کی طرف خبر دینے والا ہو اور اچھی یا بری خبر جلدی دینا۔

پہلی مثال:

وَالَّـــذِیْ حَــــارَتِ الْـــبَرِیَّةُ فِیْـــهِ
حِیْــوَانٌ مُسْــتَحْــدِثٌ مِــنْ جَــمَـــادِ

دوسری مثال:

الـــعـــفـــو عـــنك صـــدر بـــه الامـــر

(ب) ادوات تمنی مع امثلہ:

ادوات تمنی چار ہیں:

لَیْتَ: جیسے لَیْتَ لِیْ اَلْفَ دِیْنَارٍ

لَوْ: جیسے فَلَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّةً فَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ .

هَلْ: جیسے فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءِ فَیَشْفَعُوْا لَنَا .

لَعَلَّ: جیسے لَعَلَّ اللهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا .

☆☆☆

وتعجيل المسرة أو المساءة .

(الف) ترجمہ کریں نیز ہر دو، دو دو کی مثال لکھیں؟

(ب) ادوات تمنی مع امثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: پس اس کے اسباب میں سے متاخر کی طرف شوق دلانا جب متقدم کسی عجیب و غریب چیز کی طرف خبر دینے والا ہو اور اچھی یا بری خبر جلدی دینا۔

پہلی مثال:

وَالَّذِی حَارَتِ الْبَرِیَّةُ فِیهِ
حَیَوَانٌ مُسْتَحْدَثٌ مِنْ جَمَادِ

دوسری مثال:

العفو عنك صدر به الأمر

(ب) ادوات تمنی مع امثلہ

ادوات تمنی چار ہیں:

لَیْتَ: جیسے لَیْتَ لِیْ اَلْفَ دِیْنَارٍ .

لَوْ: جیسے فَلَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّةً فَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ .

هَلْ: جیسے فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَیَشْفَعُوْا لَنَا .

لَعَلَّ: جیسے لَعَلَّ اللهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا .

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الاولى: تفسير القرآن الكريم

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر۱: (وما كان لمومن ولا مومنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة) اى الاختيار (من امرهم) خلاف امر الله و رسوله (ومن يعص الله و رسوله فقد ضل ضلا لا مبينا) فزوجها النبى صلى الله عليه وسلم لزيد ثم وقع بصره عليها بعد حين فوقع فى نفسه حبها وفى نفس زيد كراهتها

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کا شان نزول تحریر کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ الخ۔ اگر جماع سے پہلے عورت کو طلاق دیدی تو اس کی عدت کتنی ہوگی؟ نیز یہ بتائیں کہ اس کو حق مہر ملے گا یا نہیں؟ تفصیلاً لکھیں؟ ۵+۹=۱۴

سوال نمبر۲: يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَقْرَبُ اِلٰى اَنْ يُعْرَفْنَ بِاَنَّهُنَّ حَرَائِرُ فَلَا يُؤْذِيْنَ بِالتَّعَرُّضِ لَهُنَّ بِخِلَافِ الْاِمَاءِ فَلَا يُغَطِّيْنَ وُجُوْهَهُنَّ فَكَانَ الْمُنَافِقُوْنَ يَتَعَرَّضُوْنَ لَهُنَّ وَكَانَ اللهُ غَفُوْرًا لِمَا سَلَفَ مِنْهُنَّ مِنْ تَرْكِ السَّتْرِ رَحِيْمًا

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) جلابیب کی تفسیر، تفسیر جلالین کی روشنی میں لکھیں؟ ۸

(ج) سورۃ الاحزاب مکی سورت ہے یا مدنی؟ ۵

سوال نمبر۳: وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

(الف) آیت مقدسہ کا ترجمہ کریں نیز آیت کا شان نزول لکھیں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) طائفتان تثنیہ ہے تو اس کے بعد اقتتلوا جمع کا صیغہ لانا کیسے درست ہو گیا؟ ۸

(ج) سورۂ حجرات میں غیبت کی برائی کس طرح بیان کی گئی ہے؟ ۵

سوال نمبر۴: (یایھا الذین امنوا لا تکونوا) مع نبیکم (کالذین آذوا موسی فبرا ہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا) ذا جاہ و مما اوذی بہ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم انہ قسم قسما فقال رجل ھذہ قسمۃ ما ارید بھا وجہ اللہ تعالیٰ فغضب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک وقال یرحم اللہ موسی لقد اوذی باکثر من ھذا فصبر ۔ رواہ البخاری

(الف) کلام اللہ وکلام مفسر کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟ ۱۵+۵=۲۰

(ب) لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کو کیا تکلیف پہنچائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس تکلیف سے کیسے بری فرمایا؟ ۶+۷=۱۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

پہلا پرچہ: تفسیر قرآن کریم

سوال نمبر۱: (وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ) ای الاختیار (من امرھم) خلاف امر اللہ و رسولہ (ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلا لا مبینا) فزوجھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لزید ثم وقع بصرہ علیھا بعد حین فوقع فی نفسہ حبھا وفی نفس زید کراھتھا

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کا شان نزول تحریر کریں؟

(ب) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَکَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ الخ ۔اگر جماع سے پہلے عورت کو طلاق دیدی تو اس کی عدت کتنی ہوگی؟ نیز یہ بتائیں کہ اس کو حق مہر ملے گا یا نہیں؟ تفصیلاً لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمہ عبارت:

(اور کسی مومن مرد اور کسی مومنہ عورت کے لیے جائز نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرمادیں) انہیں اختیار ہو اپنے اس معاملہ میں (اور جو نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تو وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہوگیا) اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کردیا۔ پھر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عرصہ کے بعد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو آپ کے دل میں ان کی محبت پیدا ہوئی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے دل میں نفرت آ گئی۔

آیت کا شانِ نزول:

یہ آیت حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور ان کی ہمشیرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کے لیے نکاح کا پیغام دیا، جب ان کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے ناپسند کیا، کیونکہ پہلے ان کا خیال تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے رشتہ طلب کر رہے ہیں مگر جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ راضی ہو گئے۔

(ب) جماع سے پہلے طلاق دینے پر عورت کی عدت:

اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) اگر اس عورت اور اس کے خاوند کے درمیان خلوت صحیحہ واقع نہیں ہوئی، تو ایسی صورت میں اس عورت پر کوئی عدت نہیں ہے۔ اس کی دلیل سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۹ ہے۔

(۲) اگر دونوں کے درمیان خلوت صحیحہ واقع ہوئی لیکن دخول نہیں ہوا تو یہ مدخولہ کے حکم میں ہے، وہ عورت عدت گزارے گی اور عدت کی مدت تین حیض ہیں۔ یعنی تین ''اقراء'' کے حساب سے عدت گزار دے گی۔

حق مہر ملے گا یا نہیں:

جماع سے پہلے اگر عورت کو طلاق دے دی تو اس کو حق مہر ملے گا یا نہیں؟ اس کی بھی دو صورتیں ہیں:

(۱) پہلی یہ اگر خلوت صحیحہ واقع ہوئی تو وہ جماع کے حکم میں ہوگا۔ لہٰذا عورت کو پورا حق مہر ملے گا۔

دوسری یہ ہوگی کہ خلوت صحیحہ واقع نہیں ہوئی تو اس عورت کا جو مہر مقرر کیا گیا ہوگا، اس کا نصف اسے ملے گا، کیونکہ خلوت صحیحہ کا نہ ہونا جماع کے حکم میں شمار نہ ہوگا۔ امام شافعی و امام ابو حنیفہ اس پر متفق ہیں۔

سوال نمبر۲: يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَقْرَبُ اِلٰى اَنْ يَّعْرِفْنَ بِاَنَّهُنَّ حَرَائِرُ فَلَا يُؤْذِيْنَ بِالتَّعَرُّضِ لَهُنَّ بِخَلَافِ الْاَمَاءِ فَلَا يُغَطِّيْنَ وُجُوْهُهُنَّ فَكَانَ الْمُنَافِقُوْنَ يَتَعَرَّضُوْنَ لَهُنَّ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا لِمَا سَلَفَ مِنْهُنَّ مِنْ تَرْكِ السَّتْرِ رَحِيْمًا

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) جلابیب کی تفسیر، تفسیر جلالین کی روشنی میں لکھیں؟

(ج) سورۃ الاحزاب مکی سورت ہے یا مدنی؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ العبارۃ:

(اے نبی اپنی ازواج مطہرات، صاحبزادیوں اور مومن عورتوں سے فرمادیں کہ اپنے اوپر بڑی چادر لے لیں) یہ زیادہ قریب ہے (کہ وہ پہچانی جاسکیں) یہ آزاد عورتیں ہیں (پس ان کو اذیت نہ دی جائے) کہ ان کو چھیڑا نہ جائے بخلاف لونڈیوں کے کہ وہ اپنا چہرہ نہ ڈھانپیں اور منافق ان کو پریشان کرتے تھے (اور اللہ بخشنے والا ہے) پردہ ترک کرنے سے متعلق جو کچھ گزر گیا (اللہ رحم فرمانے والا ہے)

(ب) تفسیر جلابیب:

جلابیب جلباب کی جمع ہے، اس سے مراد وہ چادر ہے جس سے عورت اپنے جسم کو ڈھاپتی ہے یعنی اس کا کچھ حصہ چہرے پر ال یں جب کسی کام کے لیے نکلیں اور ایک آنکھ کھلی چھوڑ دیں۔

(ج) سورۃ الاحزاب کا مکی یا مدنی ہونا:

سورۃ الاحزاب مدنی سورت ہے۔

سوال نمبر۳: وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝

(الف) آیت مقدسہ کا ترجمہ کریں نیز آیت کا شان نزول لکھیں؟

(ب) طائفتان تثنیہ ہے تو اس کے بعد اقتتلوا جمع کا صیغہ لانا کیسے درست ہو گیا؟

(ج) سورۂ حجرات میں غیبت کی برائی کس طرح بیان کی گئی ہے؟

جوابات: (الف) آیت مقدسہ کا ترجمہ:

اور اگر مومنین میں سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں، تو ان کے درمیان صلح کروادو۔ پس ان میں سے کوئی اگر سرکشی اختیار کرے یعنی ان میں سے ہر ایک دوسرے کے خلاف ہو تو اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ واپس آجائے اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف، تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

آیت کا شان نزول:

یہ آیت مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار تھے اور آپ کے ساتھ ابن رواحہ تھے، تو آپ کے گدھے نے پیشاب کر دیا، تو ابن اُبی پاس سے گزر رہا تھا، اس نے کپڑا اپنی ناک پر رکھ لیا، تو ابن رواحہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کا پیشاب تمہاری مشک کی خوشبو سے

زیادہ پاکیزہ ہے۔ اسی بات پر ان دونوں گروہوں کے درمیان لڑائی چھڑ گئی، تو اس موقع پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(ب) جمع کا صیغہ لانا:

اگر طائفتان تثنیہ کا صغیہ ہے مگر اقتتلوا جمع کا صیغہ اس کی مراد کے اعتبار سے لایا گیا کہ ایک گروہ میں کئی افراد ہوتے ہیں۔

(ج) غیبت کی برائی کیسے بیان کی گئی ہے؟:

سورۃ حجرات میں بیان کیا گیا ہے کہ "تم میں سے بعض دوسرے بعض کی غیبت نہ کریں، کیا تم میں سے کوئی ایک چاہتا ہے کہ اپنے فوت شدہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس تم اسے پسند نہیں کرتے۔

سوال نمبر۴: (یایھا الذین امنوا لا تکونوا) مع نبیکم (کالذین آذوا موسی فبراہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا) ذا جاہ و مما اوذی بہ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم انہ قسم قسما فقال رجل ھذہ قسمۃ ما ارید بھا وجہ اللہ تعالٰی فغضب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک وقال یرحم اللہ موسی لقد اوذی باکثر من ھذا فصبر ۔ رواہ البخاری

(الف) کلام اللہ وکلام مفسر کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) لوگوں نے موسٰی علیہ السلام کو کیا تکلیف پہنچائی تھی اور اللہ تعالٰی نے ان کو اس تکلیف سے کیسے بری فرمایا؟

جوابات: (الف) اُردو ترجمہ:

(اے ایمان والو نہ ہو جاؤ) اپنے نبی کے ساتھ (ان لوگوں کی طرح جنہوں نے موسٰی کو اذیت دی پس اللہ نے آپ کو ان لوگوں کی بات سے بری فرمایا اور آپ اللہ کے ہاں باوقار تھے) اور ہمارے نبی کو جو اذیتیں دی گئیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے مال تقسیم فرمایا' تو ایک شخص نے کہا اس تقسیم میں اللہ کی رضا پیش نظر نہیں رکھی گئی، اس پر آپ کو بہت غصہ آیا، اور فرمایا: اللہ تعالٰی رحم فرمائے موسٰی پر ان کو اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے نقل کیا ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

خط کشیدہ عبارت میں جنگ حنین کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ جب جنگ حنین کے مال غنیمت کو تقسیم کیا گیا تو آپ نے بعض مسلمانوں کو ترجیح دی۔ آپ نے اقرع بن حابس کو سو اونٹ عطا فرمائے، عیینہ کو بھی آپ نے اتنے ہی اونٹ دیے۔ عرب کے دیگر سرداروں کو بھی آپ نے زیادہ دیا، تو ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اس تقسیم میں عدل نہیں کیا گیا اور نہ ہی اللہ کی رضا کا ارادہ کیا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دل میں کہا: میں اس بات کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور دوں گا، میں نے آپ

کو خبر دی آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا: جب اللہ اور اس کا رسول عدل نہیں کرے گا تو اور کون کرے گا۔ مال زیادہ دینے کی وجہ یہ تھی کہ وہ مؤلفۃ القلوب تھے۔ رسول اللہ ان کی دل جوئی کرنے اور اسلام پر ثابت قدم رکھنے کے لیے زیادہ دیتے تھے۔

(ب) حضرت موسیٰؑ کو پہنچائی جانے والی اذیت:

لوگوں نے کہا: ان کو ہمارے ساتھ غسل کرنے میں کیا رکاوٹ ہے مگر یہ کہ ان میں اُزرہ بیماری پائی جاتی ہے۔ مرد کے خصیتین کا پھول جانا ازرہ ہے۔

اللہ پاک کا اس تکلیف سے بری فرمانا:

ایک دفعہ آپ نے غسل کرنے کے لیے اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا۔ حتیٰ کہ آپ (حالت جذب میں) بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے پاس جا کھڑے ہوئے اور اپنے کپڑے لے کر پہنے اور انہوں نے دیکھا کہ آپ میں ازرہ کا عیب نہیں ہے۔ یعنی آپ کا یہ عضو (خصیہ) پھولا ہوا نہیں ہے۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثانية: الحديث و اصوله

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل...... حدیث

سوال نمبر۱: عن ابن عمر انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول اقتلوا الحیات واقتلوا ذا الطفیتین و لابتر فانها یطمسان البصر ویستسقطان الحبل قال عبدالله فبینا انا اطارد حیة اقتلها ناداني ابو لبابة لا تقتلها فقلت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر بقتل الحیات فقال انه نهی بعد ذلك عن ذوات البیوت وهن العوامر .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور اس کی تشریح وتوضیح قلمبند کریں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) خط کشیدہ الفاظ کا مفہوم بیان کریں؟ ۳×۵=۱۵

سوال نمبر۲: عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغُلَامُ مُرْتَهِنٌ بِعَقِيْقَتِهِ تَذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَأْسُهٗ

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں اور ترجمہ سپرد قلم کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) عقیقہ کی اصطلاحی تعریف بیان کریں نیز خط کشیدہ عبارت کی وضاحت کریں؟ ۸+۷=۱۵

سوال نمبر۳: عن عمر بن ابی سلمة قال كنت غلاما فی حجر رسول الله صلی الله علیه وسلم و كانت یدی تطیش فی الصحفة فقال لی رسول الله سم الله و كل بیمینك و كل مما یلیك .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز تشریح اس طرح کریں کہ اس میں مذکورہ احکام کی وضاحت ہو جائے؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) احادیث مبارکہ کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کھانے کون کون سے ہیں؟ صرف تین کھانوں کے نام تحریر کریں۔ ۳×۵=۱۵

حصہ دوم...... اصول حدیث

سوال نمبر۴: (الف) علم اصول حدیث کی تعریف اور موضوع سپرد قلم کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) سند اور متن میں سے ہر ایک کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟ ۵ ۵ ۱۰

سوال نمبر ۵: (الف) خبر متواتر کی تعریف اور شرطیں تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) عزیز کی تعریف اور اس کی مثال زینت قرطاس کریں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر ۶: (الف) حدیث حسن کی تعریف لکھیں نیز امام ترمذی کے قول "ہذا حدیث حسن صحیح" کا مطلب بیان کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) خبر مردود کی تعریف کریں اور اسباب ردّ تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

حصہ اوّل...... حدیث

سوال نمبر ۱: عن ابن عمر انه سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقتلوا الحیات واقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانهما یطمسان البصر ویستسقطان الحبل قال عبداللہ فبینا انا اطارد حیة اقتلها ناداني ابو لبابة لاتقتلها فقلت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الحیات فقال انه نهی بعد ذلك عن ذوات البیوت وهن العوامر۔

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور اس کی تشریح وتوضیح کلمہ بند کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ کا مفہوم بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تم سانپ کو ہلاک کردیا کرو، تم دو دھاری سانپوں اور بنڈے سانپوں کو ہلاک کردیا کرو، کیونکہ یہ دونوں بینائی ختم کردیتے ہیں اور حمل کو ضائع کردیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ میں ایک سانپ کو ہلاک کرنے کے لیے اس کا تعاقب کررہا تھا، تو حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے مجھے آواز دی: تم اسے مت ہلاک کرو، میں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے، انہوں نے جواب میں کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے، اور یہ گھر میں رہنے والا ہے۔

تشریح:

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے گھر میں رہنے والے سانپوں کو

ہلاک کرنے سے منع نہیں کیا تھا، بلکہ آپ نے فرمایا: تم ابتر اور دو دھاری سانپ کو ہلاک کر دیا کرو، مگر حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو ہلاک کرنے سے منع کیا تھا، کیونکہ وہ گھر میں آتے جاتے تھے۔ لہٰذا جب تک سانپ نقصان نہ پہنچائے، اسے ہلاک نہ کیا جائے گا۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کا مفہوم:

الطفيين: وہ سانپ جس کی پشت پر دو سیاہ لکیریں ہوتی ہیں، یہ بہت زہریلا ہوتا ہے، صرف اس کی طرف دیکھنے سے انسان اندھا ہو جاتا ہے۔

الابتر: ابتر کا معنی ہے قطع کیا ہوا، اس سانپ کو ابتر اس لیے کہتے ہیں: دم چھوٹی ہوتی ہے اور یہ بھی طفیہ کی طرح زہریلا ہوتا ہے اور بینائی زائل کر دیتا ہے۔

العوامر: یہ وہ سانپ ہیں جو گھروں میں ہوتے ہیں اور یہ گھروں کے باشندے ہیں۔ بعض شارحین نے فرمایا: عوامر ان کی لمبی عمروں کی بناء پر فرمایا: بعض حضرات نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ یہ سانپ نہیں بلکہ جنات کی ایک قسم سے تعلق رکھتے ہیں جو گھروں میں رہتے ہیں۔

سوال نمبر۲: عَنْ سَمُرَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغُلَامُ مُرْتَهِنٌ بِعَقِيْقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَأْسَهُ

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں اور ترجمہ سپرد قلم کریں؟

(ب) عقیقہ کی اصطلاحی تعریف بیان کریں نیز خط کشیدہ عبارت کی وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں:

ترجمۃ الحدیث:

روایت ہے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بچہ/بچی اپنا عقیقہ ہونے تک گروی ہے، اس کی جانب سے ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے، اُس دن اس کا نام رکھا جائے اور سر منڈوایا جائے۔

(ب) عقیقہ کی اصطلاحی تعریف:

نومولود بچہ/بچی کی جانب سے اس کی پیدائش کے ساتویں دن جانور ذبح کر کے جو خون بہایا جاتا ہے اسے عقیقہ کہتے ہیں۔

خط کشیدہ عبارت کی وضاحت:

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جس بچے یا بچی کا عقیقہ نہ کیا جائے، تو وہ اس کے بدلے میں اس سے بھلائیوں، آفتوں سے محفوظ ہونے اور نشوونما کی زیادتی کو روک دیا جاتا ہے۔ امام احمد کے نزدیک وہ بچہ اپنے والدین کی شفاعت نہ کر سکے گا۔

سوال نمبر۳: عن عمر بن ابی سلمة قال كنت غلاما فی حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم و كانت يدى تطيش فى الصحفة فقال لى رسول الله سم الله و كل بيمينك و كل مما يليك .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز تشریح اس طرح کریں کہ اس میں مذکورہ احکام کی وضاحت ہو جائے؟

(ب) احادیث مبارکہ کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کھانے کون کون سے ہیں؟ صرف تین کھانوں کے نام تحریر کریں؟

جوابات: ترجمہ الحدیث:

حضرت عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر پرورش بچہ تھا۔ میرے ہاتھ پیالے میں گردش کیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ کا نام لو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ سے کھانا کھانے کے آداب کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ کھانا جب بھی شروع کیا جائے، تو پہلے اللہ کا نام لیا جائے، پھر دائیں ہاتھ سے کھانا کھایا جائے، کیونکہ بائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کا کام ہے۔ کھانا اپنے سامنے سے کھایا جائے نہ کہ برتن میں ہاتھ ادھر ادھر مارا جائے۔

(ب) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کھانے:

(۱) کدو شریف (۲) میٹھی چیز اور شہد (۳) دستی کا گوشت۔

(۱) حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور سالن پیش کیا گیا، جس میں کدو اور گوشت تھا۔ آپ پیالے میں کدو تلاش کر رہے تھے، اس دن کے بعد میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا ہوں۔

(۲) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

(۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے

سالن کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا: ہمارے پاس تو صرف سرکہ موجود ہے، آپ نے اسے منگوالیا۔ آپ نے کھانا شروع کیا اور کہنے لگے سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ بہت اچھا سالن ہے۔

حصہ دوم...... اصول حدیث

سوال نمبر۴: (الف) علم اصول حدیث کی تعریف اور موضوع سپرد قلم کریں؟

(ب) سند اور متن میں سے ہر ایک کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جوابات: (الف) اصول علم حدیث کی تعریف:

علم اصول حدیث سے مراد ان قواعد و اصول کا علم ہے جن کے ذریعے سند و متن کے احوال بحیثیت قبول و رد کے پہچانے جاتے ہیں۔

موضوع:

اس علم کا موضوع باعتبار قبول ورد سند اور متن ہے۔

سند: لغوی معنی:

جس پر اعتماد کیا جائے یعنی سہارا۔

اصطلاحی معنی:

راویوں کا وہ سلسلہ جو متن تک لے جائے۔

متن: لغوی معنی:

زمین کا سخت و بلند حصہ۔

اصطلاحی معنی:

وہ کلام جس تک سند پہنچتی ہے یا سند کے بعد شروع ہونے والے کلام کو متن کہتے ہیں۔

سوال نمبر۵: (الف) خبر متواتر کی تعریف اور شرطیں تحریر کریں؟

(ب) عزیز کی تعریف اور اس کی مثال زینت قرطاس کریں؟

جواب: (الف) خبر متواتر کی تعریف اور شرائط:

خبر متواتر کی تعریف وہ حدیث ہے جسے اتنے کثیر رواۃ روایت کریں جن کا جھوٹ پر متفق ہونا عام طور پر محال ہو۔

خبر متواتر کی شرائط:

خبر متواتر کی مشہور چار شرائط ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۳) حدیث حسن اور صحیح کے درمیان متوسط ہے اس لیے دونوں قسموں کا ذکر کر دیا۔

(۴) اس حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو صحیح کے مشابہ ہو اس لیے اس پر دونوں وصفوں کا اطلاق جائز ہے۔

(۵) حسن سے مراد راوی کی صفت عدالت ہے جبکہ صحیح سے مراد اس کی صفت ضبط ہے۔

(۶) یہ دونوں الفاظ مترادف ہیں اور حسن کے بعد صحیح باعتبار تاکید کے لائے گئے ہیں۔

(۷) حسن اسناد کا وصف ہے اور صحیح اس کا حکم ہے۔

(ب) خبر مردود کی تعریف:

خبر مردود وہ حدیث ہے جس میں خبر دینے والے کا صدق راجح نہ ہو۔

خبر مردود کے ردّ کے اسباب:

حدیث کو مردود کرنے کے اسباب یہ ہیں:

(۱) اسناد کا سقوط (۲) راوی میں طعن

☆☆☆☆

(۱) اس کے رواۃ کی تعداد کثیر ہو (جو کم از کم دس ہے)

(۲) سند کے ہر طبقہ میں یہ کثرت پائی جائے۔

(۳) عادتاً ان لوگوں کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔

(۴) ان لوگوں کی خبر کی بنیاد حسن ہو۔

(ب) حدیث عزیز:

وہ حدیث جس کے تمام راوی طبقات سند میں دو سے کم نہ ہوں۔

حدیث عزیز کی مثال:

عن ابو هريره رضى الله عنه قال قال رسول الله رضى الله عنه لا يومن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين ۔

سوال نمبر ۶: (الف) حدیث حسن کی تعریف لکھیں نیز امام ترمذی کے قول "ہذا حدیث حسن صحیح" کا مطلب بیان کریں؟

(ب) خبر مردود کی تعریف کریں اور اسباب رد تحریر کریں؟

جواب: (الف) حسن حدیث کی تعریف:

یہ وہ حدیث ہے، جس کے راوی صدق وامانت کے اعتبار سے مشہور ہوں مگر حفظ واتقان میں کم ہونے کے سبب حدیث صحیح کے راویوں کے درجہ تک نہ پہنچیں۔ ان میں سے کسی کی منفرد روایت منکر شمار نہ ہوتی ہو اور حدیث کا متن شاذ اور معلل نہ ہو۔

ترمذی کے قول "حدیث حسن صحیح" کا مطلب:

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات ایک اصطلاح "حدیث حسن صحیح" استعمال کرتے ہیں، اس صورت میں اشکال وارد ہوتا ہے کہ حسن اور صحیح دو مستقل قسمیں ہیں اور اقسام آپس میں متباین ہوتی ہیں تو ایک حدیث حسن اور صحیح کیسے ہو سکتی ہے؟

اس کے متعدد جوابات دیے گئے ہیں جن میں سے چند مشہور حسب ذیل ہیں:

(۱) اس حدیث کے راویوں کے اوصاف میں آئمہ حدیث کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض اقوال سے وہ حدیث حسن اور بعض کے لحاظ سے صحیح ہے۔ اس صورت میں یہاں (حسن اور صحیح کے درمیان حرف عاطفہ "آو" محذوف ہوگا۔

(۲) یہ حدیث دو سندوں سے مروی ہے۔ ایک سند کے لحاظ سے حسن ہے اور دوسری کے اعتبار سے صحی ہے۔ اس صورت میں یہاں حرف عاطفہ "واؤ" محذوف ہوگا۔

(٣) حدیث حسن اور صحیح کے درمیان متوسط ہے اس لیے دونوں قسموں کا ذکر کر دیا۔

(٤) اس حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو صحیح کے مشابہ ہو، اس لیے اس پر دونوں وصفوں کا اطلاق جائز ہے۔

(٥) حسن سے مراد راوی کی صفت عدالت ہے جبکہ صحیح سے مراد اس کی صفت ضبط ہے۔

(٦) یہ دونوں الفاظ مترادف ہیں اور حسن کے بعد صحیح باعتبار تاکید کے لاتے ہیں۔

(٧) حسن اسناد کا وصف ہے اور صحیح اس کا حکم ہے۔

(ب) خبر مردود کی تعریف:

خبر مردود وہ حدیث ہے جس میں خبر یہ کا صدق راجح نہ ہو۔

خبر مردود کے رد کے اسباب:

حدیث کو رد کرنے کے اسباب یہ ہیں:

(١) اسناد کا سقوط (٢) راوی میں طعن

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثالثة: الفقه

نوٹ: دونوں حصوں سے دو دو سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل...... بہار شریعت

سوال نمبرا: (الف) بہار شریعت کی روشنی میں کھانے کے دس آداب تحریر کریں؟ ۱۰×۲=۲۰

(ب) کھانے سے پہلے کی دعا لکھیں اور بتائیں کہ ریاضت کے طور پر تقلیل غذا کا حکم کیا ہے؟ ۵

سوال نمبر۲: (الف) آیت الکرسی اور سورۃ واقعہ کی تلاوت کے فضائل میں ایک ایک حدیث تحریر کریں نیز بتائیں کہ قرآن مجید پر سونے چاندی کا پانی چڑھانا کیسا ہے؟ ۵+۵+۵=۱۵

(ب) حرام چیزوں کو بطور دوا استعمال کرنا کیسا ہے؟ بہار شریعت کی روشنی میں جواب دیں۔ ۱۰

سوال نمبر۳: (الف) حیا اور حسن خلق کے متعلق دو دو حدیثیں تحریر کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) محمد نام کی فضیلت پر ایک حدیث سپرد قلم کریں؟ ۵

حصہ دوم...... فقہ حنفی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر۴: (الف) حدیث صحیح، حسن اور ضعیف کی تعریفات سپرد قلم کریں؟ ۵+۵+۵=۱۵

(ب) صالحین کے عمل سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اگر ہو جاتی ہے تو مثال کے ذریعے واضح کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۵: (الف) قیامت کے دن لوگوں کو کیسے بلایا جائے گا؟ تقلید کے ثبوت پر ایک حدیث لکھیں نیز بتائیں کہ امام بخاری کس کے مقلد تھے؟ ۵+۵+۵=۱۵

(ب) کن مسائل میں تقلید ضروری ہے؟ ۱۰

سوال نمبر۶: (الف) نماز میں قے یا نکسیر آ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ مذہب احناف مدلل لکھیں؟ ۱۰

(ب) مرد اور عورت کی نماز میں کن امور میں فرق ہے؟ ۱۰

(ج) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک نصیحت تحریر کریں؟ ۵

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

تیسرا پرچہ: فقہ

12

حصہ اوّل...... بہار شریعت

سوال نمبرا: (الف) بہار شریعت کی روشنی میں کھانے کے دس آداب تحریر کریں؟
(ب) کھانے سے پہلے کی دعا لکھیں اور بتائیں کہ ریاضت کے طور پر تقلیل غذا کا حکم کیا ہے؟

جوابات: (الف) بہار شریعت کی روشنی میں کھانے کے دس آداب:

(ا) کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا (۲) کھانے کے بعد ہاتھ دھونا (۳) کھانے کے بعد ہاتھ دھوکر رومال یا تولیے سے صاف کرنا، تاکہ کھانے کا کوئی اثر باقی نہ رہے (۴) کھانے سے قبل، پہلے جوانوں کے ہاتھ دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد بوڑھوں کے پہلے ہاتھ دھلائے جائیں (۵) جوانوں جیسا حکم علماء و مشائخ کا ہے کہ کھانے سے قبل ان کے ہاتھ آخر میں دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد ان کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں۔ (۶) بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا جائے، بسم اللہ بھول جانے کی صورت میں جب بھی یاد آئے پڑھ لی جائے۔ (۷) کھانا ختم کرنے کے بعد الحمد للہ پڑھا جائے۔ (۸) بسم اللہ بلند آواز سے پڑھی جائے تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کا پڑھنا یاد آ جائے۔ (۹) ہاتھ روٹی یا چھری سے صاف نہ کیے جائیں۔ (۱۰) ننگے سر کھانا نہ کھایا جائے، جو ادب کے خلاف ہے۔ (۱۱) کھانے کی ابتداء نمکین چیز سے کی جائے۔

(ب) کھانا کھانے سے پہلے کی دعا:

بِسْمِ اللهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللهِ

ریاضت کے طور پر تقلیل غذا کا حکم:

ریاضت و مجاہدہ میں ایسی تقلیل غذا جس سے عبادت مفروضہ کی ادائیگی میں ضعف پیدا ہو جائے یہ ناجائز ہے اور اگر اس حد تک ضعف نہ ہو تو حرج نہیں۔

سوال نمبر۲: (الف) آیت الکرسی اور سورۃ واقعہ کی تلاوت کے فضائل میں ایک ایک حدیث تحریر کریں۔ نیز بتائیں کہ قرآن مجید پر سونے چاندی کا پانی چڑھانا کیسا ہے؟
(ب) حرام چیزوں کو بطور دوا استعمال کرنا کیسا ہے؟ بہار شریعت کی روشنی میں جواب دیں۔

جواب: (الف) فضیلت آیۃ الکرسی میں حدیث:

صحیح مسلم میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو

المنذر (یہ حضرت ابی بن کعب کی کنیت ہے) تمہارے پاس قرآن پاک کی سب سے بڑی آیت کون سی ہے؟ میں نے کہا: اللہ اعلم ورسولہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالمنذر! انہیں معلوم ہے کہ قرآن کی کون سی آیت تمہارے پاس سب سے بڑی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (یعنی آیت الکرسی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ابوالمنذر! تم کو علم مبارک ہو۔

سورۂ واقعہ کی تلاوت کے فضائل:

جو شخص سورۂ واقعہ ہر رات میں پڑھے گا اس کو کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی صاحبزادیوں کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہر رات میں اس کو پڑھا کرو۔ (بیہقی)

قرآن پاک پر سونا اور چاندی کا پانی چڑھانا:

قرآن مجید پر سونے اور چاندی کا پانی چڑھانا جائز ہے کہ اس سے عوام کی نظر میں عظمت قرآن پیدا ہوتی ہے، اس میں اعراب اور نقطے لگانا بھی مستحسن ہے۔

(ب) حرام چیزوں کو دوا کے طور پر استعمال کرنے کا حکم:

حرام چیزوں کو دوا کے طور پر استعمال کرنا ناجائز ہے کہ حدیث مبارکہ میں فرمایا: جو چیزیں حرام ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے شفا نہیں رکھی۔ بعض کتب میں یہ مذکور ہے کہ اگر اس چیز کے متعلق یہ علم ہو کہ اس میں شفاء ہے، تو اس صورت میں وہ چیز حرام نہیں ہے۔ اس کا حاصل بھی وہی ہوگا، کیونکہ کسی چیز کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس سے بیماری ختم ہو جائے گی، زیادہ سے زیادہ ظن کر سکتے ہیں علم و یقین نہیں۔ خود علم طب کے فوائد واصول ہی ظنی ہیں۔ لہٰذا یقین حاصل ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ یہاں ویسا یقین بھی نہیں ہو سکتا جیسا کہ بھوکے کو حرام لقمہ کھانے سے اور پیاسے کو شراب پینے سے جان بچ جانے میں ہوتا ہے۔ (در مختار ورد المختار) انگریزی دوائیں بکثرت ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں سپرٹ اور شراب کی آمیزش ہوتی ہے، ایسی دوائیں ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔

سوال نمبر ۳: (الف) حیا اور حسن خلق کے متعلق دو دو حدیثیں تحریر کریں؟

(ب) محمد نام کی فضیلت پر ایک حدیث سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) حیا سے متعلق احادیث:

حیا سے متعلق دو احادیث یہ ہیں:

(۱) حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور بیہودہ گوئی جفا ہے اور جفا جہنم میں ہے۔

(احمد، ترمذی)

(۲) حیا نہیں لاتی مگر خیر کو، حیا کل ہی خیر ہے۔ (بخاری ومسلم)

حسن خلق سے متعلق احادیث:

حسن خلق سے متعلق دو حدیثیں درج ذیل ہیں:

(۱) تم میں اچھے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ (بخای ومسلم)

(۲) ایمان میں زیادہ کامل وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ (ابوداؤد)

(ب) محمد نام کی فضیلت:

ابونعیم نے حلیہ میں نبیط بن شریط سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا، اسے عذاب نہ دوں گا۔

(۲) بزاز نے ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو۔

حصہ دوم...... فقه حنفی اور حدیث رسول صلی الله علیه وسلم

سوال نمبر۴: (الف) حدیث صحیح، حسن اور ضعیف کی تعریفات سپرد قلم کریں؟

(ب) صالحین کے عمل سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اگر ہو جاتی ہے، تو مثال کے ذریعے واضح کریں؟

جوابات: (الف) اصطلاحات کی تعریفات:

حدیث صحیح:

جس حدیث کے تمام راوی متصل ہوں، عادل وثقہ ہوں اور تام الضبط ہوں اور وہ شاذ یا معلل نہ ہو۔

حدیث حسن:

وہ حدیث جس کی سند متصل ہو اور اس کے راوی عادل وثقہ ہوں جس کا ضبط کمزور ہو۔ یہ شاذ اور معلل بھی نہ ہو، یا جس میں حدیث صحیح کی صفت تام الضبط نہ پائی جاتی ہو۔

حدیث ضعیف:

وہ حدیث جس کے راویوں میں حدیث صحیح کی ایک سے زیادہ صفات نہ پائی جائیں۔

(ب) صالحین کے عمل سے حدیث ضعیف کا قوی ہونا:

صالحین کے عمل سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے جیسا کہ صلوۃ التسبیح کا پڑھنا حدیث ضعیف سے ثابت ہے، مگر جب حضرت امام عبداللہ بن مبارک اور ان کے بعد دوسرے متقین صلحاء نے اس پر عمل کیا، تو

اس کو تقویت حاصل ہوگئی اور اب تمام مسلمان اس پر عمل پیرا ہیں۔

سوال نمبر ۵: (الف) قیامت کے دن لوگوں کو کیسے بلایا جائے گا؟ تقلید کے ثبوت پر ایک حدیث لکھیں' نیز بتائیں کہ امام بخاری کس کے مقلد تھے؟

(ب) کن مسائل میں تقلید ضروری ہے؟

جوابات: (ا) قیامت کے دن لوگوں کو بلانے کا طریقہ:

قیامت کے دن لوگوں کو ان کے امام/ پیشواؤں کے ناموں سے پکارا جائے گا جن کی وہ دنیا میں پیروی کرتے تھے' جیسے اے حنفیو! اے معتزلیو! وغیرہ۔

ثبوت تقلید سے متعلق حدیث:

مشکوۃ المصابیح میں ہے:

حدیث: عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من افتی بغیر علم کان اثمه علی من افتاه .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ پوچھنے والے پر ہے۔''

امام بخاری کس کے پیروکار تھے:

آپ امام شافعی (رحمہ اللہ تعالیٰ) کے پیروکار تھے یا مقلد تھے۔

(ب) وہ مسائل جن میں تقلید ضروری ہے:

وہ تمام مسائل فروعیہ جن کا تعلق عقائد اور اصول دین سے نہ ہو بلکہ انہیں قرآن و حدیث سے اجتہاد سے اخذ کیا گیا ہو۔ ان تمام مسائل میں کسی امام مجتہد کی تقلید کرنا ضروری ہے۔

سوال نمبر ۶: (الف) نماز میں قے یا نکسیر آ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ مذہب احناف مدلل لکھیں؟

(ب) مرد اور عورت کی نماز میں کن امور میں فرق ہے؟

(ج) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک نصیحت تحریر کریں؟

جوابات: (الف) دوران نماز قے یا نکسیر آ جانے سے وضو کا حکم:

اگر نماز کے دوران کسی کو قے آ جائے یا جسم کے کسی حصے سے بھی خون بہہ جائے' تو اس صورت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مذکورہ مسئلہ سے متعلق دلائل:

(۱) سنن دار قطنی میں ہے:
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کسی کو دوران نماز قے یا کھانا آجائے، تو وہ واپس آئے اور وضو کرے۔ اگر اس دوران اس نے کوئی بات نہ کی ہو، تو جہاں سے اپنی نماز کو چھوڑا تھا اسی پر بنا کرلے۔ اگر اس نے کوئی بات کرلی ہو، تو نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

(۲) مصنف عبدالرزاق میں ہے: حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عطاء نے مجھ سے کہا: اگر خون جسم سے نکلے اور بہہ جائے، تو وضو کرنا لازم ہے۔

(۳) سنن ابن ماجہ میں ہے: حضرت عائشہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو قے، نکسیر، منہ میں کھانا آجائے یا مذی نکل آئے، تو وہ واپس آئے اور پھر سے وضو کرے۔

حاصل کلام یہ کہ مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قے یا نکسیر کے آجانے سے دوران نماز میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(ب) (الف) عورت اور مرد کی نماز میں فرق:

نماز ہر مسلمان پر فرض عین ہے، خواہ مرد ہو یا عورت۔ تاہم مرد اور عورت کی نماز میں ادائیگی کے حوالے سے کچھ فرق ہے، اس لیے کہ عورت پر نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اپنے پردے کا خیال رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح مرد اور عورت کی نماز میں کچھ امور کا فرق ہے۔ مرد کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھائے جبکہ عورت کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھائے۔ عورت دوران نماز سمٹ کر اور اپنے ستر چھپا کر نماز ادا کرے گی۔ مرد کو حکم ہے کہ بحالت سجدہ میں اپنے بازوؤں کو زمین پر نہ بچھائے اور نہ ہی اپنے زانوؤں کو پیٹ سے ملائے بلکہ دوران سجدہ میں اپنے اعضاء کو ایک دوسرے سے الگ رکھے، لیکن اس کے برعکس عورت کو حکم ہے کہ وہ سجدہ کرتے وقت اعضاء کو ایک دوسرے سے ملا کر اور زمین سے چمٹ کر نماز ادا کرے۔ عورت جب تشہد میں بیٹھے تو مردوں کی طرح دایاں پاؤں کھڑا کرکے اور بایاں بچھا کر نہیں بیٹھے گی بلکہ اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بیٹھے گی۔

(ج) امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی ایک نصیحت:

"جو کام کرو اطمینان سے کرو، جلدی نہ کرو۔"

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الرابعة: اصول الفقه

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر ۱: ثُمَّ الْإِجْمَاعُ عَلٰی اَرْبَعَةِ اَقْسَامٍ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلٰی حُكْمِ الْحَادِثَةِ نَصًّا ثُمَّ اِجْمَاعُهُمْ بِنَصِّ الْبَعْضِ وَسُكُوْتُ الْبَاقِيْنَ عَنِ الرَّدِّ ثُمَّ اِجْمَاعُ مَنْ بَعْدَهُمْ فِيْمَا لَمْ يُوْجَدْ فِيْهِ قَوْلُ السَّلَفِ ثُمَّ الْإِجْمَاعُ عَلٰی اَحَدِ اَقْوَالِ السَّلَفِ ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) عبارت میں مذکورہ اقسام کے مراتب کی تفصیل سپرد قلم کریں؟ ۱۰

(ج) اجماع مرکب کی تعریف کریں؟ ۴

سوال نمبر ۲: ثم اذا تعارض الدليلان عند المجهد فان كان بين الايتين يميل الى السنة وان كان بين السنتين يميل الى آثار الصحابة رضى الله عنهم والى القياس الصحيح ثم اذا تعارض القياسان عند المجتهد يتحرى

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) دو دلیلوں کے درمیان تعارض دور کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ سپرد قلم کریں؟ ۱۰

(ج) وہ کون سے امور ہیں جو مجتہد پر واجب ہیں؟ ۱۳

سوال نمبر ۳: (الف) صحت قیاس کی شرائط بیان کریں؟ ۲۰

(ب) قیاس کے حجت ہونے پر کوئی ایک دلیل نقلی تحریر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر ۴: (الف) قیاس پر وارد ہونے والے اعتراضات کے صرف نام سپرد قلم کریں؟ ۱۵

(ب) سبب، علت اور شرط کی تعریفات کریں؟ ۵×۳=۱۵

(ج) نماز اور روزے کے وجوب کا سبب تحریر کریں؟ ۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

الورقة الرابعة: اصول الفقه

سوال نمبرا: ثُمَّ الْإِجْمَاعُ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَقْسَامٍ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَلٰى حُكْمِ الْحَادِثَةِ نَصًّا ثُمَّ اِجْمَاعُهُمْ بِنَصِّ الْبَعْضِ وَسُكُوْتُ الْبَاقِيْنَ عَنِ الرَّدِّ ثُمَّ اِجْمَاعُ مَنْ بَعْدِهِمْ فِيْمَا لَمْ يُوْجَدْ فِيْهِ قَوْلُ السَّلَفِ ثُمَّ الْإِجْمَاعُ عَلٰى اَحَدِ اَقْوَالِ السَّلَفِ .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عبارت میں مذکورہ اقسام کے مراتب کی تفصیل سپرد قلم کریں؟

(ج) اجماع مرکب کی تعریف کریں؟ ۴

جواب: (الف) عبارت پر اعراب:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: اجماع کی اقسام چار ہیں: (۱) صحابہ کرام کا کسی نئے حکم پر واضح الفاظ کے ساتھ اجماع (۲) بعض صحابہ کرام کی صراحت اور باقی صحابہ کرام کا اس حکم کو رد کرنے سے خاموشی اختیار کرنا (۳) صحابہ کرام کے بعد والے لوگوں یعنی تابعین کا اس حکم پر اجماع کرنا جس میں صحابہ کرام کا قول نہ پایا جائے (۴) پھر اسلاف کے کسی قول پر اجماع۔

(ب) عبارت میں مذکورہ اقسام کے مراتب:

اجماع کی پہلی قسم سب سے زیادہ قوی ہے، اس لیے یہ اعتقاد و عمل کے اعتبار سے قوی اور اس پر عمل قرآنی آیت کی طرح ضروری و لازم ہوتا ہے۔ دوسری قسم کے اجماع پر عمل متواتر روایت کی طرح ضروری و قطعی ہوتا ہے۔ تیسرے اجماع کی بنیاد خبر مشہور کی مثل ہوتی ہے، جس میں دوسری قسم سے زیادہ قوت ہوتی ہے۔ تیسری قسم کے اجماع کی بنیاد اسلاف میں سے کسی اہم شخصیت کا قول ہوتا ہے اور اس پر عمل بھی لازم و ضروری ہے۔

(ج) اجماع مرکب کی تعریف:

اجماع مرکب: جب کسی نئے پیدا ہونے والے مسئلہ پر مجتہدین کا اتفاق ہے لیکن ظلم کی علت میں ان کے درمیان اختلاف ہو تو اجماع مرکب کہلاتا ہے جیسے کسی شخص کو قے آئی اور اس نے عورت کو ہاتھ بھی لگایا، وضو دونوں کے نزدیک ٹوٹ جائے گا اگرچہ ہمارے نزدیک اس کی علت قے کرنا اور امام شافعی کے نزدیک عورت کو ہاتھ لگانا ہے۔

سوال نمبر۲: ثم اذا تعارض الدليلان عند المجتهد فان كان بين الايتين يميل الى السنة وان كان بين السنتين يميل الى آثار الصحابة رضى الله عنهم والى القياس الصحيح ثم اذا تعارض القياسان عند المجتهد يتحرى

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں؟

(ب) دو دلیلوں کے درمیان تعارض دور کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ سپرد قلم کریں؟

(ج) وہ کون سے امور ہیں جو مجتہد پر واجب ہیں؟

جواب: عبارت کا ترجمہ:

پھر جب مجتہد کے نزدیک دو دلیلوں میں تعارض ہو، تو دیکھا جائے گا کہ اگر دو آیتوں میں تعارض ہے، تو وہ سنت کی طرف مائل ہو اور اگر دو حدیثوں میں تعارض ہے، تو صحابہ کرام کے آثار کی طرف متوجہ ہوا۔ اسی طرح صحیح قیاس کی طرف رجوع کریں، پھر جب مجتہد کے نزدیک دو قیاسوں میں تعارض ہو، تو غور و فکر کرے۔

(ب) دو دلیلیں باہم متعارض ہونے کی صورت میں اس کا حل:

اگر دو آیتوں میں اس طرح تعارض آجائے کہ کسی ایک کو ترجیح حاصل نہ ہو، تو سنت کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ اگر دو حدیثوں میں اس طرح کا تعارض پیدا ہو جائے، تو آثار صحابہ اور قیاس صحیح کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ پھر جب مجتہد کے نزدیک دو قیاس متعارض ہو جائیں تو غور و فکر کر کے ایک پر عمل کیا جائے گا، کیونکہ قیاس کے نیچے کوئی دلیل شرعی موجود نہیں ہے، جس کی طرف رجوع کیا جائے۔

(ج) مجتہد پر واجب امور:

اگر مجتہد نے کوئی مسئلہ تلاش کرنا ہو، تو اس کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اس مسئلہ کو کتاب اللہ میں تلاش کرے جو تمام ادلہ سے بڑھ کر دلیل ہے۔ اگر وہ کتاب اللہ میں مسئلہ نہ پائے، تو پھر سنت رسول (حدیث) سے اس مسئلہ کو تلاش کرے، کیونکہ کتاب اللہ کے بعد سنت رسول کا درجہ ہے۔ جب نص پر عمل ممکن ہو، تو پھر رائے یعنی قیاس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

آگے علامہ نے اسی مسئلہ پر تفریع بٹھائی کہ نص پر عمل ممکن ہونے کی صورت میں قیاس کو ترک کر دیا جائے گا، اگر کسی شخص پر قبلہ مشتبہ ہو گیا، اس کو پتہ نہیں چل رہا کہ قبلہ کی جہت کس طرف ہے لیکن اس کو کسی نے خبر دے دی جہت قبلہ کی۔ اب ایسے بندے کے لیے اسی خبر پر عمل کرنا ضروری ہے تحری کرنا ضروری نہیں ہے، کیونکہ تحری کرنا تو قیاس ہے۔ مخبر کا خبر دینا بمنزل نص کے ہے، تو جب نص پر عمل کرنا ممکن ہے، تو قیاس کو ترک کر دیا جائے گا۔

سوال نمبر۳: (الف) صحت قیاس کی شرائط بیان کریں؟

(ب) قیاس کے حجت ہونے پر کوئی ایک دلیل نقلی تحریر کریں؟

جواب: (الف) صحت قیاس کی شرائط:

(۱) قیاس نص کے مقابلے میں نہ ہو۔

(۲) قیاس نص کے احکام میں سے کسی حکم کی تبدیلی کو متضمن نہ ہو۔

(۳) جس حکم کو متعدی کیا گیا ہو وہ ایسا کم ہو جس کی علت معقول المعنی ہو، ایسا نہ ہو کہ اس کی علت ہی عقل میں نہ آنے والی ہو۔

(۴) علت بیان کرنا حکم شرعی کے لیے ہو، نہ کہ حکم لغوی کے لیے۔

(۵) فرع پر کوئی نص وارد نہ ہوئی ہو۔

(ب) قیاس کے حجت ہونے پر دلیل:

قیاس ایک شرعی دلیل ہے اور کسی مسئلہ میں اس پر عمل اس وقت واجب ہوگا، جب اسے اوپر کی کوئی دلیل نہ پائی جائے گی۔ قیاس حدیث سے ثابت ہے اور اس مسئلہ میں صحابہ کرام اور تابعین کی روایات ملتی ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو آپ نے فرمایا: اے معاذ! تم کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی کتاب سے، آپ نے فرمایا: اگر تم نے اس میں حل نہ پایا تو؟ انہوں نے عرض کیا: رسول اللہ کی سنت سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس میں بھی نہ پاؤ تو؟ عرض کیا: تب میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے فیصلے کو صحیح قرار دیا، پھر آپ نے خوش ہو کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، جس نے اپنے رسول کے نمائندہ کو اپنی پسندیدہ بات کی توفیق عطا کی ہے۔

جب کسی درپیش مسئلہ کا حل نہ ملتا ہو تو قیاس سے کام لینا اور اجتہاد کرنے کا جواز موجود ہے۔ قیاس کے حجت ہونے پر صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین بلکہ ہر دور کے فقہاء و علماء کا اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ اگر قیاس کو حجت تسلیم نہ کیا جائے، تو بہت سے مسائل میں مشکلات پیش آئیں گی۔ اگر بالفرض قیاس ممنوع ہوتا اور یہ حجت نہ ہوتا، تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کبھی اس کی جرأت نہ کرتے۔ پھر زبان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی رائے کی تائید و تصدیق اس کے حجت ہونے پر عظیم الشان دلیل ہے۔ جس طرح حدیث کی وجہ سے قرآن ناقص نہیں ہو سکتا، اسی طرح فقہ اور قیاس کے حجت ہونے کی وجہ سے حدیث کا ناقص ہونا بھی لازم نہیں آتا۔

سوال نمبر ۴: (الف) قیاس پر وارد ہونے والے اعتراضات کے صرف نام سپرد قلم کریں؟

(ب) سبب، علت اور شرط کی تعریفات کریں؟

(ج) نماز اور روزے کے وجوب کا سبب تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعتراضات کے نام:

اعتراضات جو قیاس پر وارد ہوتے ہیں وہ آٹھ ہیں:

ممانعت، القول بموجب العلۃ، قلب، عکس نقض فساد وضع، فرق، نقض، معارضہ

(ب) سبب کی تعریف:

سبب وہ ہوتا ہے جو کسی چیز کی طرف واسطہ کے ساتھ واسطہ ہو جیسے راستہ چلنے کے واسطے سے مقصد تک پہنچنے کا سبب ہے۔ یعنی وہ چیز جو کسی واسطہ کے ساتھ حکم تک پہنچنے کا راستہ ہو، سبب کہلاتا ہے۔

علت کی تعریف:

کسی حکم تک پہنچنے کے راستہ کو علت کہتے ہیں۔

شرط کی تعریف:

شرط وہ شے ہے جس کے پائے جانے سے حکم بھی پایا جائے۔

(ج) نماز و روزے کے وجوب کا سبب:

نماز اور روزے کے وجوب کا سبب وقت ہے۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الخامسة...... علم الميراث

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر ۱: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ فَإِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ

(الف) علم فرائض کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت بیان کریں؟ ۱۰

(ب) علم فرائض کو نصف علم کہنے کی وجوہات تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر ۲: (الف) موانع ارث کتنے اور کون کون سے ہیں؟ کوئی سے دو کی تشریح کریں؟ ۱۰

(ب) دو عددوں کے درمیان نسبت کی اقسام لکھیں، کوئی سے دو کی مثال بھی دیں؟ ۱۰

سوال نمبر ۳: (الف) باپ اور ماں کے حالات لکھیں؟ ۱۰

(ب) عصبہ بنفسہ کی اقسام تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر ۴: (الف) کتاب اللہ میں کل کتنے اور کون کون سے فروض ہیں؟ بیان کریں؟ ۱۰

(ب) پوتی کے مکمل احوال تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر ۵: (الف) درج ذیل میں سے چار مسائل حل کریں؟ ۱۰×۴=۴۰

(۱) والد بیٹا

(۲) ماں بھائی چچا

(۳) شوہر ماں بھائی

(۴) بیوی سگی بہن دادا

(۵) بیوی والد

(۶) والد والدہ پانچ بیٹیاں

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات، بابت ۲۰۲۳ء

پانچواں پرچہ: علم میراث

سوال نمبر ۱: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ فَاِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ

(الف) علم فرائض کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت بیان کریں؟

(ب) علم فرائض کو نصف علم کہنے کی وجوہات تحریر کریں؟

جواب: (الف) علم فرائض کی تعریف:

علم فرائض اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے میت کے ترکہ میں میت کے ورثاء کا پورا پورا حق معلوم ہو جائے۔

موضوع:

ترکہ اور وارث۔

غرض:

ورثاء تک ان کا پورا پورا حق پہنچانا۔

(ب) علم فرائض کو نصف علم کہنے کی وجہ:

علم فرائض کو نصف علم ہونے کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

(۱) باعتبار حالت:

انسان کی دو حالتیں ہیں: زندگی اور موت۔ اس علم کا تعلق حالت موت سے ہے جبکہ باقی علوم کا تعلق حالت حیات سے ہے۔

(۲) باعتبار ملک:

ملک کے دو سبب ہیں، ضروری اور اختیاری۔ علم فرائض کے علاوہ باقی تمام علوم ملک اختیاری کا سبب بنتے ہیں جبکہ علم فرائض ملک ضروری کا سبب بنتا ہے، اس لیے اسے نصف علم کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۲: (الف) موانع ارث کتنے اور کون کون سے ہیں؟ کوئی سے دو کی تشریح کریں؟

(ب) دو عددوں کے درمیان نسبت کی اقسام لکھیں، کوئی سے دو کی مثال بھی دیں؟

جواب: (الف) موانع ارث:

مانع ارث چار ہیں:

رقیت، حمل، اختلاف دین، اختلاف دار۔

دو کی تشریح:

(۱) اختلاف دین (مذہب):

وارث اور مورث دونوں میں سے ایک کا مسلمان ہونا اور دوسرے کا غیر مسلم ہونا، یہ وراثت کا تیسرا مانع ہے۔

(۲) اختلاف دار (ملک):

میت اور وارث کا الگ الگ ملکوں میں ہونا لیکن یہ وطن الگ تب مانا جائے گا، جب دونوں ملکوں کے بادشاہ مستقل اور الگ الگ ہوں اور ان بادشاہوں کی فوج اور لشکر الگ ہو۔ ایک ملک میں الگ الگ ریاستیں، جن کے نواب، راجے علیحدہ علیحدہ ہوں، مختلف وطن نہیں کہلائیں گے۔

(ب) نسبت کی اقسام:

دو عددوں کے درمیان پائی جانے والی نسبت چار قسم پر ہے:

تماثل، تداخل، توافق، تباین

تماثل کی مثال:

جیسے ۴ اور ۴، ۵ اور ۵

تداخل کی مثال:

جیسے ۴ اور ۸، ۵ اور ۱۵

سوال نمبر ۳: (الف) باپ اور ماں کے حالات لکھیں؟

(ب) عصبہ بنفسہ کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) باپ کی حالتیں:

باپ کی تین حالتیں:

(۱) سدس: جب میت کی اولاد مذکر ہو۔

(۲) سدس اور عصبہ: جب میت کی اولاد مونث ہو۔

(۳) محض عصبہ: جب میت کی اولاد نہ ہو۔

ماں کی حالتیں:

ماں کی تین حالتیں:

(۱) سدس: جب میت کی اولاد ہو، یا دو یا دو سے زائد بہن بھائی ہوں، خواہ جس جہت سے بھی۔

(۲) ثلث الکل: جب مذکورہ لوگ نہ ہوں۔

(۳) ثلث ماقی: جب والدین کے ساتھ زوجین میں سے کوئی ایک ہو۔

اس کی صرف دو ہی صورتیں ہیں: والدین اور زوج۔ والدین اور زوجہ۔

(ب) عصبہ بنفسہ کی اقسام:

عصبہ بنفسہ کی چار اقسام ہیں:

(۱) میت کی جزء (۲) میت کا اصل (۳) میت کے باپ کی جزء (۴) میت کے دادا کی جزء۔

سوال نمبر۴: (الف) کتاب اللہ میں کل کتنے اور کون کون سے فروض ہیں؟ بیان کریں؟

(ب) پوتی کے مکمل احوال تحریر کریں؟

جواب: (الف) کتاب اللہ میں مذکور فروض:

کتاب اللہ میں مذکورہ فروض چھ ہیں:

نصف، ربع، ثمن، ثلثان، ثلث، سدس۔

(ب) پوتی کے احوال:

پوتی کے چھ احوال ہیں۔

(۱) نصف: اگر پوتی ایک ہو۔

(۲) ثلثان: پوتیاں اگر دو یا دو سے زائد ہوں۔

(۳) سدس: پوتیوں کے ساتھ اگر ایک حقیقی بیٹی ہو۔

(۴) سقوط: حقیقی بیٹیاں اگر دو یا دو سے زائد ہوں۔

(۵) عصبہ بغیرہ: جب ان کے مقابلہ میں یا ان کے نیچے کوئی لڑکا ہو تو وہ انہیں عصبہ بنا دے۔

سوال نمبر۵: (الف) درج ذیل میں سے چار مسائل حل کریں؟

(۱) والد	بیٹا	
(۲) ماں	بھائی	چچا
(۳) شوہر	ماں	بھائی
(۴) بیوی	سگی بہن	دادا

(۵) بیوی والد

(٦) والد والدہ پانچ بیٹیاں

جواب:

مسئلہ:٦

میت

والد	بیٹا
١/٦	حصہ
١	۵

مسئلہ٣

میت

ماں	بھائی	چچا
١/٣	عصبہ	×
١	٢	×

مسئلہ:٦

میت

شوہر	ماں	بھائی
١/٦	١/٣	عصبہ
٣	٢	١

مسئلہ٤

میت

بیوی	سگی بہن	دادا
١/٤	×	عصبہ
١	×	٣

مسئلہ:٢٤

میت

بیوی	والد	بیٹا
١/٨	١/٦	عصبہ
٣	٤	١٧

مسئلہ٦×۵=٣٠

میت

والد	والدہ	پانچ بیٹیاں
١/٦ عصبہ	١/٦	٢/٣
١	١	٤
۵	۵	٢٠

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة السادسة: البلاغة

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر ۱: فَصَاحَةُ الْكَلِمَةِ سَلَامَتُهَا مِنْ تَنَافُرِ الْحُرُوْفِ وَ مُخَالِفَةِ الْقِيَاسِ وَالْغَرَابَةِ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟ ۳×۵=۱۵

(ب) فصاحت فی الکلام، مخالفت القیاس اور غرابت میں سے ہر ایک کی تعریفات سپرد قلم کریں؟ ۳×۵=۱۵

(ج) دروس البلاغۃ کی مصنفین میں سے دو کا نام تحریر کریں؟ ۴

سوال نمبر ۲: البلاغة فى اللغة الوصول والانتها يُقال بلغ فلان مراده اذا وصل اليه وبلغ الركب المدينة اذا انتهى اليها وتقع فى الاصلاح وصفا للكام والمتكلم

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ اور توضیح کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) حال اور مقتضی حال میں سے ہر ایک کی تعریف کریں؟ ۱۰

(ج) فصاحت کا لغوی معنی لکھنے کے بعد اس کی اقسام بیان کریں؟ ۸

سوال نمبر ۳: (الف) علم معانی کی تعریف لکھنے کے بعد یہ بتائیں کہ وہ کتنے ابواب میں منحصر ہے؟ ۱۰

(ب) خبر اور انشاء کی تعریفات لکھنے کے بعد انشاء کی اقسام تحریر کریں؟ ۳×۵=۱۵

(ج) انشائے طلبی کی تعریف لکھنے کے بعد اس کی اقسام کے صرف نام سپرد قلم کریں؟ ۸

سوال نمبر ۴: (الف) امر کی تعریف لکھنے کے بعد اس کے صیغے بیان کریں؟ ۱۰

(ب) امر کے مجازی معنی میں سے تین مثالوں سمیت تحریر کریں؟ ۳×۵=۱۵

(ج) نہی کی تعریف اور اس کے صیغے بیان کریں؟ ۸

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چھٹا پرچہ: البلاغۃ

سوال نمبر ۱: فَصَاحَةُ الْكَلِمَةِ سَلَامَتُهَا مِنْ تَنَافُرِ الْحُرُوْفِ وَ مُخَالِفَةِ الْقِيَاسِ وَالْغَرَابَةِ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) فصاحت فی الکلام، مخالفت القیاس اور غرابت میں سے ہر ایک کی تعریفات سپرد قلم کریں؟

(ج) دروس البلاغۃ کی مصنّفین میں سے دو کا نام تحریر کریں؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ:

''فصاحت کلمہ، کلمہ کا تنافر حروف اور مخالفت قیاس اور غرابت سے محفوظ ہونا۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

تنافر حروف کلمہ میں پائے جانے والے ایسے وصف کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ کلمہ زبان پر ثقیل ہو جاتا ہے اور اس کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے، جیسے الظش اعُع

(ب) فصاحت فی الکلام:

فصاحت فی الکلام سے مراد یہ ہے کہ کلام کا مختلف کلمات کے اجتماع سے ہونے والے کلمات کے تنافر، ضعف تالیف اور تعقید سے محفوظ ہونا مگر اس کے کلمات فصیح ہوں۔

مخالفت قیاس:

کسی کلمہ کا معنی ظاہر نہ ہونا جیسے تکأکأ، افرنقع۔

(ج) مصنّفین کے نام:

حفنی ناصف، محمد دیاب

سوال نمبر ۲: البلاغة فی اللغة الوصول والانتها یقال بلغ فلان مراده اذا وصل الیه وبلغ الرکب المدینة اذا التهی الیها وتقع فی الاصلاح وصفا للکام والمتکلم۔

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ اور توضیح کریں؟

(ب) حال اور مقتضی الحال میں سے ہر ایک کی تعریف کریں؟

(ج) فصاحت کا لغوی معنی لکھنے کے بعد اس کی اقسام بیان کریں؟

جواب (الف): اعراب:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: بلاغت کا لغوی معنی ہے "کسی جگہ پہنچ جانا اور رک جانا جیسا کہ کوئی شخص جب اپنی منزل تک پہنچ جائے' تو کہا جاتا ہے "فلاں اپنی مراد کو پہنچ گیا" اسی طرح جب قافلہ اپنے شہر میں پہنچ جائے اور اس کا سفر ختم ہو جائے' تو کہا جاتا ہے: دو سوار شہر تک پہنچ گئے۔ اصطلاح میں بلاغت کلام اور متکلم کی صفت بنتی ہے۔

(ب) حال کی تعریف:

حال ایسے امر کو کہتے ہیں جو متکلم کو اپنی عبارت و کلام ایک خاص صورت کے مطابق لانے پر ابھارے۔

مقتضی الحال کی تعریف:

وہ مخصوص صورت جس کے مطابق کلام لائی جاتی ہے جیسے کس کی مدح کرنا ایک حال ہے، کلام کو لمبا کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ پس مدح حال اور اطناب (کلام کو لمبا کرنا) مقتضی الحال ہوگا۔

(ج) فصاحت کا لغوی معنی:

بیان وظہور

فصاحت کی اقسام:

فصاحت کی تین قسمیں ہیں:

فصاحة فی الكلمة، فصاحة فی الكلام، فصاحة فی المتكلم۔

سوال نمبر ۳: (الف) علم معانی کی تعریف لکھنے کے بعد یہ بتائیں کہ وہ کتنے ابواب میں منحصر ہے؟

(ب) خبر اور انشاء کی تعریفات لکھنے کے بعد انشاء کی اقسام تحریر کریں؟

(ج) انشائے طلبی کی تعریف لکھنے کے بعد اس کی اقسام کے صرف نام سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) علم معانی کی تعریف:

علم معانی ایک ایسا علم ہے جس کے ساتھ لفظ عربی کے وہ احوال پہچانے جاتے ہیں کہ ان کے ساتھ لفظ مقتضائے حال کے مطابق ہو جاتا ہے۔

ابواب:

علم معانی آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔

(ب) خبر کی تعریف:

خبر اس کلام کو کہتے ہیں: جس کے قائل کو یہ کہا جا سکے کہ وہ اپنی بات میں سچا ہے یا جھوٹا جیسے سَافَرَ مُحَمَّدٌ ۔

انشاء کی تعریف:

وہ کلام کہ جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے مثلاً سافر یا محمد۔

انشاء کی اقسام:

انشاء کی دو قسمیں ہیں: (۱) طلبی (۲) غیر طلبی

انشاء غیر طلبی:

جس میں کوئی طلب نہ ہو جیسے افعال مدح وغیرہ۔

(ج) انشاء طلبی کی تعریف:

ابھی ابھی گزری ہے۔

اقسام کے نام:

امر، نہی، استفہام، تمنی، ندا۔

سوال نمبر۴: (الف) امر کی تعریف لکھنے کے بعد اس کے صیغے بیان کریں؟

(ب) امر کے مجازی معنی میں سے تین مثالوں سمیت تحریر کریں؟

(ج) نہی کی تعریف اور اس کے صیغے بیان کریں؟

جواب: (الف) امر کی تعریف:

وہ کلام جس میں خود کو بلند کرتے ہوئے فعل کو طلب کیا جائے۔

امر کے صیغے:

امر کے لیے چار صیغے آتے ہیں:

(۱) فعل امر حاضر معروف: جیسے خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ ۔

(۲) فعل مضارع جس کے شروع میں لام امر ہو جیسے لِيَضْرِبْ

(۳) اسم فعل بمعنی امر حاضر جیسے: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

(۴) وہ مصدر جو فعل امر کے قائم مقام ہو جیسے سَعْيًا فِي الْخَيْرِ

(ب) امر کے تین مجازی معانی:

(۱) دعا کے لیے جیسے: رَبِّ اغْفِرْلِیْ

(۲) التماس کے لیے جیسے اپنے سے برابر والے سے کچھ طلب کرنا جیسے: اَعْطِنِی الْکِتَابَ

(۳) ارشاد کے لیے جیسے: اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ

(ج) نہی کی تعریف:

خود کو برائی کی جگہ رکھتے ہوئے کسی سے فعل کے نہ کرنے کا مطالبہ کرنا جیسے: لَا تَضْرِبْ

نہی کے صیغے:

نہی کا صرف ایک صیغہ ہے یعنی فعل مضارع جو لائے نہی کے ساتھ ہو جیسے لَا تَضْرِبْ

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلِ سنّت، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات **2024**



نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات



مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

شبیر برادرز®
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

مجموع الارقام	الورقة الاولیٰ:	الوقت المحدد
۱۰۰	تفسیر القرآن الکریم	ثلاث ساعات

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر1: (مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ) ردا علی من قال من الکفار ان له قلبین یعقل بکل منهما افضل من عقل محمد (وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ) بهمزة و یاء و بلایاء (تُظٰهِرُوْنَ) بلا الف قبل الهاء و بها و التاء الثانية فی الاصل مدغمة فی الظاء (مِنْهُنَّ) بقول الواحد مثلا لزوجته انت علی کظهر امی (اُمَّهٰتِكُمْ) ای کالامهات فی تحریمها بذلك المعدفی الجاهلية ظلاقا و انما تجب به الکفارة بشرطه کما ذکر فی سورة المجادلة۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ 25=15+10

(ب) خط کشیدہ کیا صیغے ہیں؟ 9

سوال نمبر2: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا ۔ الخ۔

(الف) مذکورہ آیت مبارکہ کا شان نزول تفصیلاً لکھیں؟ 15

(ب) اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ ۔

آیت میں موجود لفظ "الامانة" کی تشریح تفسیر جلالین کی روشنی میں کریں۔ 10

(ج) سورہ احزاب کا شان نزول تحریر کریں؟ 8

سوال نمبر3: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ٥

(الف) آیت کا ترجمہ لکھنے کے بعد شان نزول تحریر کریں؟ 16=8+8

(ب) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ٥

آیت کا ترجمہ لکھ کر شان نزول تحریر کریں؟ 12=7+5

(ج) خط کشیدہ صیغے شش اقسام اور ہفت اقسام میں کیا ہیں؟ 5

سوال نمبر 4: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ الآية نزلت ..... قوم اى رجال منكم من قوم عسى ان يكونوا خيرا منهم عند الله و لا نساء منكم من نساء عسى ان يكن خيرا منهن و لا تلمزوا انفسكم لا تعيبوا فتعابوا اى لا يعيب بعضكم بعضا .

(الف) ترجمہ کریں اور آیت کا شان نزول لکھیں؟ 8=8+10

(ب) نسب کے اعتبار سے طبقات تفسیر جلالین کی روشنی میں لکھیں؟ 10

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کتنے دن تک مؤخر کی گئی؟ تفسیر جلالین کی روشنی میں جواب لکھیں؟ 5

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الاولى: تفسير القرآن الكريم

سوال نمبر 1: (مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ) رَدًّا عَلٰى مَنْ قَالَ مِنَ الْكُفَّارِ اَنَّ لَهٗ قَلْبَيْنِ يَعْقِلُ بِكُلٍّ مِّنْهُمَا اَفْضَلَ مِنْ عَقْلِ مُحَمَّدٍ (وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰئِيْ) بِهَمْزَةٍ وَيَاءٍ وَبِلَا يَاءٍ (تُظٰهِرُوْنَ) بِلَا اَلِفٍ قَبْلَ الْهَاءِ وَبِهَا وَالتَّاءُ الثَّانِيَةُ فِي الْاَصْلِ مُدْغَمَةٌ فِي الظَّاءِ (مِنْهُنَّ) بِقَوْلِ الْوَاحِدِ مَثَلًا لِزَوْجَتِهٖ اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ (اُمَّهٰتِكُمْ) اَيْ كَالْاُمَّهَاتِ فِيْ تَحْرِيْمِهَا بِذٰلِكَ الْمُعَدِّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ طَلَاقًا وَاِنَّمَا تَجِبُ بِهِ الْكَفَّارَةُ بِشَرْطِهٖ كَمَا ذُكِرَ فِيْ سُوْرَةِ الْمُجَادِلَةِ .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کیا صیغے ہیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے) یہ ان کافروں کا رد ہے جو کہتے تھے کہ ان کے دو دل ہیں، جن سے وہ رسول اللہ سے زیادہ سمجھ رکھتے ہیں۔ (اور انہیں بنایا تمہاری بیویوں کو جن سے)۔ الّٰئی ہمزہ اور یاء کے ساتھ بھی پڑھ سکتے ہیں اور بغیر یاء کے بھی (کہ تم ظہار کرتے ہو) الف نہیں ہے ھاء سے پہلے اور الف کے ساتھ بھی یعنی تظہرون اور تظاہرون پہلی صورت میں پہلی تاء کا ظاء میں ادغام کیا، اصل میں تتظھرون تھا، (انہیں ان میں سے) مثال کے طور پر تم میں سے کوئی اپنی زوجہ/ بیوی سے کہے تو مجھ پر میری ماں کی طرح ہے۔ (تمہاری مائیں) یعنی تمہاری ماؤں کی طرح تم پر حرام نہیں

ہو جاتیں جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں اسے طلاق سمجھا جاتا تھا اس پر کفارہ واجب ہوتا ہے اپنی شرطوں کے ساتھ جس طرح سورۃ مجادلہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

(ب) خط کشیدہ صیغے:

تظهرون: جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف ثلاثی مزید از باب تفعّل۔

تجب: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع معروف مثال واوی از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

سوال نمبر 2: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا ۔ الخ۔

(الف) مذکورہ آیت مبارکہ کا شان نزول تفصیلاً لکھیں؟

(ب) اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ ۔

آیت میں موجود لفظ "الامانة" کی تشریح تفسیر جلالین کی روشنی میں کریں؟

(ج) سورہ احزاب کا شان نزول تحریر کریں؟

جوابات: (الف) آیات مبارکہ کا شان نزول:

☆ مسلمانوں میں کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے وقت کا انتظار کرتے رہتے تھے پھر وہ آپ کے حجروں میں داخل ہو جاتے، کھانا ملنے تک وہیں بیٹھے رہتے جس سے رسول اللہ کو اذیت پہنچتی تھی۔ اس وجہ سے یہ آیات مبارکہ نازل ہوئی۔

☆ آپ کے حجروں کے ادب کو بجالایا جائے؟ اس حوالے سے بھی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ جب رسول اللہ نے حضرت زینب سے نکاح فرمایا اور دعوت ولیمہ کی تو لوگ جماعت کی صورت میں آتے اور کھانا کھا کر چلے جاتے مگر آخر میں تین شخص ایسے تھے کہ جو باتوں میں مشغول ہو گئے اور دیر تک ٹھہرے رہے۔ مکان تنگ ہونے کی وجہ سے گھر والوں کو تکلیف ہو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے۔ پھر جب واپس آئے تو وہ لوگ ویسے ہی بیٹھے ہوئے اپنی باتوں میں مشغول تھے۔ آپ یہ دیکھ کر دوبارہ واپس تشریف لے گئے اور دروازے پر پردہ ڈال دیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی یعنی حضور نے حیاء کی وجہ سے انہیں جانے کو نہیں کہا تھا۔ یہ آیت مبارکہ پردہ کے حکم میں بھی نازل ہوئی۔

(ب) لفظ "اَلْاَمَانَة" کی تشریح:

لفظ "الامانة" کے معنی میں اختلاف ہے:

i- حضرت ابن مسعود کے نزدیک نماز روزہ، زکوۃ، حج، سچ بولنا، قرض ادا کرنا اور ناپ تول کرنا امانت ہے۔

ii- ابن عباس کے نزدیک فرائض ہیں۔

iii- ابوالعالیہ کے نزدیک امر اور نہی جن چیزوں سے متعلق ہے، وہ امانت ہے۔

iv- بعض کے نزدیک تکلیف شرعی اور بعض کے نزدیک معرفت الٰہیہ امانت ہے۔ پس اس امانت کو آسمان وزمین و پہاڑوں پر پیش کیا گیا انہوں نے اٹھانے سے انکار کر دیا اور انسان نے اسے اٹھالیا۔ بے شک انسان خسارہ میں ہے۔

(ج) سورۃ احزاب کا شانِ نزول:

اس سورۃ کو احزاب اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں غزوۂ احزاب کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ غزوہ احزاب کو غزوہ خندق بھی کہا جاتا ہے، یہ غزوہ نتائج کے اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں مشرکین مکہ، یہودی اور دیگر کئی قبائل مسلمانوں کے خلاف جمع ہو گئے تھے، لیکن اللہ نے انہیں شکست دی۔ یہ مدنی سورت ۵ ھ میں نازل ہوئی۔ اس کے علاوہ اس میں بہت سے احکام بھی (مثلاً پردہ کرنا، ظہار سے متعلق حکم، منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے شادی کرنا، ختم نبوت کا ذکر اور آداب نبوی وغیرہ) نازل ہوئے۔

سوال نمبر3: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ○

(الف) آیت کا ترجمہ لکھنے کے بعد شان نزول تحریر کریں؟

(ب) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ○

آیت کا ترجمہ لکھ کر شان نزول تحریر کریں؟

(ج) خط کشیدہ صیغے شش اقسام اور ہفت اقسام میں کیا ہیں؟

جوابات:

(الف) ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو اور انہیں اس طرح نہ پکارو جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو چلا کر پکارتے ہو، کہ کہیں تمہارے اعمال نہ

ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

شانِ نزول:

i- ایک موقع پر لشکر کا امیر بنانے پر صحابہ کے درمیان اختلاف رائے ہو گیا۔ حضرت ابو بکر نے اقرع بن حابس اور حضرت عمر نے قعقاع بن معبد کا نام پیش کیا۔ اس پر ابو بکر بولے: تمہارا مقصد محض میری مخالفت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی جواب میں یہی کہا۔ اس دوران ان دونوں کی آواز بلند ہو گئی۔ تب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

ii- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ثابت بن قیس کے بارے میں نازل ہوئی کہ وہ اونچا سنا کرتے تھے اور ان کی آواز بھی اونچی تھی۔ بات کرتے وقت ان کی آواز بلند ہو جایا کرتی تھی۔ بعض اوقات حضور کو اس سے اذیت ہوتی تھی۔

(ب) ترجمہ: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے، تو خوب تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو انجانے میں تکلیف نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر شرمندہ ہونا پڑے۔

شانِ نزول: ایک روایت ہے کہ مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نے ولید بن عقبہ اور ایک روایت کے مطابق بنی وکعیہ کو بنی مصطلق کے پاس وصولی زکوۃ کے لیے بھیجا۔ زمانہ جاہلیت میں ولید اور بنی مصطلق کے درمیان کچھ رنجش پائی جاتی تھی۔ بنی مصطلق کے لوگ ولید کے استقبال کے لیے آئے۔ مگر ولید سمجھے کہ لڑنے کے لیے آئے ہیں تو انہیں خوف لاحق ہو گیا، اسی غلط فہمی میں واپس آ گئے اور اپنے خیال کے مطابق بارگاہ الٰہی میں رپورٹ پیش کر دی کہ یا رسول اللہ معلوم ہوتا ہے کہ بنی مصطلق اسلام سے پھر گئے ہیں۔ پھر آپ نے تحقیق کے لیے حضرت خالد بن ولید کو بھیجا اور فرمایا کہ اچھی طرح تحقیق کرنا۔ ایک روایت کے مطابق بنی مصطلق والے خود آ گئے تھے۔ حضرت خالد نے آ کر عرض کیا: انہوں نے ان میں بھلائی سوا کچھ نہیں دیکھا۔ ممکن ہے دونوں باتیں ہوئی ہوں۔ غرضیکہ ثابت ہو گیا کہ ولید کی خبر بے اصل تھی، تو یہ آیت نازل ہوئی۔

(ج) خط کشیدہ صیغے:

فَتَبَيَّنُوْا: صیغہ جمع مذکر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید اجوف یائی از باب تفعّل

فَتُصْبِحُوْا: جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب افعال

سوال نمبر 4: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ اَلْآيَةَ نزلت..... قوم ای رجال منکم من قوم عسى ان یکونوا خیرا منهم عند الله و لا نساء منکم من نساء عسى ان یکن خیرا منهن

ولا تلمزوا انفسکم لا تعیبوا فتعابوا ای لا یعیب بعضکم بعضا۔

(الف) ترجمہ کریں اور آیت کا شانِ نزول لکھیں؟

(ب) نسب کے اعتبار سے طبقات تفسیر جلالین کی روشنی میں لکھیں؟

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کتنے دن تک مؤخر کی گئی؟ تفسیر جلالین کی روشنی میں جواب لکھیں؟

جوابات:

(الف) ترجمہ: اے ایمان والو! مذاق نہ اڑاؤ یہ آیت وفد تمیم کے بارے میں نازل ہوئی ..... کوئی قوم یعنی لوگ تم میں سے کسی قوم کا ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں اللہ کے ہاں اور نہ عورتیں تم میں سے عورتوں کا ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو عیب جوئی نہ کرو ورنہ تمہاری بھی عیب جوئی کی جائے گی یعنی ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ۔

شانِ نزول: یہ آیت بنو تمیم کے وفد سے متعلق نازل ہوئی جو حضرت عمار، حضرت خباب اور حضرت بلال وغیرہ غریب صحابہ کی غربت دیکھ کر ان کا مذاق اڑاتا تھا۔

(ب) نسب کے اعتبار سے طبقات:

i- شعوب یہ نسب کا سب سے اعلیٰ طبقہ ہے۔ ii- ان کے بعد عمائر

iii- پھر بطون　iv- پھر افخاذ اور پھر　v- فصائل سب سے آخر میں۔

(ج) وحی کا مؤخر ہونا:

اس حدیث میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک تین سال، بعض کے نزدیک اڑھائی سال، بعض کے نزدیک چھ ماہ اور بعض کے نزدیک چند ایام ہیں۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الثانية:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	الحديث و اصوله	۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے دو دو سوالات حل کریں؟

قسم اوّل ... حدیث

سوال نمبر 1: (۱) عن ابن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضب لست اكله و لا احرمه .

(۲) عن عبد الرحمن بن شبل رضی الله عنه ان النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عن اكل لحم الضب .

(الف) دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ 20=10+10

(ب) مذکورہ دونوں احادیث کی تشریح و توضیح اس انداز سے کریں کہ ان میں موجود تعارض ختم ہو جائے۔ 10

سوال نمبر 2: عن محمد بن علی بن حسین عن علی بن ابی طالب قال عق رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الحسن بشاة وقال يافاطمة احلقى راسه و تصدقى بزنة شعره فضة فوزناه فكان و زنه درهما اوبعض درهم رواه الترمذی .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟ 20=10+10

(ب) عقیقہ کا اصطلاحی معنی بیان کریں نیز عقیقہ کے بارے میں شرعی حکم تحریر کریں؟ 10=5+5

سوال نمبر 3: قال كان رجل يا كل فلم يسم حتى لم يبق من طعامه الا لقمة فلما رفعها الى فيه قال بسم الله اوله و اخره فضحك النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثم قال مازال الشيطان ياكل معه فلما ذكر اسم الله استقاء ما فى بطنه .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور تشریح اس انداز سے کریں کہ مسئلہ واضح ہو جائے۔ 20=10+10

(ب) کھانے کے آداب پر دلالت کرنے والی کوئی دو احادیث تحریر کریں؟ 10=5+5

قسم ثانی ...... اصول حدیث

سوال نمبر 4: (الف) خبر کا لغوی معنیٰ بیان کریں نیز اس کے اصطلاحی معنیٰ کے بارے میں کوئی دو اقوال تحریر کریں؟ 10=6+4

(ب) خبر متواتر کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ بیان کریں نیز متواتر کا حکم بیان کریں؟ 10=6+4

سوال نمبر 5: (الف) مشہور غیر اصطلاحی کی تعریف کر کے اس کی کوئی ایک مثال سپرد قلم کریں؟ 10=5+5

(ب) حدیث صحیح کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ بیان کر کے اسکی شرطیں تحریر کریں؟ 10=5+5

سوال نمبر 6: (الف) حدیث حسن کی تعریف اور حکم سپرد قلم کریں؟ 10=5+5

(ب) محکم اور مختلف الحدیث میں سے ہر ایک کی تعریف تحریر کریں؟ 10=5+5

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الثانية: الحديث و اصوله

قسم اوّل ...... حدیث

سوال نمبر 1: (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلضَّبُّ لَسْتُ اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ .

(۲) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ .

(الف) دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مذکورہ دونوں احادیث کی تشریح و توضیح اس انداز سے کریں کہ ان میں موجود تعارض ختم ہو جائے؟

جوابات:

(الف) اعراب: سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث ۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گوہ کھاتا ہوں نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

ترجمہ حدیث ۲: حضرت عبد الرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(ب) تشریح وتوضیح:

گوہ یعنی ضب ایک مشہور جانور ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی نر کے دو عضو تناسل ہوتے ہیں اور مادہ کی دو شرمگاہیں، اس کی مادہ ستر انڈے دیتی ہے اور یہ سات سو سال تک زندہ رہتے ہیں۔ چالیس دن میں ایک قطرہ پیشاب کرتے ہیں' پانی نہیں پیتے' صرف ہوا پر گزارہ کرتے ہیں۔ ایک گوہ نے نبی کریم کی رسالت کی گواہی بھی دی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طبعی کراہت کی وجہ سے اسے ناپسند فرماتے تھے، کیونکہ اس کی حرمت کے بارے میں کوئی وحی نازل نہ ہوئی۔ حضرت عبدالرحمٰن چونکہ مدینہ میں رہتے تھے اس کی وجہ سے ہوسکتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانے سے اس لیے منع فرمایا ہو، کیونکہ یہ اس علاقے کا جانور نہیں تھا۔

سوال نمبر 2: عن محمد بن علی بن حسین عن علی بن ابی طالب قال عق رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الحسن بشاة وقال يافاطمة احلقي راسه و تصدقي بزنة شعره فضة فوزناه فكان و زنه درهما اوبعض درهم . رواه الترمذی .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

(ب) عقیقہ کا اصطلاحی معنی بیان کریں نیز عقیقہ کے بارے میں شرعی حکم تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ حدیث شریف:

بیان کرتے ہیں محمد بن علی بن حسین حضرت علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی اور یہ فرمایا: اے فاطمہ اس کا سر مونڈو اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو، ہم نے بالوں کو وزن کیا تو ایک درہم یا کچھ درہم تھے۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

عق: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد مضاعف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ .

تصدقی: صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید از باب تَفَعُّلٌ .

(ب) عقیقہ کا اصطلاحی معنی:

نومولود بچے/ بچی کی جانب سے اس کی پیدائش کے ساتویں دن جانور ذبح کر کے جو خون بہایا جاتا ہے اسے عقیقہ کہتے ہیں۔

عقیقہ کا شرعی حکم:

عقیقہ کے شرعی حکم میں اختلاف ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا موقف ہے عقیقہ کرنا مستحب ہے خواہ لوگ اس پر دوام کیے ہوئے ہیں۔ جو بچہ سات روز سے قبل فوت ہو جائے اس کی طرف سے عقیقہ نہیں ہے۔

(۲) اہل ظواہر کے نزدیک عقیقہ کرنا فرض ہے۔

(۳) حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کے نزدیک بچے کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ کرنا واجب ہے۔ اگر والدین اس کا عقیقہ نہیں کرتے تو بالغ ہونے کے بعد وہ خود اپنا عقیقہ کر سکتا ہے۔

(۴) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا نقطہ نظر ہے کہ نومولود کا عقیقہ کرنا سنت ہے جب کہ عمل واجب ہے۔ جو شخص اس کی طاقت رکھتا ہے وہ اسے ہرگز ترک نہ کرے۔

(۵) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ عقیقہ کرنا نفلی عمل ہے۔ عقیقہ کرتے وقت لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کیا جائے گا۔

اس بارے میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: بچے کی طرف سے دو بکرے اور بچی کی طرف سے ایک بکرا ہے۔ یہ موقف فضیلت کا ہے۔

سوال نمبر 3: قال كان رجل ياكل فلم يسم حتى لم يبق من طعامه الا لقمة فلما رفعها الى فيه قال بسم الله اوله و اخره فضحك النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثم قال مازال الشيطان ياكل معه فلما ذكر اسم الله استقاء ما في بطنه .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور تشریح اس انداز سے کریں کہ مسئلہ واضح ہو جائے؟

(ب) کھانے کے آداب پر دلالت کرنے والی کوئی دو احادیث تحریر کریں؟

جوابات: (الف) حدیث شریف کا ترجمہ:

حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص کھانا کھا رہا تھا، اس نے بسم اللہ شریف نہیں پڑھی یہاں تک کہ اس کے کھانے سے صرف ایک لقمہ رہ گیا، جب اسے اٹھا کر منہ میں ڈالنے لگا، تو اس نے کہا: "بسم الله اوله و اخره" نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: اس کے ساتھ شیطان کھا رہا تھا، جب اس نے اللہ کا نام لیا جو کچھ شیطان کے پیٹ میں تھا، وہ اس نے قے کر دیا۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنے کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے کہ اس سے کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ شارحین کے نزدیک ابتداء میں بسم اللہ شریف نہ پڑھنے

کی وجہ سے برکت مفقود ہو گئی تھی، لیکن جب بسم اللہ شریف پڑھی تو وہ برکت واپس آ گئی جو شیطان کے پیٹ میں چلی گئی تھی اور اس طرح اس کوتاہی کا ازالہ ہو گیا۔ اگر چہ آخر میں ہی کیوں نہ پڑھی جائے۔

(ب) آدابِ طعام پر دلالت کرنے والی احادیث:

i- حضرت عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر پرورش بچہ تھا۔ میرے ہاتھ پیالے میں گردش کیا کرتے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ کا نام لو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

ii- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کھانا کھا کر شکر کرتا ہے، وہ اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھ کر صبر کرنے والا ہے۔

قسم ثانی ..... اصول حدیث

سوال نمبر 4: (الف) خبر کا لغوی معنی بیان کریں نیز اس کے اصطلاحی معنی کے بارے میں کوئی دو اقوال تحریر کریں؟

(ب) خبر متواتر کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں نیز متواتر کا حکم بیان کریں؟

جوابات: (الف) خبر کا لغوی معنی:

خبر کا لغوی معنی ہے: خبر دینا' اس کی جمع اخبار ہے۔

اصطلاحی معنی کے بارے میں دو اقوال:

i- خبر، حدیث کے مترادف ہے یعنی دونوں کا اصطلاحی معنی ایک ہے۔

ii- خبر، حدیث کا غیر ہے یعنی خبر وہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر سے نقل کی گئی ہو۔

(ب) خبر متواتر:

لغوی معنی: متواتر کا لغوی معنی ہے "مسلسل"۔

اصطلاحی معنی: وہ حدیث ہے جسے اتنے کثیر رواۃ روایت کریں جن کا جھوٹ پر متفق ہونا عادۃً محال ہو۔

حکم: خبر متواتر ضروری علم کا فائدہ دیتی ہے یعنی اس سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے۔

سوال نمبر 5: (الف) مشہور غیر اصطلاحی کی تعریف کر کے اس کی کوئی ایک مثال سپرد قلم کریں؟

(ب) حدیث صحیح کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کر کے اس کی شرطیں تحریر کریں؟

جوابات: (الف) مشہور غیر اصطلاحی کی تعریف

وہ حدیث ہے جو بغیر کسی معتبر شرائط کے زبان زد عام ہو۔

مثال: العجلة من الشيطان "جلدی کرنا شیطان کا کام ہے" اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے۔

(ب) حدیث صحیح کا لغوی و اصطلاحی معنی

صحیح کا لغوی معنی ہے درست ہونا، سقیم (بیمار) کا متضاد ہے۔ اصطلاح میں صحیح وہ حدیث ہے جسے عادل ضابط اپنے جیسے راوی سے نقل کرے، سند کے آخر تک اسی طرح ہو اور اس کی سند متصل ہو۔ نیز اس میں کوئی شذوذ بھی نہ ہو اور علت بھی نہ ہو۔

شرائط: اس کی پانچ شرطیں ہیں:

۱۔ اتصال سند ۲۔ راویوں کا عادل ہونا ۳۔ راویوں کا تام الضبط

۴۔ عدم علت ۵۔ حدیث کا شاذ نہ ہونا

سوال نمبر ۵: (الف) حدیث حسن کی تعریف اور حکم پر رقم کریں؟

(ب) محکم اور مختلف الحدیث میں سے ہر ایک کی تعریف تحریر کریں؟

جوابات: (الف) حدیث حسن:

وہ حدیث جس کا مخرج معروف ہو اس کے راوی مشہور ہوں۔ اس پر اکثر احادیث کا مدار ہو اور وہ یہ کہ جس کو اکثر علماء قبول کر لیں اور عام فقہاء اس کو استعمال کریں۔ (امام خطابی)

یا

ہر وہ حدیث جو اس طرح مروی ہو کہ سند میں کوئی راوی متہم بالکذب نہ ہو اور وہ شاذ نہ ہو۔ اس طرح کئی اسناد سے مروی ہو۔ (امام ترمذی)

حکم: حدیث حسن حجت ہونے میں صحیح حدیث کی طرح ہے اگرچہ قوت میں اس سے کم ہے۔

(ب) تعریفات اصطلاحات:

محکم: وہ مقبول حدیث ہے جو اپنی جیسی حدیث متعارض سے محفوظ ہو اسے محکم کہتے ہیں۔

مختلف الحدیث: وہ مقبول حدیث جو اپنی جیسی حدیث کے معارض ہو لیکن ساتھ ساتھ ان میں تطبیق ممکن ہو۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الثالثة	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	فقه	۱۰۰

حصہ اول بہار شریعت

سوال نمبر 1: (الف) کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں کوئی دو احادیث تحریر کریں؟

(ب) دستر خوان پر گرے ہوئے روٹی کے ٹکڑے کو کھا لینے کی فضیلت میں کوئی ایک حدیث بیان کریں؟

سوال نمبر 2: (الف) ولیمہ کسے کہا جاتا ہے؟ نیز دعوت ولیمہ کو قبول کرنے کا شرعی حکم بیان کریں؟

(ب) مہمان کے لیے جو چار باتیں ضروری ہیں وہ تحریر کریں؟

سوال نمبر 3: (الف) سونے چاندی کی چیزوں کے استعمال کی ممانعت کس صورت میں ہے؟ تفصیلا جواب تحریر کریں؟

(ب) سدل یعنی سر یا شانے پر کپڑا ڈال کر لٹکائے رکھنا کب مکروہ اور کب مکروہ نہیں؟ بیان کریں؟

حصہ دوم فقہ حنفی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر 4: (الف) حدیث ضعیف کی تعریف لکھیں نیز کوئی دو ایسی صورتیں تحریر کریں جن سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے؟

(ب) قرآن وحدیث سے تقلید کے ثبوت پر کوئی ایک دلیل سپرد قلم کریں؟

سوال نمبر 5: (الف) امام نووی نے بدعت کی جو پانچ قسمیں بیان کی ہیں ان میں سے تین کی مختصر وضاحت تحریر کریں؟

(ب) کیا رفع یدین کی حدیث منسوخ ہے؟ اپنا موقف دلیل سے ثابت کریں؟

سوال نمبر 6: (الف) آمین بالجہر اور قرأت خلف الامام میں سے ہر ایک کے بارے میں اپنا موقف دلائل سے ثابت کریں؟

(ب) دو نمازیں جمع کرنے کا حکم بیان کریں نیز بتائیں کہ کیا دو نمازیں صورتاً جمع ہو سکتی ہیں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقۃ الثالثۃ: فقہ

حصہ اول: بہار شریعت

سوال نمبر 1: (الف) کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں کوئی دو احادیث سپرد قلم کریں؟

(ب) دسترخواں پر گرے ہوئے روٹی کے ٹکڑے کو کھا لینے کی فضیلت میں کوئی ایک حدیث بیان کریں؟

جوابات:

(الف) کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کے حوالے سے احادیث:

۱۔ وحشی بن وحب سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکٹھے مل کر کھانا کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو، تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی۔

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ کا نام ذکر کرے اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے "بسم اللہ اولہ وآخرہ"۔

(ب) گرے ہوئے ٹکڑے کو اٹھا کر کھانے کی فضیلت:

حدیث: طبرانی نے عبداللہ ابن حرام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان وزمین کی برکات سے ہے۔ جو شخص دسترخوان سے گری ہوئی روٹی اٹھا کر کھالے گا، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

سوال نمبر 2: (الف) ولیمہ کسے کہا جاتا ہے؟ نیز دعوت ولیمہ کو قبول کرنے کا شرعی حکم بیان کریں؟

(ب) مہمان کے لیے جو چار باتیں ضروری ہیں وہ تحریر کریں؟

جوابات: ولیمہ کی تعریف:

ولیمہ یہ ہے کہ شب زفاف کی صبح کو اپنے دوست واحباب، عزیز واقارب اور اہل محلہ کی حسب استطاعت ضیافت کرے۔

دعوت ولیمہ قبول کرنے کی شرعی حیثیت: دعوت ولیمہ سنت ہے۔ جانور ذبح کرنا اور کھانا تیار

کروانا جائز ہے، جو لوگ بلائے جائیں ان کو جانا چاہیے اور ان کا جانا میزبان کے لیے باعث مسرت ہوگا۔ جس کو ولیمہ کی دعوت دی جائے، اس کا جانا سنت ہے۔ اگر اس موقع پر غیر شرعی خرافات ہوں تو اس تقریب میں نہیں جانا چاہیے اور بغیر دعوت کے جانا بھی درست نہیں ہے۔

(ب) مہمان کے لیے ضروری باتیں:

مہمان کے لیے چار باتیں ضروری ہیں:

۱- جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔

۲- جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو۔

۳- بغیر میزبان کی اجازت کے وہاں سے نہ اٹھے۔

۴- وقت رخصت میزبان کے حق میں دعائے خیر کرے۔

سوال نمبر 3: (الف) سونے چاندی کی چیزوں کے استعمال کی ممانعت کس صورت میں ہے؟ تفصیلاً جواب تحریر کریں؟

(ب) سدل یعنی سر یا شانے پر کپڑا ڈال کر لٹکائے رکھنا کب مکروہ اور کب مکروہ نہیں؟ بیان کریں؟

جوابات:

(الف) سونا چاندی کی چیزوں کے استعمال کی ممانعت کی صورت:

سونے چاندی کو سوائے زیورات کے دوسری کسی بھی چیز میں استعمال کرنا مرد و عورت دونوں کے لیے ممنوع و ناجائز ہے مثلاً سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا وغیرہ۔

سونا چاندی کی چیزوں کی ممانعت کی صورت یہ ہے کہ ان کو استعمال کرنا ہی مقصود ہو اور اگر یہ مقصود نہ ہو تو ممانعت نہیں مثال کے طور پر سونے چاندی کی پلیٹ یا کٹورے/ پیالے میں سالن رکھا ہوا ہے اگر کھانا اسی میں پڑا رہے، تو مال کا ضیاع ہے، اس کو اس سے نکال کر دوسرے برتن میں لے کر کھائے یا پیے۔ یا پیالی میں تیل تھا اس کو علیحدہ برتن میں ڈال کر استعمال کیا، اس غرض سے کہ اس کا استعمال ناجائز ہے، تو اب یہ کھانا پینا اور یہ تیل کا استعمال جائز ہو جائے گا لیکن اگر بغرض استعمال پیالی سے تیل لے کر سر اور داڑھی پر لگایا اس طرح کرنا ناجائز ہے، اس سے/ ایسا کرنے سے بچنا چاہیے کہ یہ بھی استعمال میں ہی آتا ہے۔

(ب) سدل یا شانے پر کپڑا ڈالنے کا حکم:

نماز میں سدل یعنی سر یا شانے پر کپڑا ڈال کر لٹکائے رکھنا مکروہ ہے۔ اگر نماز میں نہ ہو تو مکروہ ہے یا نہیں؟ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کرتا یا پاجامہ یا تہبند پہنا ہوا ہے، تو پھر کپڑا لٹکانا مکروہ نہیں اور اگر کرتا نہیں

پہنا تو کمرا دہ ہے۔

حصہ دوم ..... فقہ حنفی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر 4: (الف) حدیث ضعیف کی تعریف لکھیں نیز کوئی دو ایسی صورتیں تحریر کریں جن سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے؟

(ب) قرآن و حدیث سے تقلید کے ثبوت پر کوئی ایک دلیل سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) حدیث ضعیف کی تعریف:

وہ حدیث جس کے راویوں میں حدیث صحیح کی ایک سے زیادہ صفات مفقود ہوں، حدیث ضعیف کہلاتی ہے۔

حدیث ضعیف کے قوی ہونے کی صورتیں:

(۱) اہل علم کے عمل سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے مثلاً حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: و العمل علی هذا عند اهل العلم (اس روایت پر اہل علم کا عمل ہے)۔

(۲) جب کوئی مجتہد کسی ضعیف حدیث سے استدلال کرے تو وہ قوی بن جاتی ہے، جس طرح فقہاء نے اپنی تصانیف میں اس کی تصریح کی ہے۔

(۳) جب اولیاء، صالحین اور صوفیاء کسی روایت کو معمول بہ بنائیں تو وہ قوی ہو جاتی ہے مثلاً صلوٰۃ تسبیح ضعیف روایت سے ثابت ہے۔

(ب) تقلید کے ثبوت میں ایک آیت اور ایک حدیث:

تقلید کی تعریف: لغوی معنی ہے گلے میں پٹہ ڈالنا اور شرعی معنی ہے کہ کسی شخص کی بات پر بغیر دلیل اور حجت کے عمل کرنا۔

قرآن سے دلیل: ارشاد ربانی ہے: "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ " دوسری جگہ ارشاد ہے: "وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ " علاوہ ازیں بہت سی آیات ہیں جو ثبوت تقلید پر دلالت کرتی ہیں۔

حدیث سے دلیل:

صحیح بخاری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: "تم میری اقتداء کرو اور جو تمہارے بعد آئیں وہ تمہاری اقتداء کریں۔" جامع صغیر میں روایت موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے اہل علم بزرگوں کی پیروی اور معیت میں برکت ہے۔

سوال نمبر 5: (الف) امام نووی نے بدعت کی جو پانچ قسمیں بیان کی ہیں ان میں سے تین کی مختصر وضاحت تحریر کریں؟

(ب) کیا رفع یدین کی حدیث منسوخ ہے؟ اپنا مؤقف دلیل سے ثابت کریں؟

جوابات:

تین بدعات کی وضاحت:

بدعتِ مکروہہ: وہ نیا کام جس سے کوئی سنت چھوٹ جائے، اگر سنت غیر مؤکدہ چھوٹ جائے تو یہ بدعتِ مکروہ تنزیہی ہے اور اگر سنت مؤکدہ چھوٹ جائے تو یہ مکروہ تحریمہ ہوگی۔

بدعت مباحہ: وہ نیا کام جو خلاف شرع نہ ہو اور بغیر نیت خیر کے کیا جانے جیسے شادی بیاہ پر چراغاں کرنا وغیرہ۔

بدعت حرام: وہ نیا کام جو خلاف شرع ہو اور فرض یا واجب کو ترک کرنے کی وجہ بنے جیسے بزرگان دین کے مزارات پر ناچنا اور گانا وغیرہ۔

(ب) رفع یدین کی منسوخی:

اسلام کے آغاز میں رفع یدین مشروع تھا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی رفع یدین کرتے تھے بعد میں انہوں نے ترک کر دیا تھا۔ رفع یدین کی منسوخی کے حوالے سے دلائل درج ذیل ہیں:

ترک رفع یدین سے متعلق دلائل:

1- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز ادا کی، ان سب نے تکبیر اولیٰ کے علاوہ اپنے ہاتھوں کو بلند نہیں کیا۔

2- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز شروع کی، تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر نماز سے فارغ ہونے تک دونوں ہاتھوں کو نہیں اٹھایا۔

3- حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر اولیٰ کے وقت ہاتھ بلند کرتے، پھر کسی اور مقام پر ہاتھ بلند نہ فرماتے۔

سوال نمبر 6: (الف) آمین بالجہر اور قرأت خلف الامام میں سے ہر ایک کے بارے میں اپنا مؤقف دلائل سے ثابت کریں؟

(ب) دو نمازیں جمع کرنے کا حکم بیان کریں نیز بتائیں کہ کیا دو نمازیں صورتاً جمع ہو سکتی ہیں؟

جوابات: (الف) آمین بالجہر سے متعلق مسئلہ:

احناف کے نزدیک آمین سراً کہنا آمین بالجہر کہنے سے زیادہ اولیٰ ہے۔

نماز میں آہستہ آمین کہنا ہی مسنون ہے۔ نماز میں پست آواز سے آمین کہنا چاہیے اس بارے میں تحقیقی نقطہ نظر یہ ہے کہ نماز میں آہستہ آمین کہنا ہی مسنون ہے۔ اس کے چند دلائل درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوران نماز چار مقامات میں اپنی آواز پست رکھی جائے: i- تعوذ کہتے وقت، ii- تسمیہ پڑھتے وقت، iii- ثناء پڑھتے وقت، iv- آمین کہتے وقت

(۲) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ نے جب غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہا تو فرمایا: آمین اور آواز پست رکھی۔

قرأت خلف الامام/الامام:

امام کی اقتداء میں مقتدی کا قرأة کرنا ناجائز اور سخت منع ہے بلکہ مقتدی کو چاہیے کہ جب امام قرأت کر رہا ہو تو خاموش اور توجہ سے سنے، کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

دلیل قرآنی (ترجمہ):

''اور جب قرآن پڑھا جائے، تو تم اسے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

اس حوالے سے احادیث درج ذیل ہیں:

دلائل:

۱- ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے حلف لیا کہ ہم امام کی اقتداء میں قرأت نہیں کریں گے۔

۲- حضرت عبداللہ بن ابویعلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع فرماتے تھے۔

۳- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس کی نماز نہیں ہوگی۔

(ب: دو نمازیں جمع کرنے کا حکم مع دلائل:

شرعی طور پر دو مختلف اوقات کی نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا منع ہے۔ فقہ حنفی کا بھی یہی مؤقف ہے، اس ممانعت کے دلائل درج ذیل ہیں:

۱- ارشاد خداوندی ہے: إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت میں فرض کی گئی ہے)۔

۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات اور مزدلفہ کے سوا ہر نماز کو اس کے اپنے وقت میں ادا فرماتے تھے۔

۳- حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بغیر عذر کے دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۴- حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں بغیر عذر کے جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا۔

دو نمازوں کے صورتاً جمع کرنے کا حکم:

دو نمازوں کو ان کے اپنے اپنے وقت میں اس طرح پڑھنا کہ وہ صورتاً جمع ہو جائیں صحیح و جائز ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ دو قریب الوقت نمازوں میں سے پہلے کو انتہائی تاخیر سے اور دوسری کو بالکل ان کے ابتدائی وقت میں ادا کرنے سے وہ دونوں نمازیں بظاہر جمع ہو جاتی ہیں، لیکن حقیقتاً وہ دونوں اپنے اصل وقت میں ہی ادا ہوتی ہیں۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الرابعة	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	اصول الفقه	۱۰۰

نوٹ: کوئی تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر 1: اجماع هذه الامة بعد ما توفي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في فروع الدين حجة موجبة للعمل بها شرعا كرامة لهذه الامة ثم الاجماع على اربعة اقسام۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) اجماع کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟

(ج) عوام الناس کا اجتہاد معتبر ہے یا نہیں؟ تحریر کریں؟

سوال نمبر 2: (الف) کیا اجماع کی پہلی تقسیم کے علاوہ اور تقسیم بھی ہے؟ اگر ہے تو اس میں کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟

(ب) اجماع مرکب کی تعریف کر کے اس کی مثال بیان کریں؟

(ج) کیا کبھی اجماع مرکب کی حجیت ختم بھی ہو سکتی ہے؟ وضاحت کریں؟

سوال نمبر 3: (الف) اجماع مرکب کی ایک قسم "عدم القائل بالفصل" ہے اس کی وضاحت کریں؟

(ب) عدم القائل بالفصل کی اقسام بیان کر کے کوئی سی ایک قسم کی مثال بیان کریں؟

(ج) کسی مجتہد کے لیے قیاس کو اختیار کرنا کب جائز ہے؟

سوال نمبر 4: القياس حجة من حجج الشرع يجب العمل به عند انعدام ما فوقه من الدليل في الحادثة و قد ورد في ذلك الاخبار والآثار۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز حجت قیاس پر کوئی ایک دلیل سپرد قلم کریں؟

(ب) صحت قیاس کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟ کوئی سی ایک شرط کی مثال بھی تحریر کریں؟

(ج) نماز اور روزے کے وجوب کا سبب تحریر کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الرابعة: اصول الفقه

سوال نمبر 1: اِجْمَاعُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فُرُوْعِ الدِّيْنِ حُجَّةٌ مُوْجِبَةٌ لِلْعَمَلِ بِهَا شَرْعًا كَرَامَةً لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ ثُمَّ الْاِجْمَاعُ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَقْسَامٍ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) اجماعت کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟

(ج) عوام الناس کا اجتہاد معتبر ہے یا نہیں؟ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس امت کا فروع دین میں اجماع حجت ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے اور یہ اس امت کی کرامت وشرافت کی وجہ سے ہے۔ پھر اجماع کی چار اقسام ہیں:

(ب) اقسام اجماع: اجماع کی دو قسمیں ہیں: i- اجماع سندی، ii- اجماع مذہبی۔

i- اجماع سندی: امت رسول اللہ میں سے ایک زمانہ کے سب علماء کا اجماع اجماع سندی کہلاتا ہے اور اس کی چار قسمیں ہیں۔

ii- اجماع مذہبی: کسی حکم پر بعض مجتہدین کا اجماع اجماع مذہبی کہلاتا ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں ،اجماع مرکب و اجماع غیر مرکب۔

(ج) عوام الناس کا اجتہاد:

عوام الناس کا اجتہاد غیر معتبر ہے، کیونکہ عام لوگوں میں اجتہاد کی شرائط مفقود ہوتی ہیں۔

سوال نمبر 2: (الف) کیا اجماع کی پہلی تقسیم کے علاوہ اور تقسیم بھی ہے؟ اگر ہے تو اس میں کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں

(ب) اجماع مرکب کی تعریف کر کے اس کی مثال بیان کریں؟

(ج) کیا کبھی اجماع مرکب کی حجیت ختم بھی ہو سکتی ہے؟ وضاحت کریں۔

جوابات: (الف) اجماع کی پہلی قسم کے علاوہ اور تقسیم:

اجماع دو طرح کا ہوتا ہے ایک کو اجماع سندی کہتے ہیں اور دوسرا اجماع مذہبی کہلاتا ہے یعنی کسی حکم پر

بعض مجتہدین کا اجماع۔اس اجماع کی دو قسمیں ہیں۔

i- اجماع مرکب ii- اجماع غیر مرکب

پھر اجماع مرکب کی ایک اور قسم "عدم القائل بالفصل" ہے۔

(ب) اجماع مرکب کی تعریف ومثال:

جب کسی نئے پیدا ہونے والے مسئلہ پر مجتہدین کا اتفاق ہے لیکن حکم کی علت میں ان کی درمیان اختلاف ہو تو اجماع مرکب کہلاتا ہے جیسے کسی شخص کو قے آئی اور اس نے عورت کو ہاتھ بھی لگایا، وضو دونوں کے نزدیک ٹوٹ جائے گا اگرچہ ہمارے نزدیک اس کی علت قے کرنا اور امام شافعی کے نزدیک عورت کو ہاتھ لگانا ہے۔

(ج) اجماع مرکب کی حجیت کا ختم ہونا:

اگر علتوں میں فساد پیدا ہو جائے، تو اجماع مرکب کی حجیت ختم ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ اگر کسی دلیل شرعی سے ثابت ہو جائے کہ قے ناقص وضو نہیں ہے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر ثابت ہو جائے کہ عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، تو امام شافعی کے نزدیک وضو نہ ٹوٹے گا، کیونکہ اس صورت میں علت جس پر حکم کی بنیاد ہے فاسد ہو جاتی ہے اور اس فساد کا احتمال دونوں طرف رہتا ہے، کیونکہ ممکن ہے کہ امام ابوحنیفہ عورت کو ہاتھ لگانے کے مسئلہ پر حق پر ہوں لیکن قے والے مسئلہ میں ان کا اجتہاد درست نہ ہو اور اسی طرح امام شافعی قے والے مسئلہ پر حق پر ہوں اور عورت کو چھونے کے مسئلہ میں ان کا اجتہاد درست نہ ہو۔غرض یہ کہ اجماع کی بنیاد علت پر ہوتی ہے اور اگر علت میں فساد ظاہر ہو جائے، تو اجماع ختم ہو جائے گا۔

سوال نمبر 3: (الف) اجماع مرکب کی ایک قسم "عدم القائل بالفصل" ہے اس کی وضاحت کریں؟

(ب) عدم القائل بالفصل کی اقسام بیان کر کے کوئی سی ایک قسم کی مثال بیان کریں؟

(ج) کسی مجتہد کے لیے قیاس کو اختیار کرنا کب جائز ہے؟

جوابات: (الف) عدل القائل بالفصل:

عدم القائل بالفصل کا معنی ہے "فصل (فرق) کا قائل نہ ہونا"۔لہٰذا جب اختلافی مسئلوں میں سے ایک ثابت ہو جائے تو لازماً ہے کہ دوسرا بھی ثابت ہو جائے۔یعنی یا تو مخالف کے نزدیک دونوں مسئلے ثابت ہوں گے یا نہیں، تیسری کوئی صورت نہیں، کیونکہ دونوں میں فرق کا قائل کوئی نہیں ہے۔

(ب) اقسام عدل القائل بالفصل:

عدم القائل بالفصل کی دو اقسام ہیں:

۱- دونوں مسئلوں کا منشاء اختلاف ایک ہو۔

۲- دونوں مسئلوں کا منشاء اختلاف ایک نہ ہو بلکہ الگ الگ ہو۔

ان میں سے پہلے قسم حجت بن سکتی ہے اور دوسری قسم حجت نہیں ہے۔

مثال شرط/قسم نمبر 2:

منشاء اختلاف دونوں کا ایک نہ ہو بلکہ الگ الگ ہو جیسے جب قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' تو بیع فاسد سے بھی ملک ثابت ہوگی' کیونکہ جن کے نزدیک قے ناقص وضو ہے وہ بیع فاسد سے ملک کا حصول بھی مانتے ہیں اور جو ایک کو نہیں مانتے وہ دوسرے کو بھی نہیں مانتے۔

(ج) مجتہد قیاس اختیار کرسکتا ہے:

جب کسی نے مسئلہ کا حکم معلوم کرنا ہو اور اس کا حکم قرآن وسنت اور اجماع سے نہ مل رہا ہو، تو ایک مجتہد اپنی رائے سے فیصلہ کرسکتا ہے یعنی قیاس اختیار کرسکتا ہے۔

سوال نمبر 4: القياس حجة من حجج الشرع يجب العمل به عند انعدام ما فوقه من الدليل في الحادثة و قد ورد في ذلك الاخبار و الآثار۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز حجت قیاس پر کوئی ایک دلیل سپرد قلم کریں؟

(ب) صحت قیاس کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟ کوئی سی ایک شرط کی مثال بھی تحریر کریں؟

(ج) نماز اور روزے کے وجوب کا سبب تحریر کریں؟

جوابات: (الف) عبارت کا ترجمہ:

قیاس شرعی حجتوں میں سے ایک حجت ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے، جب کسی مسئلہ میں اس سے اوپر کی دلیل موجود نہ ہو۔ تحقیق اس بارے میں اخبار اور آثار وارد ہیں۔

قیاس کی حجیت پر دلیل: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حکم بنا کر روانہ کرنے کا قصد فرمایا' تو ان سے یوں مخاطب ہوئے: اے معاذ! کس طرح فیصلہ کرو گے؟ عرض کیا: قرآن کریم کے مطابق۔ فرمایا: اگر قرآن کریم میں کسی مسئلہ کا حل دستیاب نہ ہوا تو پھر کیا کرو گے؟ عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے۔ فرمایا: اگر کسی مسئلہ کا حل سنت میں بھی دستیاب نہ ہوا تو پھر کیا کرو گے؟ عرض کیا: تب میں اپنے رائے کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور اظہار مسرت فرمایا۔

(ب) صحت قیاس کی شرائط:

صحت قیاس کی پانچ شرائط ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- اس کی وجہ سے کسی نص کا حکم تبدیل نہ ہوتا ہو۔

۲- تعلیل کا مقصد کوئی شرعی مسئلہ ثابت کرنا ہو۔

۳- اصل سے فرع کی طرف منتقل ہونے والا حکم عقل کے خلاف نہ ہو۔

۴- فرع سے متعلق کوئی نص موجود نہ ہو۔

۵- وہ کسی نص کے مقابل نہ ہو جیسا کہ حضرت حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حالت نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مذکورہ شرائط میں نمبر 4 کی مثال:

مثال نمبر 4: اگر کوئی شخص کفارہ قتل پر قیاس کرتے ہوئے کہے کہ قسم اور ظہار کے کفارہ میں کافر غلام کو آزاد کرنا جائز نہیں تو یہ قیاس غلط ہے، کیونکہ کفارہ قتل کے بارے میں غلام مومن ہونے کی شرط ہے: فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ جبکہ قسم اور ظہار کے بارے میں نص مطلق ہے۔ لہذا کفارہ قتل پر قیاس کرنے کی دوسری نص یعنی مطلق کا ابطال لازم آئے گا۔

(ج) نماز کا سبب وجوب:

نماز کا سبب وجوب "وقت کا پایا جانا" ہے۔

روزے کا سبب وجوب:

روزے کا وجوب سبب "رمضان المبارک کے مہینے کا آنا" ہے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/١٤٤٥ھ

الوقت المحدد: ثلاث ساعات — الورقة الخامسة: علم المیراث — مجموع الارقام: ١٠٠

نوٹ: سوال نمبر 5 لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر 1: (الف) علم فرائض کو نصف علم کہنے کی وجوہ تحریر کریں؟ 10

(ب) عصبہ کی تعریف کر کے اس کی اقسام کے نام سپرد قلم کریں؟ 10

سوال نمبر 2: (الف) ترکہ کے متعلق اربعہ تحریر کریں؟ 10

(ب) موانع ارث بیان کریں؟ 10

سوال نمبر 3: (الف) خاوند اور باپ کے احوال تحریر کریں؟ 10

(ب) اصحاب الفرائض کل کتنے ہیں؟ اور ان میں مرد کتنے اور عورتیں کتنی ہیں؟ 10

سوال نمبر 4: (الف) عصبہ بنفسہ کی تعریف اور اس کی اقسام کے نام بیان کریں؟ 10

(ب) دو عددوں میں پائی جانے والی نسبتیں کتنی اور کون کون سی ہیں؟ تحریر کریں؟ 10

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے چار مسائل حل کریں؟ 40=10x4

(۱)	باپ	دو بیٹیاں	
(۲)	بیوی	بھائی	
(۳)	بیوی	والد	بیٹا
(۴)	شوہر	والدہ	چچا
(۵)	بیوی	بیٹی	باپ
(٦)	دادی	حقیقی بہن	بیٹا

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الخامسة: علم المیراث

نوٹ: سوال نمبر 5 لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1: (الف) علم فرائض کو نصف علم کہنے کی وجوہ تحریر کریں؟

(ب) عصبہ کی تعریف کر کے اس کی اقسام کے نام سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) علم الفرائض کو ''نصف علم'' کہنے کی وجوہات:

۱- انسان کی دو حالتیں ہیں: (i) زندگی، (ii) موت۔

زندگی میں باقی تمام علوم کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ علم فرائض موت کے ساتھ خاص ہے۔ اس لحاظ سے علم فرائض ''نصف العلم'' ہوا۔

۲- ملک کی دو صورتیں: (i) ملک اختیاری، (ii) ملک غیر اختیاری۔

وراثت کے علاوہ بقیہ تمام اشیاء کا تعلق ''ملک اختیاری'' سے ہے۔

اس لحاظ سے بھی علم فرائض ''نصف علم'' ہوا۔

۳- احکام شرعیہ کی باعتبار ماخذ دو اقسام ہیں: (i) وہ احکام شرعیہ جو قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔ (ii) وہ احکام شرعیہ جو قیاس واجتہاد سے ثابت ہیں۔ چونکہ علم فرائض کے تمام مسائل قرآن و حدیث سے مستنبط ہیں، اس لحاظ سے بھی علم فرائض ''نصف علم'' ہوا۔

(ب) عصبہ کی تعریف اور اس کی اقسام:

لغوی طور پر عصبات سے مراد وہ لوگ ہیں جو باپ کی طرف سے میت سے رشتہ دار ہوں۔ علم الفرائض کی اصطلاح میں عصبات سے وہ لوگ مراد ہیں کہ شریعت نے مال وراثت سے ان کے حصص تو مقرر نہیں کیے مگر ذوی الفروض کو دینے کے بعد بقیہ ترکہ انہیں دیا جاتا ہے۔

اقسام: عصبہ کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں۔

i- عصبہ نسبی، ii- عصبہ سببی

عصبہ نسبی: عصبہ نسبی کی مزید تین اقسام ہیں:

i- عصبہ بنفسہ ii- عصبہ بغیرہ iii- عصبہ مع غیرہ

عصبہ سببی: عصبہ سببی کی مزید دو قسمیں ہیں:

i- مولٰی العتاقة ii- مولٰی الموالاة

سوال نمبر 2: (الف) ترکہ کے متعلق اربعہ تحریر کریں؟

(ب) موانع ارث بیان کریں؟

جوابات: (الف ب) ترکہ سے متعلق حقوق:

میت کے اموال متروکہ سے بالترتیب چار حقوق متعلق ہیں:

۱- تجہیز و تکفین: ترکہ سے متعلق پہلا حق تجہیز و تکفین ہے، جس کا میت کے مال سے بغیر کنجوسی اور اسراف سے انتظام کیا جائے گا۔

۲- قضائے دین: ترکہ سے متعلق دوسرا حق قضائے دین ہے یعنی تجہیز و تکفین کے بعد جو مال بچ جاتا ہے، اس سے میت کے قرضہ کی ادائیگی کی جائے گی۔

۳- وصیت: ترکہ سے متعلق تیسرا حق وصیت ہے یعنی اگر میت نے اپنی زندگی میں کوئی وصیت کی ہو، تو جو مال بچ جائے گا اس کے تہائی حصہ سے اس کی وصیت پوری کی جائے گی۔

۴- تقسیم میراث: ترکہ سے متعلق چوتھا حق تقسیم میراث ہے۔ پھر باقی مال ورثاء میں قرآن وسنت اور اجماع کے طریقے سے تقسیم کیا جائے گا۔

(ب) موانع ارث:

موانع ارث چار ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- رقیت: غلام ہونا، یعنی جب وارث کسی کا غلام ہو، تو اپنے کسی رشتہ دار کی میراث نہ پائے گا۔ خواہ رقیت کامل ہو یا رقیت ناقص ہو۔

۲- قتل: کسی شخص کو جان سے ہلاک کر دینا، یہ دوسرا مانع ارث ہے، قاتل وراثت سے محروم قرار پائے گا۔

۳- اختلاف دین (مذہب): وارث اور موروث دونوں میں سے ایک کا مسلمان ہونا اور دوسرے کا غیر مسلم ہونا، یہ وراثت کا تیسرا مانع ہے۔

۴- اختلاف دار (ملک): میت اور وارث کا وطن الگ الگ ملکوں میں ہونا لیکن یہ وطن الگ تب مانا جائے گا، جب دونوں ملکوں کے بادشاہ مستقل اور الگ الگ ہوں اور ان بادشاہوں کی فوج اور لشکر الگ ہو۔ ایک ملک میں الگ الگ ریاستیں، جن کے نواب راجے علیحدہ علیحدہ ہوں، مختلف وطن نہیں کہلائیں گے۔

سوال نمبر3: (الف) خاوند اور باپ کے احوال تحریر کریں؟

(ب) اصحاب الفرائض کل کتنے ہیں؟ اور ان میں مرد کتنے اور عورتیں کتنی ہیں؟

جوابات: (الف) باپ کی حالتیں:

باپ کی تین حالتیں ہیں:

۱- سدس (1/6): جب میت کے بیٹے یا پوتے (اگرچہ نیچے تک) ہوں۔

۲- سدس مع العصبہ: جب میت کی بیٹیاں یا پوتیاں ہوں۔

۳- محض عصبہ: جب ان میں سے کوئی بھی نہ ہو۔

شوہر کی حالتیں:

شوہر کی دو حالتیں ہیں:

(۱) نصف (1/2) جب میت کی اولاد نہ ہو یعنی بیٹا، بیٹی یا پوتا، پوتی خواہ نچلے درجہ تک نہ ہو۔

(۲) ربع (1/4) جب میت کی اولاد ہو یعنی بیٹا: بیٹی یا پوتا، پوتی خواہ نچلے درجہ تک کوئی بھی موجود ہو۔

(ب) اصحاب فروض کی تعداد:

جن افراد کے حصے قرآن مجید میں مقرر ہیں ان کو اصحاب فروض کہا جاتا ہے اور اصحاب فروض تعداد میں بارہ (12) ہیں جن میں سے چار مرد ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- باپ، ۲- جد صحیح، ۳- خیفی بھائی، ۴- خاوند۔

اور آٹھ (8) عورتیں شامل ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- بیوی، ۲- والدہ، ۳- جدہ صحیحہ، ۴- پوتی، ۵- بیٹی، ۶- اخوات شقیقہ، ۷- اخوات ابویہ، ۸- اخوات امیہ/ خیفی بہن۔

سوال نمبر 4: (الف) عصبہ بنفسہ کی تعریف اور اس کی اقسام کے نام بیان کریں؟

(ب) دو عددوں میں پائی جانے والی نسبتیں کتنی اور کون کون سی ہیں؟ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) عصبہ بنفسہ:

اس سے مراد وہ مرد ہے جو کسی خاتون کے واسطہ کے بغیر میت سے رشتہ رکھتا ہو مثلاً چچا وغیرہ۔

عصبہ بنفسہ کی پانچ اقسام ہیں:

(۱) جزء المیت، (۲) اصل المیت، (۳) جزء اب المیت، (۴) جزء جد المیت،

(۵) الولاء

(ب) دو عددوں کے درمیان نسبت:

دو عددوں کے مابین چار قسم کی نسبت ہو سکتی ہے جو درج ذیل ہے:

(۱) تماثل:

دو عدد مساوی ہوں تو ان کے درمیان پائی جانے والی نسبت کو تماثل کہا جاتا ہے۔

(۲) تداخل:

دو مختلف اعداد ہوں جن میں سے چھوٹا عدد بڑے عدد کو پورا پورا تقسیم کرے تو ان کے درمیان پائی جانی والی نسبت کو "تداخل" کہتے ہیں۔

(۳) توافق:

دو مختلف اعداد ہوں جن میں سے چھوٹا عدد بڑے عدد کو پورا پورا تقسیم نہ کرے بلکہ تیسرا عدد دونوں کو برابر برابر تقسیم کر دے تو ان کے درمیان پائی جانے والی نسبت کو "توافق" کہتے ہیں۔

(۴) تبائن:

دو مختلف اعداد ایسے ہوں جن میں سے نہ چھوٹا عدد بڑے کو برابر برابر تقسیم کرتا ہو اور نہ تیسرا عدد دونوں کو مساوی کی بنیادی پر تقسیم کرے تو ان کے مابین پائی جانے والی نسبت کو "تبائن" کہتے ہیں۔

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے چار مسائل حل کریں؟

(۱) باپ	دو بیٹیاں	
(۲) بیوی	بھائی	
(۳) بیوی	والد	بیٹا
(۴) شوہر	والدہ	چچا
(۵) بیوی	بیٹی	باپ
(۶) دادی	حقیقی بہن	بیٹا

جوابات: مسائل کا حل:

مسئلہ 6:

(۱) میـــــــــــت

باپ	دو بیٹیاں
1/6 + عصبہ	2/3
1 + 1	4

مسئلہ 4:

(۲) میـــــــــــت

بیوی	بھائی
1/4	عصبہ
1	3

مسئلہ 24:

(۳) میـــــــــــت

بیوی	والد	بیٹا
1/8	1/6	عصبہ
3	4	17

مسئلہ 6:

(۴) میـــــــــــت

شوہر	والدہ	چچا
1/2	1/3	عصبہ
3	2	1

مسئلہ 24:

(۵) میـــــــــــت

بیوی	بیٹی	باپ
1/8	1/2	1/6 + عصبہ
3	12	9 = 5 + 4

مسئلہ 6:

(٦) میـــــــــــت

دادی	حقیقی بہن	بیٹا
	محروم	عصبہ
1/6	x	5

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد
ثلاث ساعات

الورقة السادسة:
البلاغة

مجموع الارقام
۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر1: ففصاحة الكلمة سلامتها من تنافر الحروف و مخالفة القياس والغرابة و تنافر الحروف و صف للكلمة يوجب ثقلها على اللسان و عسر النطق بها نحو الظش.

(الف) مذکور عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت کی تعریفات تحریر کریں؟

(ج) فصاحت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھیں؟

سوال نمبر2: (الف) بلاغت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھ کر بلاغت کی اقسام تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل شعر کا ترجمہ لکھ کر بتائیں کہ یہ کس کی مثال ہے؟

سا طلب بعد الدار عنكم لتقربوا
و تسكب عيناى الدموع لتجمدا

(ج) علم معنی کی تعریف کریں؟

سوال نمبر3: (الف) خبر اور انشاء کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

(ب) صدق خبر اور کذب خبر کی تعریفات لکھیں؟

(ج) خبر کی دوسری اغراض میں سے کوئی سی چار اغراض بیان کریں؟

سوال نمبر4: (الف) امر کی تعریف کر کے اس کے صیغے بیان کریں؟

(ب) امر کے دوسرے معانی میں سے کوئی سے تین معانی مع امثلہ تحریر کریں؟

(ج) نہی کی تعریف کر کے اس کا صیغہ بیان کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة السادسة: البلاغة

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1: فَفَصَاحَةُ الْكَلِمَةِ سَلَامَتُهَا مِنْ تَنَافُرِ الْحُرُوْفِ وَ مُخَالِفَةِ الْقِيَاسِ وَالْغَرَابَةِ وَ تَنَافُرُ الْحُرُوْفِ وَصْفٌ لِلْكَلِمَةِ يُوْجِبُ ثِقْلَهَا عَلَى اللِّسَانِ وَ عُسْرَ النُّطْقِ بِهَا نَحْوُ الظَّشِّ .

(الف) مذکور عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت کی تعریفات تحریر کریں؟

(ج) فصاحت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ عبارت: پس فصاحتِ کلمہ محفوظ ہوتا ہے تنافر حروف، مخالفتِ قیاس اور غرابت سے۔ پس تنافر حروف کلمہ میں ایک ایسا وصف ہے جس کی وجہ سے کلمہ زبان پر ثقیل (بھاری) ہو جاتا ہے اور اس کا بولنا/ تلفظ ادائیگی دشوار ہو جاتا ہے جیسے الظش ۔ (کھردری جگہ)

(ب) تعریفات اصطلاحات:

تنافر حروف: کلمہ میں ایک ایسا وصف جس کی وجہ سے کلمہ زبان پر ثقیل (بھاری) ہو جاتا ہے اور اس کا تلفظ ادائیگی دشوار ہو جاتا جیسے اَلظَّشُّ۔

مخالفت قیاس: کلمہ کا صرفی قانون کے خلاف جاری ہونا مخالفت قیاس کہلاتا ہے جیسے بوق کی جمع بوقات' کیونکہ قیاس اس کی جمع قلت میں "ابواق" چاہتا ہے۔

غرابت: کلمہ کی غرابت یہ ہے کہ اس کا معنیٰ ظاہر نہ ہو جیسے تکا کا اس کا معنیٰ اجتمع (وہ جمع ہوں) اور افرنقع کا معنیٰ انصرف (وہ گیا)، اطلخم کا معنیٰ اشتد (وہ سخت ہوا)۔ چونکہ اس کے الفاظ اہل عرب میں رائج نہیں ہیں اس لیے اس کے معانی ظاہر و مشہور نہیں ہیں۔

(ج) فصاحت کا لغوی معنی:

فصاحت کا لغوی معنی ہے: "ظاہر ہونا، واضح ہونا"۔

اصطلاحی معنی: فصاحت کلمہ، کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) بلاغت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھ کر بلاغت کی اقسام تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل شعر کا ترجمہ لکھ کر بتائیں کہ یہ کس کی مثال ہے؟

سأطلب بعد الدار عنكم لتقربوا
وتسكب عيناى الدموع لتجمدا

(ج) علم معنی کی تعریف کریں؟

جوابات: (الف) بلاغت کا لغوی معنی:

بلاغت کا لغوی معنی ہے پہنچنا اور انتہا کو پہنچنا۔

بلاغت کا اصطلاحی معنی: بلاغت کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے۔

قسمیں: بلاغت کی دو قسمیں ہیں: i- بلاغة الكلام ii- بلاغة المتكلم

(ب) شعر کا ترجمہ:

"پس تم سے مکان کی دوری کا طلب گار ہوں، تا کہ تم قریب ہو جاؤ اور میری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں تا کہ وہ جم جائیں"۔

مثال کا ماخذ: یہ مثال "تعقید معنوی" کی ہے۔

(ج) علم معانی کی تعریف:

وہ علم ہے، جس کے ذریعے عربی الفاظ کے ان احوال کی پہچان حاصل ہوتی ہے، جن کی وجہ سے مقتضاء حال میں مطابقت پائی جاتی ہے۔

مثال: وَّاَنَّا لَا نَدْرِیْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۔

اور بے شک ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے لیے شر کا ارادہ کیا گیا، یا ان کے رب نے ان کے لیے ہدایت کا ارادہ فرمایا۔

سوال نمبر 3: (الف) خبر اور انشاء کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

(ب) صدق خبر اور کذب خبر کی تعریفات لکھیں؟

(ج) خبر کی دوسری اغراض میں سے کوئی سی چار اغراض بیان کریں؟

جوابات: (الف) خبر کی تعریف اور مثال:

وہ جملہ ہے جو اس لیے وضع کیا گیا ہو کہ مخصوص زمانہ میں نہایت اختصار سے حدوث کا فائدہ دیتا ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا ۔

انشاء کی تعریف و امثلہ:

وہ کلام ہے جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے مثلاً اِضْرِبْ۔

(ب) صدق خبر کی تعریف:

خبر اگر واقع کے مطابق ہو تو اس کو صدق خبر کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ۔ اگر زید واقعی عالم ہے تو یہ صدق خبر ہے۔

کذب خبر:

اگر خبر واقع کے مطابق نہ ہو، تو اسے کذب خبر کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ وغیرہ۔

(ج) خبر کی دوسری اغراض:

i- استرحام:

رحمت و شفقت طلب کرنا جیسے موسیٰ علیہ السلام کا قول رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔

ii- التوبیخ:

زجر و توبیخ کے لیے جیسے کسی گرنے والے کو کہنا: اَلشَّمْسُ طَالِعَۃٌ۔

iii- اظہار السرور:

خوشی کے اظہار کے لیے جیسے اَخَذْتُ جَائِزَۃَ التَّقَدُّمِ۔

iv- اظہار الضعف:

کمزوری کے اظہار کے لیے جیسے زکریا علیہ السلام کا قول رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ۔

سوال نمبر 4: (الف) امر کی تعریف کر کے اس کے صیغے بیان کریں؟

(ب) امر کے دوسرے معانی میں سے کوئی سے تین معانی مع امثلہ تحریر کریں؟

(ج) نہی کی تعریف کر کے اس کا صیغہ بیان کریں؟

جوابات: (الف) امر کی تعریف اور اس کے چاروں صیغے:

کسی اعلیٰ شخصیت کا ادنیٰ آدمی سے کسی معاملہ کے سلسلہ میں مطالبہ کرنے کو "امر" کہتے ہیں۔ امر کے چار صیغے ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) فعل امر حاضر معروف کا صیغہ مثلاً خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّۃٍ (تم کتاب کو مضبوطی سے تھام لو)۔

(۲) فعل مضارع واحد مذکر غائب جس کے شروع میں لام مکسور ملی ہوئی ہو مثلاً لِيُنْفِقْ ذُوْسَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ (صاحب حیثیت شخص کو اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے)۔

(۳) فعل امر کا اسم ہو مثلاً حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (تم کامیابی کی طرف بڑھو)۔

(۴) ایسا مصدر ہو جو فعل امر کا نائب بن سکتا ہو جیسے سَعْيًا فِي الْخَيْرِ (تم بھلائی کی طرف متوجہ ہو جاؤ)۔

(ب) امر کا دیگر معانی میں استعمال:

۱- دعا: امر دعا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے ارشاد گرامی ہے: رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ . یعنی اے میرے رب! تو مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں۔

۲- التماس: جس طرح کوئی شخص اپنے جیسے آدمی سے کہے: اَعْطِنِي الْكِتَابَ یعنی تم مجھے کتاب دو۔

۳- تعظیم کے لیے: جیسے اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ . (سلامتی اور امن کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ)۔

(ج) نہی کی تعریف:

خود کو بڑائی کی جگہ رکھتے ہوئے کسی سے فعل کے نہ کرنے کا مطالبہ کرنا جیسے: لَا تَضْرِبْ .

نہی کے صیغے:

نہی کا صرف ایک صیغہ ہے یعنی فعل مضارع جو لائے نہی کے ساتھ ہو جیسے لَا تَضْرِبْ۔

☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلِ سنّت) پاکستان

الشهادة العاليه (بی۔اے) السنة الثانية (للطالبات)

الوقت المحدد　الورقة الاولىٰ: تفسير القرآن الكريم　مجموع الارقام
ثلاث ساعات　١٠٠

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1: (الف) (و) اذاكر (اذاخذنا من النبيين ميثاقهم) حين اخرجوا من صلب ادم كالذر جمع ذرة وهى اصغر النمل (ومنك و من نوح و ابراهيم و موسى و عيسى بن مريم) بان يعبدوا الله ويدعوا الناس الى عبادته وذكر الخمسة من عطف الخاص على العام و اخذنا منهم ميثاقا غليظا۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ عبارت کا مفہوم واضح کریں؟

سوال نمبر 2: (الف) (وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ) من الكفار (قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ) من الابتلاء والنصر (وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ) فى الوعد (وَمَا زَادَهُمْ) ذلك (اِلَّا اِيْمَانًا) تصديقا بوعد الله (وَّتَسْلِيْمًا) لأمره۔

عبارت کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) لشکروں کو دیکھ کر منافقین کا رد عمل کیا تھا؟ تفصیلاً لکھیں؟

سوال نمبر 3: (الف) يا ايها النبى قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔

آیت کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کے واحد تحریر کریں؟

(ب) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر داخل ہونے اور ازواج مطہرات سے کوئی چیز مانگنے کے آداب سورۃ احزاب کی روشنی میں تحریر کریں؟

سوال نمبر 4: (الف) سورۃ الحجرات کی روشنی میں بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب تحریر کریں؟

(ب) سورۃ الحجرات میں مذکور معاشرتی زندگی کے آداب تحریر کریں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات ۱۴۴۶ھ/2025ء

الورقة الاولىٰ: تفسیر القرآن الکریم

سوال نمبر 1: (الف) (وَ) اذْكُرْ (اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ) حِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ صُلْبِ اٰدَمَ كَالذَّرِّ جَمْعُ ذُرَّةٍ وَهِيَ اَصْغَرُ النَّمْلِ (وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ) بِاَنْ يَّعْبُدُوا اللهَ وَ يَدْعُوا النَّاسَ اِلٰى عِبَادَتِهٖ وَذَكَرَ الْخَمْسَةَ مِنْ عَطْفِ الْخَاصِّ عَلَى الْعَامِّ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا.

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ عبارت کا مفہوم واضح کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ: (اور) یاد کرو (جب ہم نے نبیوں سے پختہ عہد لیا) اس وقت جب انہیں آدم کی پشت سے چیونٹیوں کی طرح نکالا گیا لفظ "ذر" لفظ "ذرۃ" کی جمع ہے، جو چھوٹی چیونٹی کو کہتے ہیں (اور تم سے بھی اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ ابن مریم سے) کہ وہ اللہ کی عبادت کریں گے اور لوگوں کو اس عبادت کی طرف دعوت دیں گے۔ ان پانچ حضرات کا تذکرہ خاص کا عطف عام پر ہے (اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا)۔

(ب) خط کشیدہ عبارت کا مفہوم: یہ عبارت ایک اعتراض مقدر کا جواب ہے، اعتراض یہ ہے کہ جب پہلے "اخذنا من النبیین" کا ذکر ہو چکا تھا تو دوبارہ پانچ انبیاء کا ذکر کیوں کیا گیا؟ مفسر علیہ الرحمہ نے اس کا یہ جواب دیا کہ ان پانچ حضرات کا ذکر خاص کا عطف عام پر ہے یعنی پہلے عمومی طور پر انبیاء کا ذکر ہوا پھر ان میں سے پانچ خاص انبیاء کا ذکر کیا۔ پھر ان پانچ انبیاء میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سب سے پہلے کیا' آپ کی عظمت و شرافت کی بنیاد پر۔ نیز اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تمام انبیاء کے بعد ہوئی لیکن تخلیق میں اولیت کا شرف صرف آپ کو ہی حاصل ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس آیت مبارکہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کنت اولھم فی الخلق و اخرھم فی البعث ۔ یعنی پیدائش میں، میں سب سے پہلے تھا اور بعثت میں سب کے بعد۔

سوال نمبر 2: (الف) (وَلَمَّا رَاَى الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ) من الکفار (قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا

اللهُ وَرَسُوْلُهٗ) من الابتلاء والنصر (وَصَدَقَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ) فی الوعد (وَمَا زَادَهُمْ) ذلک (اِلَّآ اِيْمَانًا) تصديقا بوعد الله (وَّتَسْلِيْمًا) لأمره۔

عبارت کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) لشکروں کو دیکھ کر منافقین کا ردعمل کیا تھا؟ تفصیلاً لکھیں۔

جوابات: (الف) ترجمۃ العبارۃ: (اور جب مومنین نے لشکروں کو دیکھا) کفار کے (تو کہنے لگے: یہ تو وہ ہے جس کا ہم سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا) اس آزمائش اور مدد کا (اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول سچے ہیں) اپنے وعدے میں (اور بڑھ گیا ان کا) اس بات سے (ان کا ایمان) اللہ کے وعدے کی تصدیق میں اضافہ ہی کیا (اور فرمانبرداری میں) اس کے حکم کی۔

خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق:

وعد: واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم باب ضَرَبَ يَضْرِبُ مثال واوی۔

زاد: واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اجوف یائی باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

(ب) لشکروں کو دیکھ کر منافقین کا ردعمل: جب غزوہ احزاب کے موقع پر مدینہ منورہ کے گرد دشمن کی فوجیں اکٹھی ہو گئیں اور مسلمان سخت تنگی میں محصور ہو گئے اور وہ آزمائش میں مبتلا ہو گئے، تو اس وقت منافقین کا نفاق ظاہر ہوا۔ وہ کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا (مدد کا) وہ جھوٹا تھا۔ اس وقت ان میں سے ایک گروہ نے کہا اے اہل یثرب! تمہارا یہاں کوئی ٹھکانہ نہیں ہے، تم واپس جاؤ۔ پھر دوسرا گروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جانے کی اجازت طلب کر رہا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں تھے، وہ صرف بھاگنا چاہتے تھے۔ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ: ہمارے گھر کی دیواریں کمزور ہیں اور ہمیں وہاں چوری کا خطرہ ہے اور ہمارے گھر میں صرف عورتیں اور بچے ہیں کوئی مرد نہیں ہے، اس لیے ہمیں ڈر ہے کہ دشمن ہمارے گھروں کو خالی دیکھ کر ان پر قبضہ نہ کر لے۔

سوال نمبر 3: (الف) يا ايها النبی قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔

آیت کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کے واحد تحریر کریں؟

(ب) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر داخل ہونے اور ازواج مطہرات سے کوئی چیز مانگنے کے آداب

سورۃ احزاب کی روشنی میں تحریر کریں؟

جوابات: (الف) آیت کا ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی ازواج سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر ڈالے رکھیں تا کہ اس سے وہ پہچان لی جائیں، تو کوئی ان کو ایذاء نہ دے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے/ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خط کشیدہ الفاظ کے واحد:

اَزْوَاجٌ	زَوْجَةٌ	جَلَابِیْبُ	جِلْبَابٌ

(ب) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہونے کے آداب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بلا اجازت نہ جایا جائے بلکہ جب اجازت ملے جیسا کہ کھانے کے لیے بلایا جائے، تو حاضر ہوا کرو اور کھانا پکنے کے انتظار میں وہیں نہ بیٹھے رہو، کیونکہ اس سے آپ کو اذیت ہوتی تھی اور آپ حیا کی وجہ سے کچھ نہ کہتے تھے۔ (الاحزاب: ۵۳)

ازواج مطہرات سے کوئی چیز مانگنے کے آداب: سورۃ احزاب میں ہے:

ترجمہ: ”اور جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو، تو پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے نہایت پاکیزگی کا باعث ہے۔“ (الاحزاب: ۵۳)

سوال نمبر 4: (الف) سورۃ الحجرات کی روشنی میں بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب تحریر کریں؟

(ب) سورۃ الحجرات میں مذکور معاشرتی زندگی کے آداب تحریر کریں؟

جوابات: (الف) سورۃ حجرات کی روشنی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کے آداب: اے ایمان والو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ، نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو۔ ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ، نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ (کہ یہ اہل خانہ کی تکلیف اور ان کے حرج کا باعث ہے) بے شک اس میں نبی کو ایذاء ہوتی ہے، تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے۔ (اور ان سے چلے جانے کے لیے نہیں فرماتے تھے) اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کی دلوں کی۔ اور تمہیں حق نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دو (اور کوئی کام ایسا نہ کرو جو خاطر اقدس پر گراں ہو) اور نہ یہ

کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو (کیونکہ جس عورت سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقد فرمایا وہ حضور کے سوا ہر شخص پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی، اس طرح وہ کنیزیں جو باریاب خدمت ہوئیں اور قربت سے سرفراز فرمائی گئیں وہ بھی اس طرح سب کے لیے حرام ہیں) بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔

(ب) سورۃ حجرات کی روشنی میں معاشرتی زندگی کے آداب:

معاشرتی زندگی کے آداب: اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں، تو ان میں صلح کراؤ۔ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کریں تو اس زیادتی کرنے والے سے لڑو۔ نہ مرد مردوں سے ہنسیں اور نہ ہی عورتیں، عورتوں سے، عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں۔ طعنہ زنی نہ کرو ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔ بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو۔ ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔



تنظیم المدارس (اھلِ سنّت) پاکستان

الشہادۃ العالیہ (بی۔اے) السنۃ الثانیۃ (للطالبات)

الوقت المحدد — الورقۃ الثانیۃ: الحدیث و اصولہ — مجموع الارقام

ثلاث ساعات — ۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے دو دو سوالات حل کریں؟

حصہ اوّل ...... حدیث شریف

سوال نمبر 1: (الف) **عن سلمان ابن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مع الغلام عقیقۃ .**

عقیقہ کا لغوی اور شرعی معنی لکھتے ہوئے عقیقہ کی مشروعیت کے حوالہ سے اختلاف ائمہ نقل کریں؟

(ب) مہمان نوازی کے آداب احادیث کی روشنی میں تفصیلاً تحریر کریں؟

سوال نمبر 2: (الف) رقاق کا مفہوم بیان کرتے ہوئے دنیا کی حقیقت پر کتاب الرقاق کی روشنی میں نوٹ لکھیں؟

(ب) معجزہ اور کرامت کا فرق واضح کریں نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے دس مختصر تحریر کریں؟

سوال نمبر 3: (الف) سلام اور کھانے کے آداب پر احادیث کی روشنی میں جامع مضمون لکھیں نیز یہود و نصاریٰ کے سلام کے جواب کا حکم بیان کریں؟

(ب) احادیث کی روشنی میں جانوروں کے حلال ہونے کے ضابطے تحریر کریں؟

حصہ دوم ...... اصول حدیث

سوال نمبر 4: (الف) خبر متواتر کی تعریف اور شرائط تفصیلاً سپرد قلم کریں؟

(ب) غریب مطلق اور غریب نسبی کا فرق مثال سے واضح کریں؟

سوال نمبر 5: (الف) خبر واحد محتلف بالقرائن پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

(ب) صحیح لذاتہ کی تعریف مع فوائد قیود نقل کریں؟

سوال نمبر 6: (الف) طعن کے دس اسباب کے نام نقل کریں؟

(ب) معلق، مرسل، سند، خبر واحد اور خبر مشہور میں سے ہر ایک کی تعریف سپرد قلم کریں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات ۱۴۴۶ھ/2025ء

الورقة الثانية: الحديث و اصوله

حصہ اوّل .... حدیث شریف

سوال نمبر 1: (الف) **عن سلمان ابن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مع الغلام عقيقة .**

عقیقہ کا لغوی اور شرعی معنی لکھتے ہوئے عقیقہ کی مشروعیت کے حوالہ سے اختلاف ائمہ نقل کریں؟

(ب) مہمان نوازی کے آداب احادیث کی روشنی میں تفصیلاً تحریر کریں؟

جوابات: (الف) عقیقہ کا بیان:

لغوی معنی: عقیقہ کا لغوی معنی ہے "کاٹنا"

اصطلاحی معنی: نومولود بچہ/بچی کی جانب سے اس کی پیدائش کے ساتویں دن جانور ذبح کر کے جو خون بہایا جاتا ہے، اسے عقیقہ کہتے ہیں۔

عقیقہ کی مشروعیت کے حوالے سے اختلاف آئمہ: عقیقہ کے شرعی حکم میں اختلاف ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا مؤقف ہے عقیقہ کرنا مستحب ہے خواہ لوگ اس پر دوام کیے ہوئے ہیں۔ جو بچہ سات روز سے قبل فوت ہو جائے اس کی طرف سے عقیقہ نہیں ہے۔

(۲) اہل ظواہر کے نزدیک عقیقہ کرنا فرض ہے۔

(۳) حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کے نزدیک بچے کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ کرنا واجب ہے۔ اگر والدین اس کا عقیقہ نہیں کرتے تو بالغ ہونے کے بعد وہ خود اپنا عقیقہ کر سکتا ہے۔

(۴) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا نقطہ نظر ہے کہ نومولود کا عقیقہ کرنا سنت ہے جب کہ عمل واجب ہے۔ جو شخص اس کی طاقت رکھتا ہے وہ اسے ہرگز ترک نہ کرے۔

(۵) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف ہے کہ عقیقہ کرنا نفلی عمل ہے۔ عقیقہ کرتے وقت بچے کی طرف سے دو بکرے اور بچی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کیا جائے گا۔ اگر کوئی بچے کی طرف ایک بکرا ذبح کرتا ہے تب بھی جائز ہے۔

اس بارے میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: بچے کی طرف سے دو بکرے اور بچی کی طرف سے ایک بکرا ہے۔ یہ مؤقف فضیلت کا ہے۔

(ب) آداب مہمان نوازی: مہمان نوازی کرنا انبیاء کرام اور رسل عظام علیہم السلام کی سنت ہے اور عباد الصالحین کا طریقہ ہے۔ مہمان نوازی کے حوالے سے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "(اے رسول مکرم) کیا آپ کے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے؟"

(الذریات:۲۴)

مہمان کی عزت و تکریم کرنا مستحب عمل ہے، کیونکہ اس حوالے سے بہت سی روایات وارد ہیں جن میں چند درج ذیل ہیں:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر تمہارے مہمان کا حق ہے۔ حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ مہمان کی مہمان نوازی کرے۔ ایک دن اور ایک رات

اہتمام کے ساتھ کھانا کھلائے، تین دن تک مہمان نوازی کرے اور اس کے بعد جو ہوگا وہ صدقہ ہوگا۔ مہمان کے لیے جائز نہیں کہ میزبان کے ہاں زیادہ عرصہ قیام کرے۔ یہاں تک کہ اسے حرج میں مبتلا کردے۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ مہمان کی مہمان نوازی کرے جو شخص اللہ تعالیٰ، آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو ایذاء نہ دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

۳۔ حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا: جب آپ ہمیں کہیں بھیجتے ہیں ہم کسی ایسی قوم کے ہاں پڑاؤ کرتے ہیں' جو مہمان نواز نہ ہو، تو اس بارے میں آپ کا حکم کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم کسی ایسی قوم میں پڑاؤ کرو، پھر وہ لوگ تمہارے لیے وہی ہدایت کریں جو ایک مہمان کے لیے مناسب ہو، تو اسے قبول کرلو۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق وصول کرو، جو ان کے لیے مناسب ہو۔

سوال نمبر 2: (الف) رقاق کا مفہوم بیان کرتے ہوئے دنیا کی حقیقت پر کتاب الرقاق کی روشنی میں نوٹ لکھیں؟

(ب) معجزہ اور کرامت کا فرق واضح کریں نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے دس مختصر تحریر کریں؟

<u>جوابات: (الف) رقاق کا مفہوم:</u> رقاق، راء کے نیچے زیر رقیق کی جمع ہے، جیسے صغیر و کبیر کی جمع صغار و کبار ہے۔ اس سے مراد نرمی ہے اور یہ غلیظ (سخت) کی ضد ہے۔ رقائق، رقیقہ کی جمع بھی اسی معنی میں ہے جیسا کہ حقائق اور دقائق رقت کا معنی رحمت بھی ہے۔ یہاں ایسے کلمات مراد ہیں جن سے دل میں نرمی پیدا ہو، دل دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی طرف راغب ہو۔

<u>دنیا کی حقیقت کتاب الرقاق کی روشنی میں:</u> دنیا کی حقیقت کے حوالے سے قرآن مجید میں ہے کہ:

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ (آل عمران: ۱۸۵)

اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔

یعنی دنیا کی زندگی سامان فریب ہے، جو اس سے دامن بچا کر نکل گیا وہ خوش نصیب ہے اور جو اس کے فریب میں پھنس گیا وہ ناکام و نامراد ہے۔

دنیا کی حقیقت کے حوالے سے چند احادیث درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بکری کے بچے کے پاس سے گزرے جس کے کان کٹے ہوئے تھے اور وہ مردہ حالت میں تھا۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کس کو یہ پسند ہوگا یہ اسے ایک درہم کے بدلے مل جائے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہمیں تو یہ ہرگز پسند نہیں کہ ہم اسے کسی چیز کے بدلے میں خریدیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ بے مول ہے جتنا یہ تمہارے نزدیک ہے۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: یہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔

۳۔ حضرت مستور بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کی قسم! دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈال کر اس بات کا جائزہ لے کہ کتنا (پانی) ساتھ آیا۔

۴۔ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! تمہارے متعلق مجھے تنگدست رہنے کا خوف نہیں بلکہ یہ خوف ہے کہ دنیا تمہارے لیے پھیلا دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر پھیلا دی گئی تھی اور تم اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ گے جیسے وہ لوگ متوجہ ہوئے۔ یہ تمہیں بھی اسی طرح ہلاک کر دے گی جیسے ان لوگوں کو کیا تھا۔

(ب) <u>معجزہ اور کرامت میں فرق:</u> خلاف عادت فعل اگر نبی سے صادر ہو، تو اسے معجزہ کہا جاتا ہے۔ معجزہ متعلقہ نبی کی نبوت کی دلیل ہوتا ہے۔ جبکہ خلاف عادت فعل جو ولی سے صادر ہو اسے کرامت کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس معجزات:

<u>معجزہ نمبر ا:</u> غزوۂ بدر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرائیل ہے، جس نے اپنے گھوڑے کے سر کو تھام رکھا ہے اور اس نے ہتھیار سجائے ہوئے ہیں۔

معجزہ نمبر 2: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کھودنے کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: سمیہ کے بیٹے کی خیر نہیں! تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

معجزہ نمبر 3: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو سراپا معجزہ بنا کر دنیا میں بھیجا۔ آپ کا ایک معجزہ معراج ہے جو قلیل ترین وقت میں مکمل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت قلیل وقت میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ میں پہنچے، وہاں سے یکے بعد دیگرے تمام آسمانوں کو عبور کرتے ہوئے لا مکان پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ بلاواسطہ اللہ سے گفتگو کی اور زیارت باری تعالیٰ کا اعزاز حاصل کیا۔ پانچ نمازوں، روزوں اور علم الفرائض جیسے تحائف لے کر واپس تشریف لائے۔ واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر بھی گرم تھا۔ آپ کا یہ معجزہ جامع المعجزات ہے جو سیکڑوں معجزات پر مشتمل ہے۔ یہ معجزہ صرف آپ کو ملا ہے۔

معجزہ نمبر 4: حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقع پر لوگ پیاس کا شکار ہو گئے آپ کے سامنے ایک ڈول تھا آپ نے اس سے وضو کیا۔ لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لیے پانی نہیں ہے۔ سوائے اس ڈول کے جو آپ کے پاس موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس ڈول میں رکھ دیا۔ تو آپ کی انگلیوں سے پانی چشموں کی صورت بہہ نکلا اس وقت لوگوں کی تعداد پندرہ سو تھی۔ ہم سب نے اس سے پیا اور وضو کیا۔

معجزہ نمبر 5: حضرت سلمان بن صرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غزوۂ خندق کے موقع پر دشمن کے لشکر کو پلٹ دیا۔ اب ہم ان پر حملہ آور ہوں گے۔ یہ ہم پر حملہ آور نہ ہوں گے۔ ہم ان کی طرف جائیں گے۔

معجزہ نمبر 6: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خندق سے واپس تشریف لائے تو آپ نے ہتھیار اتار دیئے اور غسل کیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے انہوں نے عرض کیا: آپ نے ہتھیار اتار دیئے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں نے تو انہیں نہیں اتارا۔ آپ ان لوگوں کی طرف تشریف لے جائیں، آپ نے فرمایا: کس طرف؟ تو حضرت جبرائیل نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا تو

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف تشریف لے گئے۔

معجزہ نمبر 7: غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فلاں شخص کے قتل ہونے کی جگہ ہی۔ آپ نے اپنا دست مبارک ادھر رکھا ادھر رکھا، تو کوئی ایک بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ رکھنے کی جگہ سے ادھر اُدھر نہیں ہوا۔

معجزہ نمبر 8: ہجرت کے موقع پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار ثور میں تھے تو جب مشرکین اس غار تک پہنچ گئے، تو آپ نے ان کے حق میں دعائے ضرر فرمائی کہ "اے اللہ! ان کی آنکھوں کی بینائی کو معطل کردے"۔ چنانچہ وہ سب بے بصر ہو گئے۔ وہ غار کے چاروں طرف گھومتے رہے مگر اندر موجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھ سکے۔

معجزہ نمبر 9: غزوۂ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمے میں اللہ سے دُعا فرمارہے تھے کہ حضرت ابوبکر نے آپ کے ہاتھ کو تھاما اور بولے یا رسول اللہ! اتنا کافی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، آپ نے زرہ پہنی ہوئی تھی۔ تو آپ نے فرمایا: عنقریب دشمن کے لشکر کو شکست ہوگی اور ان کی پیٹھوں کو پھیر دیا جائے گا۔

معجزہ نمبر 10: غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کی کھدائی کے دوران ایک چٹان سامنے آ گئی، جو ٹوٹ نہ رہی تھی، صحابہ نے آپ کے پاس آ کر اس کے بارے میں بتایا۔ آپ نے جواب دیا: میں نیچے اترتا ہوں، پھر آپ اپنی جگہ سے اُٹھے آپ کے پیٹ پر بھوک کے سبب پتھر بندھا ہوا تھا۔ آپ نے اپنی کدال اٹھائی اور اس پر ضرب لگائی۔ ایک ضرب کا لگنا تھا کہ وہ چٹان ریت کے ٹیلے کی مانند ہو گئی۔

سوال نمبر 3: (الف) سلام اور کھانے کے آداب پر احادیث کی روشنی میں جامع مضمون لکھیں نیز یہود و نصاریٰ کے سلام کے جواب کا حکم بیان کریں؟

(ب) احادیث کی روشنی میں جانوروں کے حلال ہونے کے ضابطے تحریر کریں؟

جوابات: (الف) احادیث کی روشنی میں سلام کے آداب: "سلام" اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء میں سے ایک اسم ہے، جس کا معنی ہے "وہ ذات جو ہر عیب و آفت اور تغیر و فنا سے پاک اور محفوظ ہو۔ سلام اسلامی معاشرت اور تہذیب وثقافت کا ایک اہم رکن ہے۔ اس کے حوالے سے احادیث مبارکہ میں مختلف طرح سے ہدایات فرمائی گئی ہیں۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سے دریافت کیا

گیا کہ کون سا اسلام زیادہ بہتر ہے؟ فرمایا: تمہارا کھانا کھلانا اور تمہارا جاننے والوں اور نہ جاننے والوں کو سلام کرنا۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار آدمی پیدل کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور کم لوگ زیادہ کو سلام کریں۔

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بات چیت کرنے سے پہلے سلام کرو۔

۵۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پہلے سلام کرے وہ رحمت الٰہی کا زیادہ مستحق ہے۔

احادیث کے روشنی میں آداب طعام: چند ایک آداب طعام یہ ہیں:

(i) کھانا بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا چاہیے۔

(ii) دایاں گھٹنا کھڑا کر کے اور بایاں بچھا کر کھانا کھایا جائے۔

(iii) کھانا شروع کرنے سے قبل دونوں ہاتھوں کو دھونا چاہیے۔

(iv) کھانا دستر خوان پر رکھ کر کھانا چاہیے۔

(v) کھانا کھاتے وقت چھوٹے چھوٹے لقمے لینے چاہئیں۔

(vi) اپنے سامنے سے کھانا کھانا چاہیے۔

(vii) کھانے کے آغاز یا درمیان میں پانی نوش کرنا چاہیے جبکہ اختتام پر نہیں۔

(viii) کھانے کے اختتام پر بھی ہاتھ دھونے چاہئیں۔

(ix) کھانا بھوک رکھ کر کھانا چاہیے۔

آداب طعام پر کثیر احادیث مبارکہ ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

(i) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھاتے تھے اور انہیں صاف کرنی سے پہلے چاٹ لیتے تھے۔

(ii) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانا ٹھنڈا کر کے کھایا کرو، کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔

(iii) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کھانا جس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے، اس میں شیطان شریک ہوتا ہے۔

(iv) حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے انہوں نے کہا: میں بچہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا، میرا ہاتھ برتن میں گھومتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کر، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

(v) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا: جب کوئی شخص کھانے لگے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پانی پینے لگے تو دائیں ہاتھ سے پئے۔

(vi) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

(vii) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی کھانی میں نقص نہیں نکالا۔ اگر آپ کو کوئی چیز پسند ہوتی تو کھا لیتے اور اگر ناپسند ہوتی تو اسے ترک کر دیتے۔

یہود و نصاریٰ کے سلام کا حکم: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کے ساتھ پہل نہ کرو۔ جب تم راستے میں ان میں سے کسی سے ملاقات کرو تو اسے تنگ راستے پر جانے کے لیے مجبور کرو۔

ہمارے علماء فرماتے ہیں: ان کو سلام کرنا حرام ہے اور اگر یہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں بس: وَعَلَيْكُمْ کہو۔ یا پھر وَعَلَيْكُمُ السَّام کے ساتھ جواب دو۔ (اس کا معنی ہے تم پر ہلاکت ہو)۔

(ب) احادیث کی روشنی میں جانوروں کے حلال ہونے کے ضابطے: احادیث کی روشنی میں جانوروں کے حلال ہونے کے ضابطے درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نوکیلے دانتوں والے ہر درندے کو کھانا حرام ہے۔

۲۔ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا

گوشت کھانے کو حرام قرار دیا ہے۔

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے نوکیلے دانتوں والے ہر درندے اور نوکیلے پنجوں والے ہر پرندے کو کھانے سے۔

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کو موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دے دی۔

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: مقام ''مرالظہران'' پر ہم ایک خرگوش کے پیچھے دوڑے، میں نے اسے پکڑلیا، اسے لے کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے اس کو ذبح کیا، اس کی دونوں ٹانگیں اور پچھلا حصہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، تو آپ نے اسے قبول کیا۔

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گوہ نہ تو میں خود کھاتا ہوں اور نہ میں اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

۷۔ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم سات غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے جن میں ہم آپ کے ہمراہ ٹڈی دل کھایا کرتے تھے۔

حصہ دوم ...... اصول حدیث

سوال نمبر 4:(الف) خبر متواتر کی تعریف اور شرائط تفصیلاً سپرد قلم کریں؟
(ب) غریب مطلق اور غریب نسبی کا فرق مثال سے واضح کریں؟

جوابات:(الف) خبر متواتر کی تعریف اور شرائط:

خبر متواتر کی تعریف: وہ حدیث ہے، جسے اتنے کثیر رواۃ روایت کریں جن کا جھوٹ پر متفق ہونا عام طور پر محال ہو۔

خبر متواتر کی شرائط:

۱۔ اس کے رواۃ کی تعداد کثیر ہو (جو کم از کم دس ہے)۔
۲۔ سند کے ہر طبقہ میں یہ کثرت پائی جائے۔
۳۔ عادتاً ان لوگوں کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔
۴۔ ان لوگوں کی خبر کی بنیاد حس ہو۔

(ب) غریب مطلق اور غریب نسبی میں فرق: غریب مطلق سے مراد یہ ہے کہ جہاں سے حدیث کی سند کا آغاز ہوتا ہو، وہاں ایک ہی راوی ہو جبکہ غریب نسبی سے مراد یہ ہے کہ جہاں سے حدیث کی سند آغاز ہوتا ہو وہاں سے ایک سے زیادہ راوی ہوں' پھر ان سے صرف ایک راوی روایت کرے۔

سوال نمبر 5: (الف) خبر واحد محتف بالقرائن پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

(ب) صحیح لذاتہ کی تعریف مع فوائد قیود نقل کریں؟

جوابات: (الف) خبر واحد محتف بالقرائن پر نوٹ: خبر واحد محتف بالقرائن سے مراد یہ ہے کہ حدیث مقبول کی شرائط سے زائد امور اس سے جڑے ہوئے ہوں۔ یہ زائد امور جو خبر مقبول سے متصل ہوتے ہیں، اس حدیث کی قوت کو بڑھاتے ہیں اور اسے ان دیگر اخبار مقبول سے جو ان سے خالی ہوتی ہیں، ممتاز کرتے ہیں اور ان پر ترجیح دیتے ہیں۔

جس خبر میں زائد قرائن پائے جائیں' ان کی کئی انواع ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

☆ جس خبر مقبول کو شیخین نے اپنی صحیحین میں نقل کیا جب تک وہ تواتر کی حد کو نہ پہنچے' وہ قرائن میں گھری ہوتی ہے، وہ قرائن یہ ہیں:

i- صحیحین کی جلالت شان

ii- صحیحین کا حدیث کی تمیز میں دوسری کتب پر مقدم ہونا۔

iii- صحیحین کو علماء کا قبولیت کے ساتھ حاصل کرنا۔

☆ جب حدیث مشہور کے کئی طرق ایک دوسرے سے مختلف ہوں اور وہ تمام راویوں کے ضعف اور علل سے خالی ہوں۔

☆ وہ خبر جسے لگا تار ایسے آئمہ نقل کریں، جو حفظ و اتقان سے موصوف ہیں۔

(ب) صحیح لذاتہ کی تعریف اور اس کے فوائد قیود:

تعریف: وہ حدیث جس کے راوی عادل اور تام الضبط ہوں، وہ متصل السند ہوں اور وہ معلل اور شاذ نہ ہوں۔

قیود: اس حدیث مبارکہ میں پانچ قیود پائی جاتی ہیں جس میں سے دو راویوں سے متعلق ہیں اور تین حدیث کے متعلق پائی جاتی ہیں۔

پہلی قید یہ کہ ہر راوی جو دوسری سے روایت کرتا ہے' وہ مسلمان' بالغ اور عاقل ہو، نہ تو فاسق ہو اور

یہ مروت سے خالی ہو۔

دوسری قید یہ ہے کہ ہر راوی میں ضبط مکمل طور پر ہو یا ضبط صدر ہو یا ضبط کتاب۔

تیسری قید یہ ہے کہ ہر راوی نے اپنے اوپر والے راوی سے خود اس حدیث کو لیا ہو اور سند شروع سے آخر تک یہی ہو۔

چوتھی قید یہ ہے کہ عدم شذوذ ہو یعنی ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ کی مخالفت کرے۔

پانچویں قید یہ ہے کہ عدم علت پائی جائے اور علت ایک پوشیدہ سبب ہوتا ہے، جس کی وجہ سے حدیث کی صحت میں خرابی پیدا ہوتی ہے جبکہ بظاہر حدیث اس سے محفوظ ہوتی ہے۔

سوال نمبر 6: (الف) طعن کے دس اسباب کے نام نقل کریں؟

(ب) معلق، مرسل، سند، خبر واحد اور خبر مشہور میں سے ہر ایک کی تعریف سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) طعن کے اسباب: طعن کے دس اسباب درج ذیل ہیں:

i-	جھوٹ	ii-	جھوٹ کی تہمت
iii-	فسق	iv-	بدعت
v-	جہالت	vi-	کثرت سے غلطی کرنا
vii-	حافظہ کی کمزوری	viii-	غفلت
ix-	وہم کی کثرت	x-	ثقہ راویوں کی مخالفت

(ب) تعریفات اصطلاحات:

معلق کی تعریف: معلق وہ حدیث ہے جس کی سند کے آغاز سے ایک یا زیادہ راوی مسلسل حذف ہوں۔

مرسل کی تعریف: مرسل وہ حدیث ہے جس کے آخر سے یعنی تابعی کے بعد سے سند میں سقوط ہو۔

مسند کی تعریف: مسند سے مراد راویوں کا وہ سلسلہ جو متن تک پہنچائے۔

خبر واحد: وہ خبر ہے جس میں خبر متواتر کی شرائط جمع نہ ہوں۔

خبر مشہور: وہ حدیث جسے ہر طبقہ سند میں تین یا اس سے زائد راوی روایت کریں جب تک وہ تواتر کی حد کو نہ پہنچے۔

☆ ☆ ☆

تنظیم المدارس (اهلِ سنّت) پاکستان

الشهادة العالیه (بی۔اے) السنة الثانیة (للطالبات)

الوقت المحدد | الورقة الثالثة: الفقه | مجموع الارقام

ثلاث ساعات | | ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے دو دو سوالات حل کریں؟

حصہ اول ...... بهار شریعت

سوال نمبر 1: (الف) پانی پینے کا طریقہ بیان کریں نیز یہ بتائیں کون کون سے پانی کھڑے ہو کر پیئے جاسکتے ہیں؟

(ب) شادی کے بعد ولیمے کے متعلق وضاحت کریں نیز ولیمہ کب کرنا مسنون ہے؟

سوال نمبر 2: (الف) بوسہ، مصافحہ اور معانقہ کرنا جائز ہے؟ مکمل وضاحت کریں

(ب) کسی غیر مرد سے کلام کرنا، اسے چھونا اور اس کو بار بار دیکھنا جائز ہے؟ وضاحت کریں

سوال نمبر 3: (الف) سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟ وضاحت کریں

(ب) غیبت سے کیا مراد ہے؟ مختصر تحریر کریں

حصہ دوم ...... فقه حنفی اور حدیث رسول صلی الله علیه وسلم

سوال نمبر 4: (الف) حدیث کا لغوی و شرعی معنی نیز حدیث قولی، فعلی اور تقریری کی وضاحت کریں؟

(ب) حدیث صحیح، حسن اور ضعیف کی تعریفات تحریر کریں؟

سوال نمبر 5: (الف) تقلید کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں نیز تقلید کن کن مسائل میں جائز ہے اور کن کن میں جائز نہیں ہے؟

(ب) قرآن وحدیث سے تقلید کا ثبوت کردیں؟

سوال نمبر 6: (الف) ترک رفع یدین پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

(ب) امام کے پیچھے قرأت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ وضاحت کریں

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات ۱۴۴۶ھ/2025ء

الورقة الثالثة: الفقه

حصہ اول ...... بہار شریعت

سوال نمبر 1: (الف) پانی پینے کا طریقہ بیان کریں نیز یہ بتائیں کون کون سے پانی کھڑے ہو کر پیئے جا سکتے ہیں؟

(ب) شادی کے بعد ولیمے کے متعلق وضاحت کریں نیز ولیمہ کب کرنا مسنون ہے؟

جوابات: (الف) پانی پینے کا طریقہ: پانی پینے کا طریقہ درج ذیل ہے:

☆ بسم اللہ کہہ کر دائیں ہاتھ سے پیا جائے۔

☆ تین سانسوں میں پیا جائے۔ پہلی اور دوسری مرتبہ ایک ایک گھونٹ اور تیسری مرتبہ ایک سانس میں جتنا چاہے پی لیا جائے۔

☆ برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لیا جائے۔

☆ بیٹھ کر پیا جائے۔

☆ پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا جائے۔

کھڑے ہو کر پیئے جانے والے پانی: کھڑے ہو کر جو پانی پیئے جاتے ہیں وہ دو ہیں:

i- آب زم زم ii- وضو کا بچا ہوا پانی

(ب) ولیمہ کی وضاحت: ولیمہ یہ ہے کہ شب زفاف کی صبح کو اپنے دوست و احباب، عزیز و اقارب اور اہل محلّہ کی حسب استطاعت ضیافت کرے۔

شرعی حیثیت: دعوت ولیمہ سنت ہے۔ یہ شب زفاف کے بعد کرنا مسنون ہوتا ہے۔ یا اس سے اگلے دن۔ اس کے بعد ولیمہ اور شادی ختم۔ اس میں جانور ذبح کرنا اور کھانا تیار کروانا جائز ہے، جو لوگ بلائے جائیں ان کو جانا چاہیے اور ان کا جانا میزبان کے لیے باعث مسرت ہوگا۔ جس کو ولیمہ کی دعوت دی جائے، اس کا جانا سنت ہے۔ اگر اس موقع پر غیر شرعی خرافات ہوں، تو اس تقریب میں نہیں جانا چاہیے اور بغیر دعوت کے جانا بھی درست نہیں ہے۔

ولیمہ کے بارے میں احادیث کریمہ:

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن بن عوف

رضی اللہ عنہ پر زردی کا اثر دیکھا (یعنی خلوق کا رنگ ان کے بدن یا کپڑوں پر لگا ہوا دیکھا) فرمایا: یہ کیا ہے؟ (یعنی مرد کے جسم پر اس رنگ کو نہ ہونا چاہیے، یہ کیونکر لگا؟) عرض کیا: میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے (اس کے بدن سے یہ زردی چھوٹ کر لگ گئی) فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لیے مبارک کرے، تم ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری سے یا ایک ہی بکری سے۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح پر ولیمہ کیا، ایسا ولیمہ ازواج مطہرات میں سے کسی پر نہیں کیا۔ ایک بکری سے ولیمہ کیا یعنی تمام ولیموں میں یہ بہت بڑا ولیمہ تھا کہ ایک پوری بکری کا گوشت پکا تھا۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: خیبر سے واپسی میں خیبر و مدینہ کے مابین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے زفاف کی وجہ سے تین راتوں تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا، میں مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت میں بلا لایا، ولیمہ میں نہ گوشت تھا، نہ روٹی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، دستر خوان بچھا دیئے گئے، اس پر کھجوریں، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا۔

ولیمہ میں حاضرین کو کھانا پیش کرنا سنت ہے، یہ کھانا حسب طاقت ہونا چاہیے اور اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ یہ کھانا سادہ بھی ہو سکتا ہے اور پر تکلف بھی۔ اس سے مقصود سنت ہو، ریاکاری ہرگز نہ ہو۔

سوال نمبر 2: (الف) بوسہ، مصافحہ اور معانقہ کرنا جائز ہے؟ مکمل وضاحت کریں

(ب) کسی غیر مرد سے کلام کرنا اسے چھونا اور اس کو بار بار دیکھنا جائز ہے؟ وضاحت کریں

جوابات: (الف) بوسہ: بوسہ دینا اگر بشہوت ہو، تو ناجائز ہے اور تعظیم و اکرام کے لیے ہو، تو جائز ہے، کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تھا اور صحابہ و تابعین سے بھی اس کا ثبوت ہونا پایا جاتا ہے۔ عالم دین اور عادل بادشاہ کے ہاتھ کو بوسہ دینا بھی جائز ہے بلکہ ان کے قدم چومنا بھی جائز ہے۔

بوسہ سے متعلق حدیث مبارکہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں، تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اور بوسہ دیتے۔

مصافحہ: مصافحہ سنت ہے اور اس کا ثابت ہونا تواتر احادیث سے ملتا ہے۔ مسلمان بھائی جتنی بار

بھی آپس میں ملیں ہر بار مصافحہ کرنا مستحب ہے۔

مصافحہ سے متعلق حدیث مبارکہ: شعب الایمان میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دوپہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے، تو گویا اس نے شب قدر میں پڑھیں اور دو مسلمان مصافحہ کریں تو کوئی گناہ باقی نہ رہے گا مگر جھڑ جائے گا۔

معانقہ: معانقہ کرنا جائز ہے جبکہ خوف فتنہ اور اندیشہ شہوت نہ ہو۔ بعد نماز عیدین معانقہ کا رواج ہے، یہ خوشی کے اظہار کا ایک طریقہ ہے۔ جس سے معانقہ کیا جائے وہ صرف تہبند یا فقط پاجامہ پہنے ہوئے نہ ہو بلکہ کرتا یا اچکن پہنے ہوئے ہو یا چادر اوڑھے ہوئے ہو۔

معانقہ سے متعلق حدیث مبارکہ: ابوداؤد اور بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت عامر شعبی رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا اور ان سے معانقہ فرمایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

(ب) غیر مرد سے کلام کرنا اسے چھونا یا دیکھنا: عورت کو چاہیے کہ جب غیر مرد سے کلام کرے تو نہایت سختی سے بات کرے تا کہ اس کے دل میں کسی برائی کا خیال نہ آئے۔ اسی طرح عورت کا غیر مرد کو چھونا ہرگز جائز نہیں جبکہ دونوں یا کوئی ایک جوان ہو۔ کہ اس کو شہوت ہو سکتی ہو، اگر چہ دونوں کو اس بات کا اطمینان ہو کہ شہوت پیدا نہ ہوگی۔ اسی طرح غیر مرد کو دیکھنے کا بھی حکم یہی ہے کہ اگر عورت کو یقین ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت نہ ہوگی، تو ایک نظر کے بعد دوسری نظر جائز نہیں ہے اگر چہ شہوت کا احتمال نہ پایا جاتا ہو۔

سوال نمبر 3: (الف) سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟ وضاحت کریں

(ب) غیبت سے کیا مراد ہے؟ مختصر تحریر کریں

جوابات: (الف) سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کا حکم: سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا جائز نہیں ہے مگر جس برتن پر سونے چاندی کا کام ہوا ہو اس کا استعمال کرنا جائز ہے بشرطیکہ موضع استعمال میں سونا چاندی نہ ہو مثلاً کٹورے یا گلاس میں سونے یا چاندی کا کام ہو، تو پانی پیتے ہوئے اس جگہ منہ نہ لگے اور بعض کا قول ہے کہ وہاں ہاتھ بھی نہ لگے۔ لیکن پہلا قول اصح ہے۔

(ب) غیبت کا بیان: غیبت کے معنی یہ ہیں کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو اس کی برائی کے طور پر ذکر کرنا۔ اگر اس میں یہ عیب نہ ہو، تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے۔

قرآن واحادیث میں غیبت کی بہت برائی آئی ہے۔قرآن مجید میں ہے:

ترجمہ: ''ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ تو یہ تمہیں گوارانہ ہوگا۔'' (الحجرات)

حدیث: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے۔اس کی چیزوں کو ہلاک ہونے سے بچائے اور غیبت میں اس کی حفاظت کرے۔(ترمذی، ابوداؤد)

حصہ دوم ...... فقہ حنفی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر 4: (الف) حدیث کا لغوی وشرعی معنی نیز حدیث قولی، فعلی اور تقریری کی وضاحت کریں؟

(ب) حدیث صحیح، حسن اور ضعیف کی تعریفات تحریر کریں؟

جوابات: (الف) حدیث کا لغوی و اصطلاحی معنی مع اقسام حدیث: حدیث کا لغوی و اصطلاحی معنی مع اقسام ثلاثہ یعنی حدیث قولی، حدیث فعلی اور تقریری کی تفصیل درج ذیل ہے:

حدیث کا لغوی واصطلاحی معنی: حدیث کا لغوی معنی بات یا گفتگو کے ہیں۔اصطلاح میں حدیث سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر ہے۔

حدیث کی تین اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

i- **حدیث قولی:** ایسی حدیث ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا ذکر ہو۔

ii- **حدیث فعلی:** وہ روایت ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا ذکر ہو۔

iii- **حدیث تقریری:** وہ حدیث ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر کا ذکر ہو یعنی آپ کے سامنے کوئی کام ہوا ہو اور آپ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی ہو۔

(ب) تعریفات اصطلاحات:

حدیث صحیح: حدیث صحیح وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی متصل، عادل، ثقہ اور تام الضبط ہوں اور وہ حدیث غیر شاذ اور غیر معلل ہو۔

حدیث حسن: وہ حدیث جس میں صحیح کی ایک صفت تام الضبط نہ پائی جائے اور یہ کمی تعدد طرق سے پوری نہ ہو۔

حدیث ضعیف: وہ حدیث جس میں صحیح کی ایک سے زائد صفات مفقود ہوں، جس کے سلسلہ سند

میں ایک راوی ہو۔

سوال نمبر 5: (الف) تقلید کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں نیز تقلید کن کن مسائل میں جائز ہے اور کن کن میں جائز نہیں ہے؟

(ب) قرآن و حدیث سے تقلید کا ثبوت پیش کریں؟

جوابات: (الف) تقلید کی تعریف: لغوی معنی ہے گلے میں پٹہ ڈالنا اور شرعی معنی ہے کہ کسی شخص کی بات پر بغیر دلیل اور حجت کے عمل کرنا۔

وہ مسائل جن میں تقلید جائز ہے: آئمہ اربعہ یعنی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے کسی ایک کی تقلید ضروری ہے۔ عقائد احکام شرعیہ وفقیہ میں واجب ہے، مگر عقائد میں تقلید جائز نہیں ہے۔ تقلید سے روگردانی کرنے والا گمراہ ہے۔ جس امام کا کوئی شخص مقلد ہو وہ اس کی فقہ کا مطالعہ کرے اور اپنے آپ کو ان کی فقہ کے مطابق ڈھالنے کی کامل سعی وکوشش کرے۔ وہ تمام مسائل فرعیہ جن کا تعلق عقائد اور اصول دین سے نہ ہو، بلکہ انہیں قرآن وحدیث میں اجتہاد سے اخذ کیا گیا ہو۔ ان تمام مسائل میں کسی امام مجتہد کی تقلید کرنا ضروری ہے۔

وہ مسائل جن میں تقلید کرنا جائز نہیں: عقائد اور وہ احکام شرعیہ جو قرآن وحدیث سے صراحۃ ثابت ہوں، ان میں کسی کی تقلید جائز نہیں ہے۔ عقائد توحید، رسالت، قیامت، جنت، دوزخ وجود ملائکہ وغیرہ۔ شرعی احکام جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کی فرضیت، سود، خنزیر، شراب اور زنا وغیرہ کی حرمت۔

V.imp

(ب) قرآن وحدیث سے تقلید کا ثبوت:

قرآن سے دلیل: ارشاد ربانی ہے: "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ" دوسری جگہ ارشاد ہے: "وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ" علاوہ ازیں بہت سی آیات ہیں جو ثبوت تقلید پر دلالت کرتی ہیں۔

حدیث سے دلیل: صحیح بخاری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: "تم میری اقتداء کرو اور جو تمہارے بعد آئیں وہ تمہاری اقتداء کریں۔" جامع صغیر میں روایت موجود ہے کہ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اہل علم بزرگوں کی پیروی اور معیت میں برکت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے بعد بہت اختلاف دیکھو گے پس تم پر میری اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (مشکوۃ باب الاعتصام)

سوال نمبر 6: (الف) ترک رفع یدین پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

(ب) امام کے پیچھے قرأت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) ترک رفع یدین پر نوٹ: احناف کے نزدیک رکوع سے اٹھتے وقت اور رکوع کو جاتے وقت رفع یدین خلاف سنت ہے۔ پوری نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ رفع یدین نہیں ہے۔

دلیل: ★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم دوران نماز اپنے ہاتھوں کو سرکش گھوڑوں کی طرح اٹھاتے رہتے ہو، نماز میں سکون اختیار کرو۔ (مسلم شریف)

★ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں گے: (۱) تکبیر تحریمہ کے وقت۔ (۲) بیت اللہ کی زیارت کے وقت، (۳) کوہ صفاء پر، (۴) کوہ مروہ پر، (۵) عرفات میں، (۶) مزدلفہ میں، (۷) جمرات کو کنکریاں مارتے وقت۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

★ حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر نماز سے فارغ ہونے تک دونوں ہاتھوں کو نہیں اٹھایا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

★ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز ادا کی، ان سب نے تکبیر اولی کے علاوہ ہاتھوں کو بلند نہیں کیا۔

★ حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر اولی کے وقت ہاتھ بلند کرتے، پھر کسی اور مقام پر ہاتھ بلند نہ فرماتے۔

ان تمام دلائل سے پتہ چلتا ہے کہ رکوع و سجدہ کرتے وقت رفع یدین خلاف سنت ہے۔

(ب) قرأت خلف الامام/الامام کے حوالے سے وضاحت: امام کی اقتداء میں مقتدی کا قرأۃ کرنا ناجائز اور سخت منع ہے بلکہ مقتدی کو چاہیے کہ جب امام قرأت کر رہا ہو تو خاموش رہے اور توجہ سے سنے، کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

دلیل قرآنی (ترجمہ): "اور جب قرآن پڑھا جائے، تو تم اسے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔"

اس حوالے سے احادیث درج ذیل ہیں:

دلائل: ا۔ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے حلف لیا کہ ہم امام کی اقتداء میں قرأت نہیں کریں گے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن ابویعلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع فرماتے تھے۔

۳۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔



تنظیم المدارس (اہلِ سنّت) پاکستان

الشهادة العالیه (بی۔اے) السنة الثانیة (للطالبات)

الوقت المحدد　　الورقة الرابعة: اصول الفقه　　مجموع الارقام

ثلاث ساعات　　　　　　　　　　　　۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر 1: (الف) القیاس حجة من حجج الشرع یجب العمل به عند انعدام ما فوقه من الدلیل فی الحادثة و قد ورد فی ذلك الاخبار و الاثار.

مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) قیاس کی حجیت پر اصول الشاشی سے دو دلیلیں پیش کریں۔

(ج) خط کشیدہ صیغہ حل کریں؟

سوال نمبر 2: (الف) الواجب علی المجتهد طلب حکم الحادثة من کتاب الله تعالیٰ

نہ من سنۃ رسول اللہ بصریح النص ام دلالتہ علی ما مر ذکرہ .

اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) اجماع کی اقسام تفصیلاً سپرد قلم کریں؟

(ج) اصول الشاشی کے مصنف کا نام تحریر کریں؟

سوال نمبر3: (الف) صحت قیاس کی شرطیں کتنی ہیں؟ کوئی سی دو کی وضاحت مع امثلہ کریں۔

(ب) کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے علت معلومہ کی ایک ایک مثال تحریر کریں؟

(ج) قیاس شرعی کی تعریف کریں۔

سوال نمبر4: (الف) قیاس پر وارد ہونے والے سوالات کتنے اور کون کون سے ہیں؟

(ب) ممانعت کی دونوں اقسام کی امثلہ سے وضاحت کریں؟

(ج) سبب اور علت کی تعریفات کریں۔



درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات ۱۴۴۶ھ/2025ء

الورقة الرابعة: اصول الفقه

سوال نمبر1: (الف) القياس حجة من حجج الشرع يجب العمل به عند انعدام ما فوقه من الدليل في الحادثة و قدورد في ذلك الاخبار و الاثار .

مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) قیاس کی حجیت پر اصول الشاشی سے دو دلیلیں پیش کریں؟

(ج) خط کشیدہ صیغہ حل کریں؟

جوابات: (الف) عبارت پر اعراب: اَلْقِيَاسُ حُجَّةٌ مِّنْ حِجَجِ الشَّرْعِ يَجِبُ الْعَمَلُ بِهٖ عِنْدَ انْعِدَامِ مَا فَوْقَهٗ مِنَ الدَّلِيْلِ فِي الْحَادِثَةِ وَ قَدْ وَرَدَ فِيْ ذٰلِكَ الْاَخْبَارُ وَالْاٰثَارُ .

ترجمۃ العبارۃ: قیاس شرعی حجتوں میں سے ایک حجت ہے، جس پر عمل کرنا واجب ہے جب اس سے اوپر کی دلیل موجود نہ ہو کسی مسئلہ میں۔ تحقیق اس بارے میں اخبار اور آثار وارد ہیں۔

(ب) قیاس کے حجت ہونے پر دلائل: قیاس کے حجت ہونے پر کثیر دلائل ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

(۱) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر روانہ کرنے کا قصد فرمایا تو ان سے یوں مخاطب ہوئے: اے معاذ! کس طرح فیصلہ کرو گے؟ عرض کیا: قرآن کریم کے مطابق فرمایا: اگر قرآن کریم میں کسی مسئلہ کا حل دستیاب نہ ہوا تو پھر کیا کرو گے؟ عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے۔ فرمایا: اگر کسی مسئلہ کا حل سنت میں بھی دستیاب نہ ہوا تو پھر کیا کرو گے؟ عرض کیا: تب میں اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور اظہار مسرت فرمایا۔

(۲) خثعمیہ نامی ایک عورت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور یوں عرض گزار ہوئی: یارسول اللہ! میرے والد گرامی بوڑھے ہو چکے ہیں اور وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتے جبکہ ان پر حج بھی فرض ہے۔ اگر ان کی طرف سے میں حج کروں تو ادا ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: بتاؤ اگر ان پر قرضہ ہوتا اور وہ تم ادا کرتیں تو ادا ہوتا یا نہیں؟ عرض کیا: یارسول اللہ! قرضہ ادا ہو جاتا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرضہ ادا کیا جائے۔ آپ نے عورت کی رائے کو درست قرار دیا۔ یہی قیاس کی صورت ہے۔

(ج) خط کشیدہ صیغہ:

وَرَدَ: واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم مثال واوی باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

سوال نمبر2: (الف) الواجب على المجتهد طلب حكم الحادثة من كتاب الله تعالىٰ ثم من سنة رسول الله بصريح النص ام دلالته على ما مر ذكره ۔

اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) اجماع کی اقسام تفصیلاً سپرد قلم کریں؟

(ج) اصول الشاشی کے مصنف کا نام تحریر کریں؟

جوابات: (الف) عبارت پر اعراب: اَلْوَاجِبُ عَلَى الْمُجْتَهِدِ طَلَبُ حُكْمِ الْحَادِثَةِ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى ثُمَّ مِنْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ بِصَرِيْحِ النَّصِّ اَمْ لِدَلَالَتِهٖ عَلٰى مَا مَرَّ ذِكْرُهٗ

ترجمۃ العبارۃ: مجتہد پر واجب ہے کہ وہ نئے پیدا ہونے والے مسئلہ کا حکم کتاب اللہ سے، پھر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تلاش کرے، جو صریح نص یا دلالۃ النص سے ہو اس طریقہ کے مطابق کہ جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

(ب) اقسام اجماع بالتفصیل: اجماع کی اجمالاً دو قسمیں ہیں:

۱۔ اجماع سندی ۲۔ اجماع مذہبی

۱۔ اجماع سندی کی تعریف اور اقسام:

تعریف: امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام مجتہدین کا کسی ایک حکم پر متفق ہو جانا، اجماع سندی کہلاتا ہے۔

اقسام: اجماع سندی کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ صحابہ کلہم کسی نئے حکم پر واضح الفاظ کے ساتھ اجماع۔
۲۔ بعض صحابہ کرام کی صراحت اور باقی کا اس حکم کو رد کرنے میں سکوت۔
۳۔ صحابہ کرام کے بعد والے لوگوں کا اس حکم پر اجماع جس میں اقوال صحابہ نہ ہوں۔
۴۔ صحابہ کرام کے اقوال میں سے کسی ایک قول پر تابعین کا اجماع۔

۲۔ اجماع مذہبی اور اس کی اقسام:

تعریف: بعض مجتہدین کا کسی ایک حکم پر متفق ہو جانا، اجماع مذہبی کہلاتا ہے۔

اقسام: اجماع مذہبی کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ اجماع مرکب: جب کسی نئے پیدا ہونے والے مسئلہ کے حکم پر مجتہدین متفق ہو جائیں مگر حکم کی علت میں ان دونوں کی درمیان اختلاف ہو، تو یہ اجماع مرکب ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ جب کسی شخص کو قے آئے اور اس نے عورت کو ہاتھ لگایا، تو احناف اور شوافع کے نزدیک اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اگرچہ ہمارے نزدیک اس کی علت قے کرنا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مس عورت ہے۔

۲۔ اجماع غیر مرکب: کسی نئے مسئلہ پر مجتہدین کا اتفاق ہونا، مگر حکم کی علت کے درمیان اختلاف نہ ہو۔

(ج) اصول الشاشی کے مصنف کا نام: بعض کے نزدیک مصنف کا نام "نظام الدین الشاشی" اور بعض کے نزدیک "اسحاق بن ابراہیم سمرقندی" ہے۔

سوال نمبر 3: (الف) صحت قیاس کی شرطیں کتنی ہیں؟ کوئی سی دو کی وضاحت مع امثلہ کریں۔
(ب) کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے علت معلومہ کی ایک ایک مثال تحریر کریں؟

(ج) قیاس شرعی کی تعریف کریں۔

جوابات: (الف) صحت قیاس کی شرائط:

(۱) قیاس نص کے مقابلے میں نہ ہو۔

(۲) قیاس نص کے احکام میں سے کسی حکم کی تبدیلی کو متضمن نہ ہو۔

(۳) جس حکم کو متعدی کیا گیا ہو وہ ایسا کم ہو جس کی علت معقول المعنی ہو، ایسا نہ ہو کہ اس کی علت ہی عقل میں نہ آنے والی ہو یعنی مقیس علیہ کے حکم عقل کے خلاف نہ ہو۔

(۴) علت بیان کرنا حکم شرعی کے لیے ہو، نہ کہ حکم لغوی کے لیے۔

(۵) فرع پر کوئی نص وارد نہ ہوئی ہو۔

دو کی وضاحت مع امثلہ: دوسری شرط کی وضاحت مع امثلہ: قیاس کی وجہ سے نص کے احکام میں کسی حکم کا متغیر ہونا لازم نہ آئے مثلاً نص کے اندر حکم مطلق تھا اور قیاس کے بعد مقید بن جائے۔

مثال: وضو میں نیت شرط ہے۔ تیمم پر قیاس کرتے ہوئے یہ دونوں عبادت اور طہارت حکمی ہیں' لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ جس طرح تیمم میں نیت شرط ہے اسی طرح وضو میں ہونی چاہیے۔ تو آیت وضو کو بوجہ قیاس نیت کی شرط کے ساتھ مقید کرنا لازم آئے گا، جو غیر معتبر ہے۔

پانچویں شرط کی وضاحت مع امثلہ: فرع منصوص علیہ نہ ہو یعنی اس کا حکم قرآن و حدیث میں موجود نہ ہو، کیونکہ اگر اس کا حکم قرآن و حدیث میں موجود ہوگا تو قیاس کرنا باطل ہوگا۔

مثال: اس کی کی مثال یہ ہے کہ تمتع کرنے والا اگر قربانی کا جانور نہ پائے' تو روزوں کے ذریعے احرام سے نکل سکتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس پر قیاس کرتے ہوئے اس شخص کو جو حج کرنے سے کسی رکاوٹ کے باعث رک گیا (محصر) وہ بھی قربانی کا جانور نہ پانے کی صورت میں روزے رکھ سکتا ہے لیکن احناف کے نزدیک یہ قیاس صحیح نہیں، کیونکہ فرع یعنی محصر کے بارے میں بھی نص وارد ہے اور وہ ارشاد خداوندی ہے: وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ط لہٰذا محصر کے لیے قربانی پیش کرنا لازم ہے۔

ایک اور مثال یہ ہے کہ چونکہ رمضان المبارک میں کسی وجہ سے روزے نہ رکھنے والا بعد میں قضا کرتا ہے' لہٰذا اس پر قیاس کرتے ہوئے متمتع کو بھی اجازت ہے۔ اگر وہ ایام تشریق میں روزے نہ رکھ سکے تو بعد میں رکھ لے لیکن یہ قیاس صحیح نہیں، کیونکہ فرع کے بارے میں باقاعدہ نص پائی جاتی ہے

دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آپ کے سامنے ایک شخص نے کہا: میں نے تمتع کیا لیکن روزے نہ رکھ سکا حتیٰ کہ عرفہ کا دن گزر گیا، آپ نے فرمایا: تم پر لازم ہے۔ اس نے کہا: مجھے طاقت نہیں؟ آپ نے فرمایا: اپنی قوم سے مانگو، اس نے عرض کیا: یہاں میری قوم کا کوئی فرد نہیں۔ آپ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ اسے بکری کی قیمت دو۔ تو یہ نص ہے، جس سے ثابت ہے کہ ایسے شخص کو قربانی دینا ہی ہوگی روزے نہیں رکھ سکتا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ صحابی تھے لہٰذا ان کا قول حدیث ہونے کی بنیاد پر نص ہے۔

(ب) علت معلومہ کی کتاب وسنت سے ایک ایک مثال:

کتاب اللہ سے علت کا معلوم ہونا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ (النور: ۵۸)

اس آیت کریمہ میں گھروں میں کام کرنے والی لونڈیوں اور چھوٹے بچوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ تین اوقات میں گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کریں اور ان تین اوقات کے علاوہ بغیر اجازت کے داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں اور اس کی علت کثرت طواف بیان کی گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہر وقت اجازت طلب کرنے کے حرج کو کثرت طواف کی علت سے ساقط کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کثرت طواف کی علت کی وجہ سے بلی کے جوٹھے کی نجاست کے حرج کو ساقط کر دیا اور فرمایا: ليست بنجسة فانها من الطوافين عليكم و الطوافات مصنف فرماتے ہیں: علمائے کرام نے کثرت طواف کی علت کی وجہ سے گھر میں رہنے والے جانوروں کو مثلاً چوہا اور چھپکلی وغیرہ بلی پر قیاس کیا اور نجاست کے حرج کو ساقط کر دیا ہے۔

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علت کا معلوم ہونا: ا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ليس الوضوء على من نام قائمًا اوقاعدًا اوراكعًا او ساجدًا انما الوضوء على من نام مضطجعًا استرخت مفاصله ۔

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے ٹوٹنے کی علت خود بیان فرمادی ہے وہ

"استرخت مفاصلہ" (جوڑوں کا ڈھیلا ہونا) ہے چنانچہ جس نیند میں یہ علت پائی جائے گی وہ ناقص وضو ہوگی، جیسے ٹیک لگا کر یا تکیہ لگا کر اس طرح سونا کہ اگر اس سہارے کو نکال دیا جائے تو انسان گر جائے اور یہی علیت بے ہوشی اور نشے کی حالت میں بھی پائی جاتی ہے، تو ان حالتوں میں وضو باطل ہو جائے گا۔

۲۔ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے استحاضہ کے خون کے بارے میں سوال کیا کہ انہیں بہت کثرت سے یہ خون آتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: توضئی و صلی و ان قطر الدم علیٰ الحصیر قطراً فانه دم عرق انفجر۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں خون بہنے کو وجوب وضو کی علت قرار دیا ہے، تو یہی علت سینگی لگوانے یا زخم وغیرہ کی وجہ سے پائی جائے تو بھی وضو باطل ہو جائے گا۔

(ج) قیاس شرعی کی تعریف: قیاس شرعی یہ ہے کہ کسی منصوص علیہ کے حکم کو اس معنیٰ کی بنیاد پر جو اس حکم کے لیے علت بنتا ہے غیر منصوص کے لیے ثابت کیا جائے۔

سوال نمبر 4: (الف) قیاس پر وارد ہونے والے سوالات کتنے اور کون کون سے ہیں؟

(ب) ممانعت کی دونوں اقسام کی امثلہ سے وضاحت کریں؟

(ج) سبب اور علت کی تعریفات کریں؟

جوابات: (الف) قیاس پر وارد ہونے والے سوالات: قیاس پر وارد ہونے والے سوالات آٹھ ہیں:

۱۔ ممانعت	۲۔ موجب علت کا قول
۳۔ قلب	۴۔ عکس
۵۔ فساد وضع	۶۔ فرق
۷۔ نقض	۸۔ معارضہ

(ب) اقسام ممانعت: ممانعت کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ علت کو تسلیم نہ کیا جائے: اس کی مثال یہ ہے کہ شوافع کے نزدیک صدقہ فطر کے وجوب کا سبب یوم الفطر ہے، لیکن احناف اس سبب کو نہیں مانتے بلکہ ان کے نزدیک اس کا سبب وہ شخصیت ہے جو کسی کی پرورش میں رہتا ہے۔ اس اختلاف کی بنیاد پر امام شافعی کہتے ہیں کہ جو شخص عید کی رات کو مر جائے

سے صدقہ فطر ساقط ہو گا لیکن اس حدیث کے تحت یہ کہا جائے گا کہ ہم صدقہ فطر کے ساتھ رمضان کے نماز کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہ ہو گا۔

۲۔ مسح کو تسلیم کر لیا جائے گا اس کا حکم نہ لگایا جائے جیسے کہ ... کی طرح کہ ہم نے کہا مسح کی طرح کا کوئی فرض کہ صدقہ ادا ہو جائے گا۔ یہ امام شافعی کا مذہب ہے جو ہم نے بیان کیا کہ ہم یہ بات تسلیم نہیں کرتے کہ غسل کے اندر تجدید مسنون ہے بلکہ مسنون مقصد غسل کو زیادتی کرنے کی غرض سے مکمل فرض میں تعمیل کا ساتھ کرنا ہے۔

(۵) تعریفات اصطلاحات:

سبب کی تعریف: سبب وہ چیز ہے جو حکم تک کسی چیز کے واسطے سے پہنچتی ہے جیسا کہ ... حکم تک پہنچنے کا سبب ہے۔

علت کی تعریف: ہر وہ چیز جو کسی واسطے کے بغیر حکم تک پہنچائے وہ سبب ہے اس واسطے علت کہتے ہیں۔



تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان

الشہادۃ العالیہ (بی اے) السنۃ الثانیۃ (للطالبات)

الوقت المحدد	الورقۃ الخامسۃ: علم المیراث	مجموع الارقام
ثلاث ساعات		۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر 5 لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر 1: (الف) اصحاب الفرائض کل کتنے ہیں؟ نیز ان میں مرد کتنے اور عورتیں کتنی ہیں؟

(ب) موانع ارث بیان کریں؟

سوال نمبر 2: (الف) علم فرائض کا موضوع اور غرض وغایت بیان کریں؟

(ب) اخیافی اور بیوی کے احوال بیان کریں؟

سوال نمبر 3: (الف) حجب کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے حجب کی اقسام بیان کریں؟

(ب) اسبابِ ارث کتنے ہیں؟ نیز ان کی وضاحت کریں؟

سوال نمبر 4: (الف) علم فرائض کو نصف علم کہنے کی وجوہات تحریر کریں؟

(ب) عصبہ نسبی اور عصبہ سببی کسے کہتے ہیں؟ نیز بتائیں کہ ان دونوں میں سے کون سا عصبہ اقوی ہے؟

سوال نمبر 5:- درج ذیل صورتوں میں سے چار مسائل حل کریں؟

(۱)	باپ	بیٹی	
(۲)	باپ	بیٹا	
(۳)	باپ	حقیقی بھائی	بیٹی
(۴)	بیوی	باپ	بیٹا
(۵)	دادا	والدہ	بیوی
(۶)	بیٹا	بیٹی	حقیقی بھائی

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات ۱۴۴۶ھ/2025ء

الورقة الخامسة: علم الميراث

imp

سوال نمبر 1: (الف) اصحاب الفرائض کل کتنے ہیں نیز ان میں مرد کتنے اور عورتیں کتنی ہیں؟

(ب) موانع ارث بیان کریں؟

جوابات: (الف) اصحاب فرائض کی تعریف، تعداد اور ان کے نام: اصحاب فرائض: اصحاب فرائض وہ لوگ ہیں کہ قرآن کریم، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت میں جن کا حصہ مقرر و معین ہے۔

تعداد اور ان کے نام: کل اصحاب فرائض بارہ ہیں، جن میں سے چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں۔ چار مرد یہ ہیں: (۱) باپ، (۲) دادا، (۳) خیفی بھائی، (۴) خاوند۔

اور آٹھ عورتیں یہ ہیں: (۱) دادی/ نانی، (۲) بیٹی، (۳) پوتی، (۴) ماں (۵) حقیقی بہن، (۶) باپ شریک بہن، (۷) ماں شریک بہن۔

imp

(ب) موانع ارث: موانع ارث سے مراد وہ صورتیں ہیں جن میں ورثاء ترکہ سے حقدار بننے سے محروم رہتے ہیں۔ موانع ارث چار ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱۔ اختلاف دین: ایک آدمی مسلمان ہے اور دوسرا کافر ہے، تو دونوں کا دین مختلف ہونے کی وجہ سے دونوں ایک دوسرے کے ترکہ سے محروم رہیں گے۔

۲۔ قتل: ایک آدمی دوسرے کو قتل کر دے اور ورثاء میں قاتل شامل ہو، تو وہ ترکہ سے حصہ حاصل کرنے میں محروم رہے گا۔

۳۔ اختلاف دارین: دو شخص مختلف ممالک کے باشندے ہوں، تو دونوں باہم ترکہ سے محروم رہیں گے۔ یہ مانع غیر مسلم لوگوں کے لیے ہے۔ البتہ اختلاف ممالک کے باوجود دو مسلمان باہم ترکہ کے حق دار قرار پائیں گے۔

۴۔ رقیت/غلامی: شرعی غلام یا کنیز ہونا۔ عام ازیں کہ رقیت کامل ہو یا ناقص۔

سوال نمبر 2: (الف) علم فرائض کا موضوع اور غرض وغایت بیان کریں؟

(ب) بیٹی اور بیوی کے احوال بیان کریں؟

جوابات: (الف) علم الفرائض کا موضوع: علم فرائض کا موضوع میت کا ترکہ اور ورثاء ہیں۔

علم الفرائض کی غرض وغایت: اس علم کی غرض ورثاء تک ان کا پورا پورا حق پہنچانا ہے۔

(ب) بیٹی اور بیوی کے احوال: (۱) بیٹی کی حالتیں: بیٹی کی تین حالتیں ہیں:

۱۔ نصف حصہ ملتا ہے جبکہ بیٹی اکیلی ہو مثلاً

مسئلہ 6

میــــــــــت

بیٹی	باپ
آدھا حصہ (1/2)	چھٹا حصہ + بقیہ/عصبہ
3	2 + 1 = 3

۲۔ دو تہائی حصہ ثلثان ملتا ہے بشرطیکہ بیٹیاں دو یا دو سے زائد ہوں مثلاً

مسئلہ: 3

میــــــــــت

بیٹی + بیٹی	بھائی
دو تہائی حصہ (2/3)	بقیہ/عصبہ
(1)-2-(1)	1

۳۔ ذوی الفروض کو دینے کے بعد باقی ماندہ وراثت سب کی سب ملتی ہے بشرطیکہ بیٹی کے ساتھ بیٹا بھی ہو مثلاً

مسئلہ 8 تص 8 x 3 = 24

بیٹی	+	بیٹا	بیوی
عصبہ			1/8
7			1
7 - 21 - 14			3

(۲) بیوی کی حالتیں: بیوی کی دو حالتیں ہیں:

ا۔ چوتھا حصہ ملتا ہے بشرطیکہ میت نے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پڑپوتا اور پڑپوتی میں سے کوئی نہ چھوڑا ہو۔

مسئلہ 4

بھائی	بیوی
بقیہ/عصبہ	چوتھا حصہ (1/4)
3	1

۲۔ آٹھواں حصہ ملتا ہے بشرطیکہ میت نے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پڑپوتا اور پڑپوتی میں سے کوئی چھوڑا ہو۔

مسئلہ 8

بیٹا	بیوی
عصبہ	1/8
7	1

سوال نمبر 3: (الف) حجب کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے حجب کی اقسام بیان کریں؟

(ب) ارکان ارث کتنے ہیں؟ نیز ان کی وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) حجب کا لغوی و اصطلاحی معنی اور اقسام: حجب کا لغوی معنی ہیں رکنا اور اہل

فرائض کی اصطلاح میں حجب کے یہ معنی ہیں کہ معین وارث کا کسی دوسرے وارث کی وجہ سے کل یا بعض جائیداد لینے سے رک جانا۔

اقسام حجب: حجب کی دو قسمیں ہیں: (۱) حجب نقصان، (۲) حجب حرمان۔

۱۔ حجب نقصان: حجب نقصان کا مطلب یہ ہے کہ ایک وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے حصہ کم ہو جانا۔

۲۔ حجب حرمان: حجب حرمان کا مطلب ہے کہ ایک وارث کی وجہ سے اپنے مقررہ حصے سے مکمل دستبردار۔

(ب) ارکان ارث اور ان کی وضاحت: ارکان ارث تین ہوتے ہیں، ان کی وضاحت درج ذیل ہیں:

۱۔ مورث: اس سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جس کے مرنے کی صورت میں دوسرے لوگ اس کی جائیداد کے مستحق بنیں۔

۲۔ وارث: وہ شخص ہوتا ہے جو حقیقی قرابت یا نکاح یا ولاء العتق کی وجہ سے میت کے چھوڑے ہوئے مال کا مستحق بنتا ہے۔

۳۔ موروث: وہ مملوک شئی جسے میت دنیا میں چھوڑ کر جاتا ہے یعنی چھوڑی ہوئی جائیداد/ترکہ۔

سوال نمبر 4: (الف) علم فرائض کو نصف علم کہنے کی وجوہات تحریر کریں؟

(ب) عصبہ نسبی اور عصبہ سببی کسے کہتے ہیں؟ نیز بتائیں کہ ان دونوں میں سے کون سا عصبہ اقوی ہے؟

جوابات: (الف) علم فرائض کو نصف علم کہنے کی وجوہات: ۱۔ انسان کی دو حالتیں ہیں: (i) زندگی، (ii) موت۔

زندگی کی میں باقی تمام علوم کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ علم فرائض موت کے ساتھ خاص ہے۔ اس لحاظ سے علم فرائض ''نصف العلم'' ہوا۔

۲۔ ملک کی دو صورتیں ہیں: (i) ملک اختیاری، (ii) ملک غیر اختیاری۔

وراثت کے علاوہ بقیہ اشیاء کا تعلق ''ملک اختیاری'' سے ہے۔ اس لحاظ سے بھی علم فرائض ''نصف علم'' ہوا۔

۳۔ احکام شرعیہ کی باعتبار ماخذ دو اقسام ہیں: (i) وہ احکام شرعیہ جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔

(ii) وہ احکام شرعیہ جو قیاس و اجتہاد سے ثابت ہیں۔ چونکہ علم فرائض تمام مسائل قرآن و حدیث سے مستنبط ہیں، اس لحاظ سے بھی علم فرائض "نصف علم" ہوا۔

(ب) تعریفات اصطلاحات:

۱۔ عصبہ نسبی: وہ شخص ہے، جسے نسبی قرابت کی وجہ سے عصوبت حاصل ہو جیسے بیٹا اور پوتا وغیرہ۔

۲۔ عصبہ سببی: وہ شخص ہے، جسے کسی غلام کو آزاد کرنے کی وجہ سے عصوبت حاصل ہو، اسے عصبہ معتق اور مولیٰ العتاقہ کہتے ہیں۔ عصبہ نسبی بہ نسبت عصبہ سببی سے قوی ہے یعنی عصبہ نسبی کی موجودگی میں عصبہ سببی کو میراث نہیں ملے گی۔

سوال نمبر 5:- درج ذیل صورتوں میں سے چار مسائل حل کریں؟

(۱)	باپ	بیٹی	
(۲)	باپ	بیٹا	
(۳)	باپ	حقیقی بھائی	بیٹی
(۴)	بیوی	باپ	بیٹا
(۵)	دادا	والدہ	بیوی
(۶)	بیٹا	بیٹی	حقیقی بھائی

جواب: (۱)

مسئلہ: 6

میت

باپ	بیٹی
1/6 + عصبہ	1/2
1 + 2=3	3

(۲)

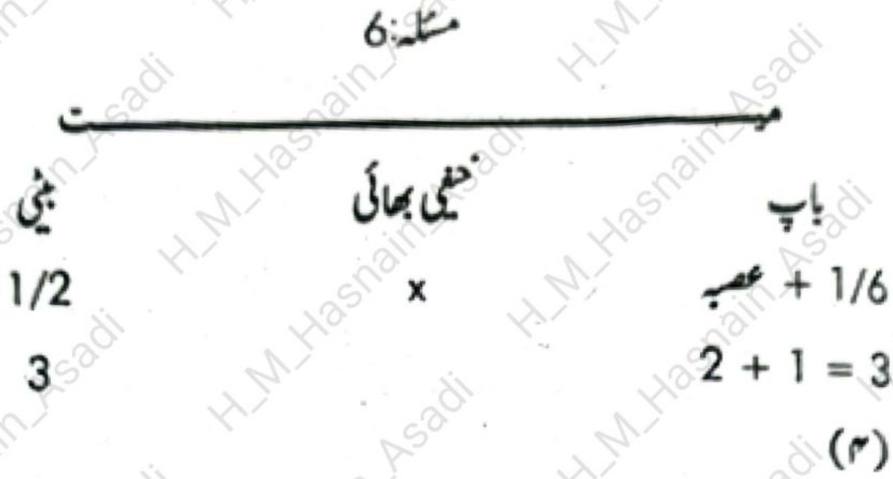
مسئلہ: 6

میت

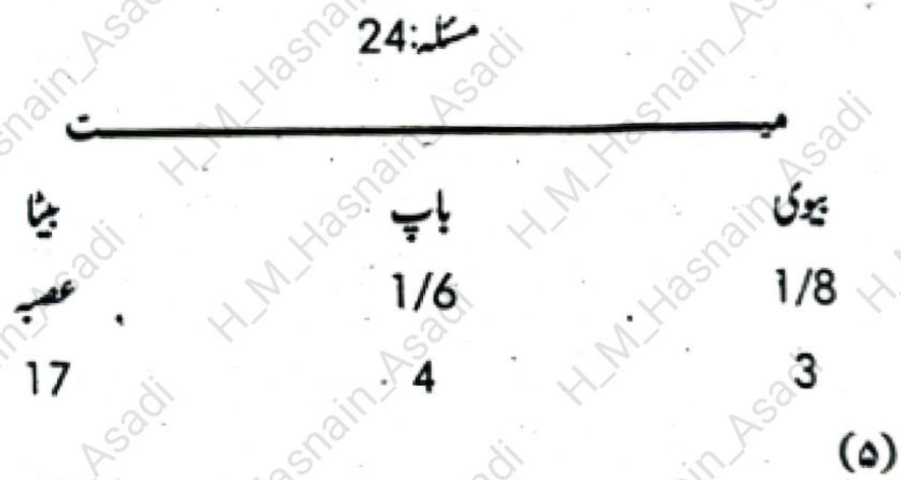
باپ	بیٹا


1/6 عصبہ
1 5

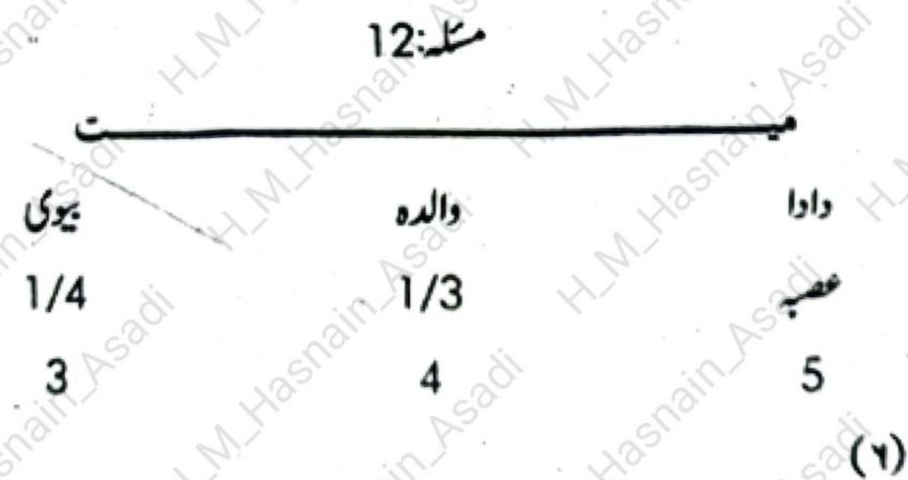
(۳)


مسئلہ:6
میت
باپ حقیقی بھائی بیٹی
عصبہ + 1/6 x 1/2
2 + 1 = 3 3

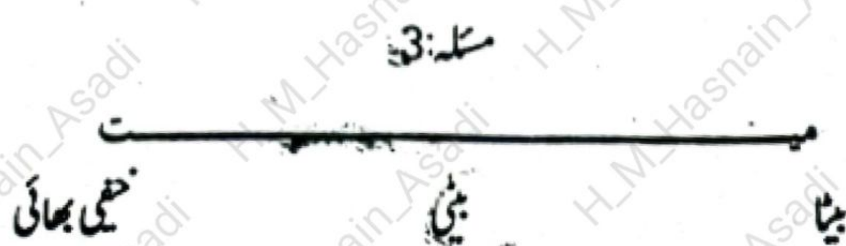
(۴)


مسئلہ:24
میت
بیوی باپ بیٹا
1/8 1/6 عصبہ
3 4 17

(۵)


مسئلہ:12
میت
دادا والدہ بیوی
عصبہ 1/3 1/4
5 4 3

(۶)


مسئلہ:3
میت
بیٹا بیٹی حقیقی بھائی

عجب	محروم
2	1

☆ ☆ ☆

تنظیم المدارس (اہلِ سنّت) پاکستان

الشهادة العاليه (بی۔اے) السنة الثانية (للطالبات)

الوقت المحدد　　　الورقة السادسة: البلاغة　　　مجموع الارقام

ثلاث ساعات　　　　　　　　　　　　　　　　　　۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1:۔ وفصاحة الكلام سلامته من تنافر الكلمات مجتمعة و من ضعف التاليف و من التعقيد مع فصاحة كلماته ۔

(الف) مذکور عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تنافر، ضعف تالیف اور تعقید کی تعریفات مع امثلہ لکھیں؟

سوال نمبر 2: (الف) استفہام کی تعریف کریں نیز ادوات استفہام میں سے کوئی سے تین کا استعمال لکھیں؟

(ب) قصر کی تعریف اور اس کی اقسام تحریر کریں؟

سوال نمبر 3: (الف) فصاحت کا لغوی اور اصطلاحی معنی لکھیں نیز فصاحت کلمہ اور کلام کی وضاحت کریں؟

(ب) علم معانی کی تعریف لکھیں نیز علم معانی کا مقصود جن آٹھ ابواب میں منحصر ہے ان کے نام بیان کریں؟

سوال نمبر 4:۔ درج ذیل اصطلاحات میں سے کوئی سی تین کی تعریفات مع امثلہ بیان کریں؟

(۱) علم البيان　　(۲) مساوات　　(۳) الايجاز

(۴) الاطناب　　(۵) التوريه

سوال نمبر 5:۔ واذا تعارض هذان الا صلان فلا يعدل عن مقتضى احدهما الى مقتضى الاخر الالداع فمن دواعي الذكر ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) دواعی ذکر تحریر کریں؟



درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات ۱۴۴۶ھ/2025ء

الورقة السادسة: البلاغة

سوال نمبر 1: وَفَصَاحَةُ الْكَلَامِ سَلَامَتُهُ مِنْ تَنَافُرِ الْكَلِمَاتِ مُجْتَمِعَةً وَ مِنْ ضَعْفِ التَّأْلِيفِ وَ مِنَ التَّعْقِيدِ مَعَ فَصَاحَةِ كَلِمَاتِهِ.

(الف) مذکور عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تنافر، ضعف تالیف اور تعقید کی تعریفات مع امثلہ لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب العبارة: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارة: اور فصاحت کلام وہ اس کے تمام کلمات کے ساتھ ساتھ محفوظ رہنا ہے کلموں کے باہم اجتماع کے سبب پیدا ہونے والے تنافر، ضعف تالیف اور تعقید سے۔

(ب) تعریفات اصطلاحات مع امثلہ:

تنافر کی تعریف: کلام میں تنافر ایک ایسا وصف ہے جس سے کلام زبان پر بھاری ہو جاتا ہے اور بولنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مثال:

فی رفع عرش الشرع مثلك يشرع و ليس قرب قبر حرب قبر

کریم متی امدحه امدحه والوری معی و اذا ما لمته لمته و حدی

شریعت کے تحت بلند کرنے میں تیری طرح کا بلند کرتا ہے اور حرب کی قبر کے قریب کوئی قبر نہیں ہے۔ وہ ایسا کریم ہے کہ جب میں اس کی تعریف کرتا ہوں، تو ایسی حالت میں تعریف کرتا ہوں کہ مخلوق میرے ساتھ ہوتی ہے اور جب میں اسے ملامت کرتا ہوں، تو اکیلا ہی ملامت کرتا ہوں۔

ضعف تالیف کی تعریف: وہ کلام جو مشہور نحوی قانون کے خلاف جاری ہو، تو اسے ضعف تالیف کہتے ہیں جیسے لفظاً اور رتبتاً دونوں اعتبار سے اضمار قبل الذکر ہو۔ مثلاً شاعر کا قول:

جزی بنوه ابا الغیلان عن کبیر

و حسن فعل کما یجزی سنمار

اس ابوغیلان کے بیٹوں نے ابوغیلان کے بوڑھا ہونے اور احسان کرنے کے باوجود ایسا بدلہ دیا جیسا کہ سنمار کو دیا گیا۔)

(تعقید کی تعریف: کلام اپنا معنی مرادی صاف اور واضح طور پر نہ بتائے بلکہ کلام کی مراد مخفی رہے جیسا کہ

جفخت وهم لا يجفخون بهابهم

شيم على الحسب الاغر دلائل

ترجمہ: فخر کیا ہے جو کہ اس کے عمدہ حسب ونسب پر دلائل ہیں حالانکہ وہ لوگ اپنے ان اخلاق پر فخر نہیں کرتے)

سوال نمبر 2: (الف) استفہام کی تعریف کریں نیز ادوات استفہام میں سے کوئی سے تین کا استعمال لکھیں۔

(ب) قصر کی تعریف اور اس کی اقسام تحریر کریں؟

جوابات: (الف) استفہام اور ادوات استفہام کا استعمال:

(استفہام: کسی شے کا علم حاصل کرنے کو استفہام کہا جاتا ہے۔)

ادوات استفہام کا استعمال:

(i- ھمزہ: تصور یا تصدیق کی طلب کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے أَعَلِيٌّ مُسَافِرٌ أَمْ خَالِدٌ (کیا علی مسافر ہے یا خالد؟)۔)

(ii- ھَلْ: صرف تصدیق کی طلب کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے ھَلْ جَاءَ صَدِيقُكَ (کیا تمہارا دوست آیا؟)۔)

(iii- كَيْفَ: حالت دریافت کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے كَيْفَ أَنْتِ؟ (تم کیسی ہو؟)۔)

(ب) قصر کی تعریف اور اقسام:

قصر: ایک شئی کو دوسری شئی کے ساتھ مخصوص طریقے سے خاص کرنے کو قصر کہا جاتا ہے۔

اقسام قصر: قصر کی دو قسمیں ہیں: i- قصر حقیقی، ii- قصر اضافی

قصر حقیقی: ایک شئی کو دوسری شئی کے ساتھ حقیقت کے اعتبار سے خاص کرنے کو قصر حقیقی کہتے ہیں۔ مثلاً لَا کَاتِبَ فِی الْمَدِیْنَةِ اِلَّا عَلِیٌّ۔ (شہر میں کوئی کاتب نہیں مگر علی)۔

قصر اضافی: ایک شئی کو دوسری شئی کے ساتھ کسی خاص و معین شئی کی طرف نسبت و اضافت کے اعتبار سے خاص کرنے کو، قصر اضافی کہتے ہیں مثلاً مَا عَلِیٌّ اِلَّا قَائِمٌ (علی کو کھڑا ہی ہے)۔

سوال نمبر 3: (الف) فصاحت کا لغوی اور اصطلاحی معنی لکھیں نیز فصاحت کلمہ اور کلام کی وضاحت کریں؟

(ب) علم معانی کی تعریف لکھیں نیز علم معانی کا مقصود جن آٹھ ابواب میں منحصر ہے ان کے نام بیان کریں؟

جوابات: (الف) فصاحت کا بیان:

فصاحت کا لغوی معنی: فصاحت کا لغوی معنی ہے "بیان اور ظہور"۔ ظاہر ہونا اور واضح ہونا

اصطلاحی معنی: فصاحت کلمہ، کلام اور متکلم کی صفت بنتی ہے۔

فصاحت کلمہ: کلمہ کا تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت سے خالی ہونے کو فصاحت کلمہ کہتے ہیں۔

فصاحت کلام: کلام کے تمام کلمات کے فصیح ہونے کے ساتھ ساتھ ان سے پیدا ہونی والے تنافر، ضعف تالیف اور تعقید سے خالی ہو اور اس کے کلمات بھی فصیح ہوں۔

(ب) علم معانی کی تعریف اور اس کے ابواب:

علم معانی: علم المعانی ایسا علم ہے جس کی وجہ سے عربی الفاظ کے لیے ایسے احوال کی معرفت حاصل ہوتی ہے جن کے سبب مقتضی الحال کی مطابقت پائی جائے۔

علم المعانی کے ابواب: علم المعانی کے آٹھ ابواب کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) خبر و انشاء، (۲) ذکر و حذف، (۳) تقدیم و تاخیر، (۴) تعریف و تنکیر، (۵) اطلاق و تقیید، (۶) وصل و فصل، (۷) ایجاز، اطناب اور مساوات، (۸) قصر۔

سوال نمبر 4: - درج ذیل اصطلاحات میں سے کوئی سی تین کی تعریفات مع امثلہ بیان کریں؟

(۱) علم البیان (۲) مساوات (۳) الایجاز

(۴) الاطناب (۵) التوریہ

جواب: تعریفات مع امثلہ:

۱۔ علم البیان کی تعریف: علم بیان وہ علم ہے جس میں اصول وقواعد کے ذریعے ایک معنی کو کئی طریقوں سے بیان کرنے کا طریقہ آجائے۔

۲۔ مساوات کی تعریف: معنی مرادی کو اس کے برابر عبارت لاکر ادا کرنے کو مساوات کہتے ہیں مثلاً وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ۔

۳۔ الایجاز کی تعریف: معنی مرادی کو ایسی عبارت سے ادا کرنا کہ جو عبارت اس معنی سے تو کم ہو لیکن اس سے غرض پوری ہو جاتی ہو جیسے قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرٰى حَبِيْبٍ وَّ مَنْزِلٍ۔

۴۔ الاطناب کی تعریف: معنی مرادی کو ایسی عبارت کے ساتھ ادا کرنا کہ جو اس سے زائد ہو اور زائد عبارت فائدے سے خالی نہ ہو مثلاً رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا۔

۵۔ التوریۃ کی تعریف: کلام میں ایک ایسا لفظ ذکر کرنا جس کے دو معنی ہوں ایک قریبی جو کلام سے جلد سمجھ لیا جائے اور دوسرا البعیدی جو کسی مخفی قرینہ کی وجہ سے فائدہ دینے کے لیے مقصود ہو مثلاً هُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰكُمْ بِالَّیْلِ وَ یَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ۔

سوال نمبر 5:۔ وَاِذَا تَعَارَضَ هٰذَانِ الْاَصْلَانِ فَلَا یَعْدَلُ عَنْ مُقْتَضٰی اَحَدِهِمَا اِلٰی مُقْتَضَی الْاٰخَرِ اِلَّا لِدَاعٍ فَمِنْ دَوَاعِی الذِّكْرِ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (ب) دواعی ذکر تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں:

ترجمۃ العبارۃ: اور جب دونوں اصل آپس میں متعارض ہو جائیں تو ایک مقتضاء سے دوسرے مقتضاء کی طرف بغیر کسی داعی وسبب کے اعراض نہیں کیا جاتا۔

(ب) دواعی ذکرہ: چند دواعی ذکر درج ذیل ہیں:

i- وضاحت وپختگی کی زیادتی۔

ii- قرینہ کے ضعیف ہونے کے سبب اعتماد کی کمی یا فہم سامع کی کمزوری۔

iii- سامع کی کند ذہنی وغباوت پر چوٹ کرنا۔

iv- سامع کے لیے بات کو اس قدر پختہ کرنا کہ انکار کی گنجائش باقی نہ رہے۔ v- تعجب۔

vi- تعظیم واہانت جبکہ لفظ اس کا فائدہ دے رہا ہو۔